منزل کی طرف

انور

مکتبہ اردو لاہور

ریڈیو پاکستان کراچی کا مزاحیہ پروگرام

دمِ باز دمِ ساز

قیمت دو روپے آٹھ آنے

انتصار حسین

باہتمام ________ محمد شفیق

اشاعت اوّل ________ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء

ناشر

ادارۂ عُروج اُردُو

۱۴۸ عبداللہ اسٹریٹ۔ انور بلڈنگ

رنچھوڑ لائن، کراچی

پرنٹر: سیّد احمد زیدی۔ رئیس پریس، کراچی

اسٹیج کے درخشندہ ستارے

عبدالرحمان کابلی اور مغل بشر کے نام ——!

جنہوں نے دم باز اور دم ساز کا روپ دھار کر
اِن فیچروں کو فضا میں بکھیر دیا

انتظار حسین

میں محترم سید زیڈ۔ اے بخاری صاحب ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان کا ممنون ہوں، جنہوں نے دم باز دم ساز فیچر پروگرام کا خیال مجھے دیا۔ اس سلسلے کے پہلے چند پروگرام انہیں کے مشورے سے لکھے گئے۔ اور انہیں کی زیر نگرانی پیش ہوئے۔

دم باز دم ساز کی مقبولیت جتنی بڑھتی گئی اتنا ہی اس پروگرام نے وسعت اختیار کر لی۔ اور ان دونوں کرداروں کے ساتھ ان کے بیوی بچے اور بھائی بند بھی شریک ہونے لگے۔

کراچی میں بڑھتی ہوئی چور بازاری اور دھوکے بازی کی وارداتوں کے پیش نظر ایک ایسے فیچر کی ضرورت کو محسوس کیا گیا جس میں دھوکے بازوں، کالے چوروں اور مکّاروں کی ذہنیتوں اور اُن کے کارناموں کو پوری طرح اُجاگر کیا جا سکے اور پبلک کو ان کے عیوب سے آگاہ کیا جا سکے۔

دم باز نے تمام برائیوں کا مجسمہ بن کر اور دم ساز نے شرافت کا پتلا بن کر یہ کھیل کھیلا اور ریڈیو کے سامعین کے رجحان کے مطابق انہیں خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔

اُمید ہے کہ ناظرین بھی ان فیچروں کو پڑھ کر محظوظ ہونگے۔

انتصار حسین

(بازار کے شور وغُل میں دمباز کو پہچان کر)

دمساز:۔ (پُکار کر) ارماں اے۔ میں نے کہا دمباز بھائی۔

(آواز تیز کر کے) ارماں دمباز

دمباز:۔ کون؟ (پہچان کر ہنستے ہوئے) یعنی یہہ کہ اچھا۔ اچھا۔

دمساز:۔ (قریب پہونچکر) السلام علیکم۔ ارماں۔ وہ تو کہو اتفاق سے نظر پڑ گئی تم پر۔

دمباز:۔ وعلیکم۔ بھئی خوب ملے یعنی یہہ کہ دمساز اور سناؤ۔ غائب ہوئے تو ایسے جیسے گدھے کے سر سے سینگ

دمساز:۔ گدھے کے سینگ بن کر تم غائب ہوئے تھے یا ہم۔ یہہ بھی ایک ہی رہی واللہ۔ اور میں نے تو سُنا تھا کہ خدا نخواستہ۔ ارماں بس مزہ آگیا تمہیں اسوقت دیکھ کر۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ سُنا تھا تم نے کہ میں فوت ہو گیا ہوں (ہنس کر) جو شخص موت کو آجاتا ہو اُسے موت کسطرح آسکتی ہے۔

دمساز:۔ (ہنس کر) وہی تو مجھے بھی تعجب تھا پھر آخر غائب کہاں ہو گئے تھے اتنے دِنوں سے؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ گھر بار میں پھنسا ہؤا تھا۔ نیک نامی کی زندگی بسر کرو تو لوگ اُسے موت سمجھتے ہیں۔ برابر کا لونڈا۔ اُسکی تعلیم و تربیت میں لگے ہوئے تھے۔

دمساز:۔ لونڈا؟

دمباز:۔ لیعنی یہہ کہ چونکے کیوں تم؟ ہمیں اللہ نے اولاد دی۔ تم چچا کہلانے کے قابل ہوئے۔ اسپر تعجب کی کیا بات ہے؟

دمساز:۔ ارماں تعجب یہہ کہ اللہ نے اولاد بھی دیدی اور وہ برابر کی بھی ہو گئی۔ نہ اُسکا کبھی تذکرہ آیا نہ دکھائی دی۔ یہہ آخر معاملہ کیا ہے؟

دمباز:۔ لیعنی یہہ کہ رکھی ہی پردہ میں گئی تو دکھائی کہاں سے دیتی۔

دمساز:۔ لڑکا ہے کہ لڑکی؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ میری اولاد کے بارے میں یہہ سوال کر رہے ہو تم۔

دمساز:۔ ماشاء اللہ پھر تو بھتیجہ ہوا وہ میرا۔

دمباز:۔ ہاں ہاں اور کیا میری طرف سے تم چچا ہوئے۔ اور ماں کی طرف سے ماموں۔

دمساز:۔ ارماں چلو کچھ بھی ہوئے۔ ہوئے تو سہی، ہاں تو کرتے کیا ہیں ماشاء اللہ صاحبزادے؟

دمباز:۔ جو اُن کے باپ دادا کرتے چلے گئے ہیں۔

دمساز:۔ تو کیا لگا لیا ہے اُسے بھی اپنے ڈھنگ پر؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ میرا ڈھنگ کوئی دُنیا سے نرالا ہے۔؟ نہ کبھی چوری کی نہ بدمعاشی۔ تم جیسا سزا یافتہ آدمی جب یہہ سوال کرتا ہے تو بس....

دمساز:۔ ارماں ابھی ملتے دیر نہیں اور لگے غرتے ڈبے دکھانے۔

دمباز:۔ تو پھر بات سوچ سمجھ کر پوچھا کرو نہ؟

دمساز:۔ اچھا کس درجہ میں پڑھ رہا ہے ماشاء اللہ؟

دمباز:۔(تعجب سے) درجہ میں؟ یعنی یہہ کہ تگڑ میں سیکھنے والے لڑکے کو درجہ سے کیا واسطہ۔ اُسکے لئے تو بازار وقف ہیں۔ خواہ وہ ڈھاکہ کے ہوں یا کراچی کے۔

دمساز:۔ تو پھر یہہ کہو نہ کہ اپنے ڈھرّے پر لے آئے؟

دمباز:۔ کیوں صاحب کوّا اگر اپنے بچے کو یہہ سکھائے کہ بیٹا جب کوئی پتھر اٹھانے کے لئے جھکے تو فوراً اُڑ جایا کرو تو یہہ صحیح تعلیم و تربیت نہیں ہے؟ تمہاری طرح تھوڑی کہ ادھر پولیس والا نظر آیا اور گھگھی بندھ گئی۔

دمساز:۔ تو گویا سارے راستے دکھا دیئے ہیں اُسے۔

دمباز:۔ ماشاء اللہ جیب تو ایسی صاف کرتا ہے۔ تمہاری دعا ہے۔

دمساز:۔ ارماں لعنت بھیجو میری دعا سے کیوں اپنی دعا سے۔ کہو نہ وہی مثل ہے باپ پر پوت پتا پر گھوڑا......

دمباز:۔ (بات کاٹ کر) ہٹ تیری کی تیا پر موڑ کہو! گھوڑے کا آج کل کیا ذکر۔؟

دمساز:۔ ارماں جو تم کہو وہی سہی۔ نام کیا رکھا ہے لڑکے کا؟

دمباز:۔ جانباز۔ باپ چچا بھتیجے سب کا ایک ہی قافیہ ہے۔

دمساز:۔ ماشاءاللہ۔ ارماں کبھی دکھاؤ بھی تو لاکر اُسے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ یہیں کہیں کاروبار کرتا ہُوا مل جائے گا۔ ابھی ہم دونوں کے درمیان حلقے بٹے ہوئے ہیں۔ صدر کا علاقہ اُسنے لیا ہے۔ اور بندر روڈ کا میں نے۔ یعنی یہہ کہ دوطرفہ دارے نیارے ہو رہے ہیں۔ ان دِنوں۔

دمساز (تعجب سے) واللہ

دمباز:۔ تو اور کیا۔ میں اپنا کام کر کے پلٹا تو سوچا کہ اُسکی خبر بھی لیتا چلوں۔ ہزاروں کا سودا کر چکا ہوگا ابتک۔

دمساز:۔ ارماں دمباز بھائی تمہارا ساتھ جب سے چھوٹا بُرا حال ہو گیا ہے۔

دمباز:۔ وہ تو معلوم ہی ہو رہا ہے۔ کہ مر چکے ہو۔ مگر دفنائے نہیں گئے۔ ابھی تک اِسی دن کیلئے سمجھایا کرتا تھا کہ کہنا مانو میرا۔۔۔۔

یہہ ہے یہہ جا رہا ہے لگا ہوا غول کے ساتھ (ہنس کر) تمہیں خفیہ پولیس کا آدمی سمجھ کر چھپنے کی کوشش کر رہا ہے (پکار کر) یعنی یہہ کہ سُننا بیٹے۔ جانباز۔ اِدھر آنا اِدھر۔

(وقفہ)

سلام کرو چاچا کو اپنے۔

دمساز:۔ (خوش ہو کر) ماشاءاللہ۔

جانباز:۔ سلام علیک۔

دمساز:۔ ارماں خوش رہو میاں۔ بڑی عمر ہو تمہاری ابھی تذکرہ ہی ہو رہا تھا تمہارا۔

جانباز:۔ (بگڑ کر) ہو رہا ہوگا تذکرہ۔ جب میں چھپا ہوا ایک کے ساتھ چلا جا رہا تھا تو آواز دینے کی کیا ضرورت تھی۔

دمساز:۔ تمہارے چاچا کا دل بے قرار تھا۔

جانباز:۔ دو ہزار روپے کی اسامی تھی جو نکل گئی۔ ابھی بنیک سے روپیہ لے کر نکلا تھا۔

دمساز۔ یعنی یہہ کہ اب بھی موقع ہے لپک جاؤ اور انہیں بھی ساتھ لیتے جاؤ اپنے چاچا کو۔ بوڑھے آدمی ہیں۔ جسکو کہو گے باتوں میں لگالیں گے اور تم چپکے سے صفایا کر دینا۔

دمساز:۔ (ڈر کر) ارماں کیوں دھروا دو گے مجھے مفت خدا میں۔

جانباز:۔ بڑے ڈرپوک معلوم ہوتے ہیں آپ چاچا۔

دمساز:۔ تمہارے باوا نے تو تمہیں سکھا دیا ہے نہ۔ کہ ادھر کوئی پتھر اٹھانے جھکے اور تم اُڑ جاؤ مگر یہاں تو۔

جانباز:۔ (بات کاٹ کر) اجی سکھا کیا دیا ہے کوئی جھکے یا نہ جھکے

میں تو یہہ سمجھتا ہوں کہ ہر ایک کے ہاتھ میں پتھر ہے۔

دمساز:۔ شاباش ارمان کمال ہے واللہ۔

دمباز:۔ (خوش ہو کر) یعنی یہہ کہ کیا کہا تھا میں نے تم سے۔ ہے لپنے باپ کا اُستاد یا نہیں؟ اسی لئے تو میں نے اٹھارہ سال تک کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دی۔ جس فقیر نے لڑکے کیلئے دعا دی تھی اُسی نے یہہ بھی کہا تھا کہ اتنے عرصے تک یہہ گھر سے باہر نہ نکلے۔

دمساز:۔ کیوں؟

دمباز:۔ بس فقیر کا حکم۔ اور نجومی نے بھی یہی کہا۔ یعنی یہہ کہ۔ ہاں تو پھر کمانا ہو اگر کچھ تو چلے جاؤ اپنے بھتیجے کیساتھ۔ موقعہ اچھا ہے۔

دمساز:۔ اور اگر کہیں دھر لیا گیا۔

دمباز (ہنس کر) بھئی تم جیسا گھامڑ آدمی تو دُنیا میں شاید ہی کہیں ہو۔

(جانباز ہنستا ہے)

دمباز:۔ یعنی لونڈا تک ہنس رہا ہے تمہاری باتوں پر۔ ۱۲ برس تک بھاڑ بھی جھونکا میرے ساتھ اور پھر وہی کورے کے کورے۔

جانباز:۔ غرض یہہ کہ آپ دونوں کی جھک جھک میں میری دو ہزار کی گھوڑی نکل گئی۔

دمساز۔ گھوڑی؟

دمباز (بگڑ کر) اے ہاں اور کیا۔ تم نہ سمجھو گھوڑی نہ گھوڑا۔

بابا تم جاؤ تو اس کے ساتھ ذرا دیر کے لئے۔ ہزاروں کے آدمی ہو جاؤ گے۔

دم ساز:۔ واللہ

دم باز: ہاں ہاں جاؤ نہ پھر۔ یہہ جو مردوں جیسی شکل لئے پھرتے ہو اسپر رونق آجائے گی۔

جانباز:۔ آیئے چاچا میاں۔

دم ساز:۔ مگر کہاں یہہ تو بتا دو مجھے ارماں ہاں کوئی اور مصیبت کھڑی کر دو میرے سر۔

جانباز:۔ آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ چاچا میاں۔ اس سے زیادہ مصیبت اور کیا آئے گی۔ حالت دیکھئے ذرا اپنی۔

(بازار کا شور و غل قریب آرہا ہے)

جانباز:۔ لیجئے ابا جان تو وہیں رُک گئے۔

دمساز (تعجب سے) ایں غائب ہو گئے (پکار کر) ارماں دم باز۔ اے دم باز۔

جانباز۔ (منع کرتے ہوئے) چپ رہیے خدا کیلئے آپ نے بھی بھرے بازار میں نعرہ لگا دیا۔

دمساز:۔ ارماں تو کسی کا نام لینا بھی گناہ ہے۔

جانباز:۔ گناہ بنا لیا گیا ہے۔

دمساز:۔ (ڈر کر)۔ میں نے کہا پولس تو نہیں ہے کہیں ادھر اُدھر گھات میں۔

جانباز:۔ گھات میں تو یہاں ہر شخص ہر کے ہے۔ گھات کا تو عالم ہی نہ پوچھئے چاچامیاں۔

دمساز:۔ بیٹے کہاں چل رہے ہو۔ مجھے بھی تو بتاؤ۔

جانباز:۔ کسی سیٹھ ساہوکار سے آپ کی ملاقات کرا دوں گا۔ دس بیس گانٹھیں کپڑے کی دلا دوں گا۔ آپ کو دکان کا بندوبست کر دونگا۔ بس اب اور کیا چاہیئے۔ اس سے زیادہ عزت آبرو تو آج کل پگڑی پر بھی نہیں ملتی۔

ساز:۔ ارماں سچ کہتے ہو شرافت کا تو زمانہ ہی نہیں رہا بیٹے چھل فریب جانتا ہوتا۔ تمہاری یا تمہارے باوا کی طرح۔

جانباز:۔ چھل فریب سیکھنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ چاچامیاں اب مجھے ہی کو دیکھ لیجئے۔ چاول کی سٹہ بازی کر رہا ہوں۔ ادھر سے مال لیا۔ اُدھر کھسکا دیا۔ اس ہیرا پھیری میں دو چار سیٹھوں کی رقمیں مار دیں۔ دو چار کو تبہ دیا۔ غرض کہ اپنا اُلّو سیدھا ہو رہا ہے۔ وہ دیکھئے ابا جان بھی آ گئے۔

(وقفہ)

دم ساز:۔ ارماں کہاں غائب ہو گئے تھے۔

بانز:۔ یوں ہی ذرا خلقت پر ایک نظر ڈالنے کیلئے پان والے کی دکان پر کھڑا ہو گیا تھا۔ لو پان کھاؤ۔

ساز:۔ میں نے کہا لونڈے کو سکھا دیئے سارے کرتب

اتنی جلدی ارمان دھرے لئے جاؤگے کسی دن۔ تم تو بابا جیل کو اپنا گھر سمجھتے ہو۔ میں تمہارے ساتھ گیا تو بیوی بچے بھوکے مر جائیں گے۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ پھر وہی نالائقی۔ آؤ چلے آؤ میرے پیچھے پیچھے۔

دم جانباز:۔ شکار تو یہہ میرا تھا ابا جان آپ خواہ مخواہ بیچ میں کود پڑے۔

دم باز:۔ اچھا اچھا جاؤ جی۔ اپنے بھتیجے کے ساتھ جاؤ میں کوئی اور دھندا دیکھتا ہوں۔

(بازار کا شور و غل بڑھ کر بتدریج کم ہوتا ہے)

جانباز (دھیمی آواز میں)۔ وہ بیٹھا ہے سیٹھ سامنے۔ ہاں میں ہاں ملائیے گا میری اس کے سامنے۔

دم ساز:۔ ارمان سمجھا تو دو۔ کہیں پھنس پھنسا گیا

جانباز:۔ یہہ چور بازار کہلاتا ہے اندر چلئے۔ سلام کیجئے گا سیٹھ کو۔ (وقفہ ہنس کر) ان سے ملئے سیٹھ صاحب بڑے کام کے آدمی ہیں۔

دم ساز:۔ سلام علیکم۔

سیٹھ:۔ وعلیکم.... تعریف آپکی۔

جانباز:۔ بازار کا چور سمجھ لیجئے انہیں۔

دم ساز:۔ (بگڑ کر) چو چو چور ہو گئے تم میرے خاندان میں آج تک چوری نہیں کی کسی نے۔

جانباز:۔ شاباش یہ جملہ میں نے سکھا دیا ہے انہیں وقت ضرورت کیلئے ....

دمساز:۔ (بگڑ کر) ماما مار کھا جاؤ گے میرے ہاتھ کی۔

جانباز (ہنس کر) بازار کا چور آج کل ہے کون نہیں۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ سیٹھ ہوئے

سیٹھ:۔ کیا حال ہے بازار کا۔

جانباز:۔ وہی آپکی بتائی ہوئی ترکیب چلی میں نے اور کامیاب ہوا اب انہیں پچھلے سے دیدو نکال کے دس گانٹھیں لیتے گی۔

سیٹھ:۔ ٹھونک بجا کر دیکھ لیا ہے انہیں۔

جانباز:۔ ایسا ویسا۔ ہر طرف سے ٹناٹن کی آواز آرہی ہے چور بازاری کے نام پر سر پیٹتے ہیں. مگر میں مجسم چور ان سے زیادہ معتبر آدمی اور کون ہو سکتا ہے.

دمساز:۔ ارماں اپنی اور تمہاری جان ایک کر دوں گا اگر پھر تم نے مجھے چور بتایا۔

جانباز:۔ شش شاباش۔ اچھا دس گانٹھیں فی الحال لیجائیے۔ اباجان گاہکوں کو گانٹھ کر لا رہے ہونگے۔

(Change Over)

(پولس کا حملہ ہر طرف سیٹیاں بجنی شروع ہو جاتی ہیں. بازار کا غل شور)

سپاہی:۔ (چلاکر) پکڑو اس شخص کو۔ پکڑو پکڑو۔

(مجمع کی گہما گہمی)

کیا بھاؤ خریدے ہیں تم نے یہہ تھان

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ مجھسے پوچھئے سپاہی صاحب میرے سامنے کا سارا واقعہ ہے بلیک سے خرید کر لایا ہے۔ اور بلیک میں جا کر بیچے گا۔

دم ساز:۔ (بوکھلا کر) چو چو چور ہی ہے سپاہی صاحب قسم لے لیجئے گا کا کمال ہے صاحب اور وہ لونڈا بھی غائب ہو گیا۔ جانباز اتنی جلدی۔

دم باز:۔ یعنی دیکھئے نا سپاہی صاحب۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے چہ چہ کیا زمانہ آلگا ہے۔

دم ساز:۔ ق ق ق قسم لے لیجئے سپاہی صاحب

جانتا ہوں بھائی ہتیں دم باز اتنے دنوں کے بعد ملے بھی ہو تگڑم کیساتھ مگر تابہ کے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ اُس دن ایسا گڑ بڑا دیا پولیس والے نے کہ کچھ کہتے ہی سُنتے نہ بن پڑا۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) بس بس چلے جاؤ تم یہاں سے ورنہ اپنی اور تمہاری جان.......

دمباز:۔ بات تو سُنو میری۔ جانیں ہماری اور تمہاری دو کب ہیں جو ایک کر دوگے۔ یعنی یہہ کہ قالب دو ہیں ورجان تو ہمیشہ سے ایک تھی۔

دمساز:۔ ارماں کیوں باتیں بناتے ہو تمہارا جیسا دھوکے باز میں کہتا ہوں شاید ہی دُنیا میں اور کوئی ہو۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ دُنیا دیکھی بھی ہے پوری یا الزام ہی لگانے کو کھڑے ہو گے میرے اُوپر۔ لو یہہ ہرے ہرے آٹھ نوٹ حاضر ہیں۔

دمساز:۔ کیا مطلب؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ مطلب پوچھنے کی عادت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

مرتے دم تک یہہ بُری عادت نہ چھوٹ سکی تم سے ؟

دمساز:۔ ارماں اب کونسا رگڑا دینا چاہتے ہو۔ ہرے نوٹ دکھا کر یہہ بتاؤ؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ جب ہمارے کاروبار میں برابر کے شریک ہو تو نفع نقصان میں بھی تمہارا حصّہ ہوا۔ اُس دن کپڑے کی سٹہ بازی میں جو رقم ملی اُس کے تین حصّے کر دیئے گئے۔ چنانچہ اس آٹھ سو کے تم حقدار ہو۔

جانباز:۔ مار دیئے ہاتھ چاچا سوچ کیا رہے ہیں آپ؟

دمساز:۔ ارماں تم باپ بیٹوں کے چکر میں پھر کوئی مصیبت نازل ہو گئی تو؟۔

دمباز:۔ باپ بیٹوں کے چکر میں! - یعنی یہہ کہ خود کا جیسے اس چکر سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔

دمساز:۔ (رو کر) میں نہ کسی بات میں شاہد نہ واحد اور جب دیکھو مجھے ہی دھر دباتے ہو۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ میں کوئی کوتوال شہر ہوں۔ یا میرا حکم چلتا ہے دُنیا زمانہ میں؟۔ پولیس ہر معاملے کی خود چھان بین کرتی ہے اور چونکہ تمہارے خلاف کوئی نہ کوئی ایسی بات مل جاتی ہے اس لئے پکڑ لئے جاتے ہو۔

جانباز:۔ اب اس دن یہی ہوا۔ چنانچہ لٹھے کی گانٹھیں آپ کے پاس سے برآمد ہو گئیں۔

دمساز:۔ ارماں غلُ مچا دیا تھا تمہارے باوا نے یہہ تو پولیس کو دیکھکر ایسا پینترا بدلتے ہیں کہ کچھ کہتے سُننے ہی نہیں بن پڑتا ہے۔

جانباز:۔ چلئے کپڑے کی سٹّہ بازی کا دھندا ہی چھوڑے دیتے ہیں اور معقول روزگار تلاش کرے لیتے ہیں۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ کپڑے میں اب رکھا ہی کیا ہے لاکھوں روپے کا سرکاری کپڑا تو فیر پرائز شاپ میں آگیا ہے۔ اب بلیک مارکٹنگ کی کہاں گنجائش رہی ؟

دمساز:۔ ارماں دھندا باعزت ہو تو میں گلے گلے تک تمہارا شریک ہوں۔ ایسا کرو تو پھر رونا ہی کس بات کا ہے۔

دمباز:۔ رونا تو خود تم نے اپنا شعار بنا لیا ہے۔ ورنہ جس میں چار پیسے ملیں وہی دھندا معقول۔ اب کل ہی تمہارے بھتیجے نے ایک جگہ بھانپی ہے۔ وہاں چلکر روزگار کریں۔ تو بس مزے ہی مزے ہیں۔

دمساز:۔ مثلاً۔ کونسی جگہ ہے وہ۔

جانباز:۔ ایک دفتر ہے چاچا میاں۔

دمساز:۔ (خوش ہوکر) اچھا تو ہوٹل کھولنے کا ارادہ ہے وہاں۔؟

دمباز:۔ ہوٹل کھولتے ہیں تمہارے ایسے بیوقوف۔

دمساز:۔ پھر؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ کسی دفتر کا روزگار کیا ہوٹل ہی تک محدود ہے؟

دمساز:۔ (بگڑ کر) ارماں تو افسر بن کر بیٹھنے کا ارادہ ہے وہاں بھی ایک روزگار باقی رہ گیا ہے تمہارے کرنے کو ورنہ چور اُچکے۔ بدمعاش تو سب کچھ بن چکے اور اپنے ساتھ لونڈے کو بھی بنا لیا۔

دمباز:۔ (ہنس کر) اور یعنی یہہ کہ جیل کی ہوا تم نے کھائی (سمجھاتے ہوئے) بھئی روزگار ہماری اصطلاح میں اسکو کہتے ہیں برخوردار کہ نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا۔

جانباز:۔ جی ہاں چاچا۔ ابا میاں نے بات پاؤ رتی سولہ آنے والی کہی ہے چنانچہ وہ روزگار بتاؤں آپ کو کیا ہے؟

دمساز:۔ ارماں بتاؤگے کیا۔ جب ابا جان کے نقش قدم پر چل رہے ہو تو روزگار ظاہر ہے۔

جانباز:۔ اچھا بتایئے بھلا۔ دیکھیں ابا میاں کی صحت کا اثر کچھ آپ پر بھی پڑا ہے۔

دمباز:۔ بھئی ان ایسے گھامڑ پر میری صحبت کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ابھی بتا دیں گے کچھ الٹا سیدھا روزگار (طنزاً) بھئی یہہ کہ چپراسی گیری کریں چل کر کسی دفتر میں یہ بھی تو ایک روزگار ہے۔

دمساز:۔ ارماں تو اور کون روزگار ہے جو وہاں کرنے جا رہے ہو۔

جانباز:۔ سائیکلوں کا ٹھیکہ۔ دونی سائیکل رکھوائی، چونی موٹر سائیکل اور اٹھنی موٹر کیا سمجھے۔

دمساز (ہنس کر) ارماں ارے واقعی یہاں تک میرا دماغ نہیں گیا تھا۔

دمباز:۔ دماغ میں کچھ ہو تب تو جانے کہیں تک۔ اس میں تو یعنی کہ....

جانباز:۔ تو پھر کیا خیال ہے۔ ٹھیکہ تو مل گیا۔

دمساز:۔ ارماں اتنی جلدی؟

جانباز:۔ اور نہیں تو کیا۔ چاچا میاں پرانے ٹھیکہ دار ہے اس کا ٹھیکہ۔ ہم نے ڈھائی سو میں خرید لیا ہے اور دس روپے روز کی ادائگی کا وعدہ کیا ہے۔ صرف چارج لینا ہے اس سے اور کام شروع کر دینا ہے

دمساز:۔ کام تو ایسا مشکل نہیں ہے۔ سائیکلوں کی رکھوالی کرنی ہے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کوئی معمولی کام ہے صاحب۔ تم ایسا بوڑھا آدمی اونگھ جائے اور اتنی دیر میں دس بیس سائیکلیں غائب۔

دمساز:۔ ارماں کوئی لونڈا ہوں جو دن دھاڑے سو جایا کروں گا۔ ایک ایک گاڑی پر نظر رہے گی میری۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ جتنے رنگ کی گاڑیاں ہوں اتنے ہی رنگ کی نظر ہو جب کام چلتا ہے تم نظریں جماتے رہو سائیکلوں پر اور کوئی موٹر سائیکل اٹھا کر لے جائے تو مطلب یہہ ہے کہ ضمانت دینا پڑے گی تمہیں۔

جانباز:۔ چاچا میاں سے ضمانت؟ یہ غریب آدمی کس کی ضمانت ڈھونڈتے پھریں گے۔

دمساز:۔ دیکھو تو میاں ایک یہ ہیں دمباز۔ بچپن کے ساتھی۔ ارماں تم سے تو اچھا تمہارا لونڈا ثابت ہو رہا ہے میرے لئے۔

دمباز:۔ لونڈا تمہارے رہ گئے ہیں آیا نہیں ہے ابھی۔ اور میں تو تمہیں عمر بھر سے جانتا ہوں نہ؟ مناغہ کے روپے بھی ہتیا لیتے ہو

ہم سے اور پھر الزام بھی دیتے ہو کہ پکڑوا دیتا ہوں۔

دمساز:۔ ارماں ابھی تو ہاتھ ہی میں دبے ہوئے ہیں آٹھوں نوٹ
لے لو تمہارا دل چاہے۔

جانباز:۔ اچھا تو ابا میاں ایسا کرو یہہ آٹھ سو روپے چاچا میاں کی
ضمانت سمجھ کر جمع کر لو۔

دمساز (راضی ہو کر) ہاں ہاں ارماں کاہے کو احسان ہو کسی کا بعد میں
کبھی زبان پر آ ہی جائے گا تمہاری کہ بغیر ضمانت کے کام سونپا تھا۔

جانباز:۔ آیئے تو پھر بٹھا دوں چل کر آپ کو ٹھیکہ پر۔

دمباز:۔ ارماں یہ سودا سلف تو پہونچاؤں گھر تک۔

دمباز:۔ گھر جانا ڈیوٹی بجا کر۔ نجی کام پر سے......

دمساز:۔ چلو بھئی ایسا ہی کئے لیتے ہیں ارماں با عزت روزگار رہو تو
بس ہر بات کرنے کو تیار رہوں ہیں۔

جانباز:۔ آپ ہی کی خاطر یہ ٹھیکے دیکے کا جھگڑا کیا ہے چاچا۔

دمساز:۔ جیتے رہو اللہ سلامت رکھے ارماں ہمیں کیا معلوم ہے
تمہارے باوا نے تو ناک چنے چبوا دیئے تھے مجھے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ ڈیوٹی پر جاؤ اپنی۔ یہ شکوے شکایت بعد میں کر لینا سب

جانباز:۔ وہ کیا دو قدم پر دفتر ہے سامنے ابھی لے جاکر چارج
دلوائے دیتا ہوں۔ چاچا کو اپنے بس سائیکل والے سے سائیکل لی اور
نمبر دیدیا اسے اتنا سا کام ہے آپ کا۔

دمساز (کڑک کر) اور دونی بھی تو دھر الونگا اس سے جو مطلب کی بات ہے وہ تو چھوڑے ہی جا رہے ہو میاں صاحبزادے۔

جانباز:۔ وہ تو میں نے پہلے ہی کہا تھا۔ کہ سائیکل کی ہوتی۔ موٹر سائیکل کی چونی۔ اور موٹر کی اٹھنی۔

دم باز:۔ یعنی یہ کہ ابتدائے ٹھیکہ ہے ۔ رفتہ رفتہ ہوائی جہازوں کا ٹھیکہ بھی آجائے گا اپنے پاس۔ اچھا لو کام دیکھو انھیں میں ذرا اپنا دھندا بھی کر لوں۔ صبح سے بوہنی نہیں ہوتی ہے۔ (جاتے ہوئے) سائیکلیں ٹھیک سے گنوا دینا انھیں ورنہ بعد میں بھول چوک ہو جائے۔ (وقفہ)

جانباز:۔ (آواز دیکر) چوکیدار

چوکیدار:۔ ہاں ہاں ٹھاڑ ہیں بابو صاحب

جانباز:۔ یہ آگئے ہیں ٹھیکدار صاحب جو یہ کہیں وہ کروگے تم۔

چوکیدار:۔ جون یہ نہ کہیں دھو کریب۔

دمساز:۔ ارماں پھر تو بڑے مخدوش آدمی معلوم ہوتے ہو۔ جو میں کہونگا وہی کرنا پڑے گا۔ ورنہ لیجیے ہو یہاں سے۔

چوکیدار:۔ ارے ارے ہمتو کہانے نے' آئے ہو جون۔ تم کہو دھو کریب جون نہ کہو وہو کریبا۔ ہماری تو جندگی گجری ہے یہی کام ماں۔

جانباز:۔ ہر ٹھیکدار کے پاس چاچا ہی چپراسی رہتا ہے بڑی آسانی ہو جائے گی۔ آپ کو وہ دیکھئے سائکلیں آنا شروع ہو گیئں بس

آپ کام سنبھالئے اپنا۔

(سائیکلوں موٹر سائیکلوں اور موٹروں کا شور)

دمباز:۔ (گھبرا کر) ارماں والے سب کے سب ایکدم سے آ گئے بھرا مار کر یہہ اتنی بہت سی سائیکلیں موٹریں کون سنبھالے گا۔

چوکیدار:۔ گھبراؤ نا، گھبراؤ نا۔ تم نمبر دیت چلے جاؤ کام ہم سنبھال لیب (بلند آواز سے) ادہر آؤ بابوجی نمبر لیو سائیکل دیو۔ پھر مجے مال بے فکر ہو کے کام کرو تلے والے کا آجکل کو تو بھروسہ نا ہیں ہے۔ (پکار کر) ادہر آؤ بابو صاحب نمبر لیو سائیکل دیو۔ نمبر لیو سائیکل دیو بابو صاحب نمبر لیو موٹر سائیکل دیو صاحب۔ نمبر لیو سائیکل دیو بابوجی۔

(فیڈ آوٹ)

(وقفہ)

Change over

دمباز: (ہنستا ہوا داخل ہوتا ہے) کہو بھئی یعنی یہہ کہ کیسا چل رہا ہے کاروبار۔ اوہو ہو ہو۔ سائیکلیں ہی سائیکلیں نظر آ رہی ہیں۔ بھئی کام معقول دلایا ہے تمہارے بھتیجے نے تمہیں۔

دمباز:۔ ارماں تھالی پھینکو تو سائیکل ہی سائیکل چلی جائے یعنی یہہ دونوں جیبیں بھری پڑی ہیں دونیوں سے جانباز کو کہاں چھوڑ آئے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ اسپر تو تمہارا جادو چڑھا ہوا ہے۔ آتے آتے مٹھائی خریدنے کھڑا ہو گیا دکان پر تمہارے لئے چاچا بھو کے

ہوں گے۔ چا چا پیاسے ہوں گے۔

دم ساز:۔ ارماں بڑی عمر پائے۔ سچ پوچھو تو تمہارا تو وہ لونڈا ہی نہیں معلوم ہوتا۔

دم باز:۔ بدھو ہے وہ بھی تمہاری طرح میں نے ابھی ایک اسکیم بنائی تو خوش ہو کر ناچنے لگا۔ اپنے دماغ سے کچھ سوچ ہی نہیں سکتا۔

دمساز:۔ ارماں بچہ ہے ابھی۔ اور تمہارا تکڑی دماغ نہیں ملا اس کو یہہ بھی خیریت گذری گویا کہ۔

دمباز (ہنس کر) وہ چلا آرہا ہے اپنے دوستوں کے ساتھ مٹھائی کا دونا لئے ہوئے۔

(وقفہ)

جانباز:۔ مٹھائی کھاؤ گے چا چا۔

دمساز:۔ کھاؤ میاں اللہ زیادہ دے۔ ارماں یہ چوکیدار تو بڑے کام کا آدمی ہے یوں کام کرتا ہے یوں (چٹکی بجا کر)

جانباز:۔ لو تم بھی مٹھائی کھاؤ چوکیدار۔

چوکیدار:۔ اللہ گھر بھر دیں بابو جی کا۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ یہ جو سامنے فورڈ کھڑی ہے اچھا ماڈل ہے۔

جانباز:۔ چال کیسی ہے یہہ دیکھنا چاہئے۔ پانی کی طرح بہتی ہے یا ہچکولے کھاتی ہے۔ دیکھئے تو ذرا ابا میاں ایک راونڈ لگا کر۔

دم باز:۔ چلتے ہو دم ساز گھوما لاؤں تمہیں ابھی ایک چکر لیکر واپس آئے جاتے ہیں۔

دم ساز:۔ ارماں میں ڈیوٹی کر رہا ہوں اپنی یا گھومنے چلوں۔

جانباز:۔ آپ کو چال دیکھنا ہے ابا میاں۔ اسٹارٹ کر کے دیکھ لیجئے ذرا ایک راونڈ اسی دفتر کا لے لیجئے۔

دم ساز:۔ ارماں لے موٹر ادھر نہ چھونا خدا کیلئے بگڑ گڑا جائے۔ بڑے صاحب کی گاڑی ہے۔

دم باز:۔ یعنی یہ کہ کل ایسی ہی گاڑی اپنے دروازے پر کھڑی ہوگی۔ اب تو جب تک دفتر بند نہ ہو تم مالک ہو تمام گاڑیوں کے۔ عقلمند ہوتے تو دو دو تین تین گھنٹے کیلئے سبکو کرائے پر دیدیتے ڈبل آمدنی ہو جاتی۔

جانباز:۔ یہ بات بتائی ہے ابا میاں نے۔

دمباز:۔ لے میں تو ایسی ایسی باتیں بتاؤں تجھے مگر تو تو گھسا ہے اپنے چاچا کی دُم میں۔ اچھا تو میں آتا ہوں ابھی ایک راونڈ لیکر۔

(موٹر اسٹارٹ ہو کر چل دیتی ہے)

دم ساز:۔ (گھبرا کر) ارماں لے دم باز میں نے کہا دم باز۔ ارماں یہہ کیا غضب کر رہے ہو۔

(غل و شور)

جانباز:۔ تم لوگ بھی اٹھاؤ ایک ایک سائیکل۔

آوازیں:۔ اٹھاؤ اٹھاؤ۔

دمساز:۔ ارماں۔ معاملہ کیا ہے پرائی سائیکل اٹھائے لئے جا رہے ہو

تم لوگ بابا۔ کیوں میری جان کے پیچھے پڑے ہو۔ ارماں پولس پولس

چوکیدار:۔ ہاں ہاں گھبراؤ پولس کا۔ پولس پولس بڑے جبردست لوگ ہیں۔ جھنکی سائیکل پائیں چرڑھ گئے۔

(غل شور فیڈ آوٹ ہوتا ہے)

دمساز:۔ سب کے سب لمبے پڑ گئے۔ ارماں یہ سب دم باز کی کارستانی ہے۔ ارے خدا غارت کر دیتا تجھے۔ کیسا بُتا دیکر گیا ہے۔

چوکیدار:۔ اب بتیاؤ کہ بابو لوگن سے کہیو کا؟

دمساز:۔ ارماں سر دیئے مارتا ہوں اپنا اور کہنا سُننا ہی کیا ہے۔

چوکیدار:۔ دفتر چھوٹنے والا ہے ابھی ابھی اب کھیر نہیں ہے ہم دونوں کی

(لوگوں کا شور و غل) وہ دیکھو بابو لوگ آئے رہے ہیں

ہم تو بھاگت ہیں یہاں سے ٹھیکیدار صاحب۔

دمساز:۔ اب بھاگا تو پکڑا گیا۔ بس کھڑا رہ اللہ کا نام لئے ہوئے۔

ارماں لونڈا تو باپ کا بھی استاد نکلا۔ چاچا کہکر کیسی حجامت بنائی ہے میری۔

(بابوؤں کا غل شور قریب آتا ہے)

آواز:۔ سائیکل کہاں ہے ہماری؟

دوسری آواز:۔ میری سائیکل کہاں ہے۔

دمساز:۔ (رو کر) کیا بتائیں صاحب کہاں ہے ہم کو تو اب اپنی بھی خبر نہیں کہ ہم کہاں ہیں۔

آواز:- چوکیدار کیا بات ہے؟

چوکیدار:- اب ہم کا بتائی صاحب یہ نئے ٹھیکیدار ہیں انہیں کے آدمی سائکلیں اٹھائیں ایک جنا تو موڑ پیکے بھاگا ہے بڑے صاحب کا

آواز:- ار ار رپھر تو پولیس بلانا چاہیئے فوراً۔ پولیس۔ پولیس جلدی سے ٹیلیفون تو کرنا۔

دم ساز:- (ڈر کر) ارماں اے پولیس تو آئے ہی گی ذرا سا میری بات تو سن لو بابو صاحب وہ جو ہے نا دم باز۔ مل گیا تو بوٹیاں نوچ کھاؤں گا اس کی۔ اسے اُس نے کہیں کا نہ رکھا مجھے اور ایک نہیں دو دو دم باز۔ ارماں اُسکا لونڈا جانباز تو اُس کا بھی باپ ہے۔ یعنی پھنسا دیا مجھ کو

تھانیدار:- (ڈانٹ کر) صاف صاف بتاؤ کیا معاملہ ہے۔

دمساز:- (روتے ہوئے) تھانیدار صاحب وہ جو دم باز ہے اور اس کا لونڈا جانباز تو اس کا بھی استاد نکلا تھانیدار صاحب.....

چوکیدار:- ہمرے کھیال ماں تو سب ڈاکو ہیں۔

آواز:- وہ جو ایک گروہ سائکلیں چراتا پھرتا ہے تھانیدار صاحب اُسی میں کا یہ بھی آدمی معلوم ہوتا ہے آج ہی ٹھیکہ لیا ہے اُسنے

تھانیدار:- باندھ دو اسکی کمر میں رسی اور تھانہ لے چلو وہاں سب بتائے گا۔

دم ساز (رو کر) قسم لے لیجئے جو میرا ذرا سا بھی قصور رہو تھانیدار

صاحب ..... ارماں ۔ گہنگار مزہ کریں ۔ اور بے گناہ پکڑے جائیں ۔

دم باز خدا تجھے غارت کرے معہ اپنی اولاد کے ۔

تھانیدار :۔ اسے بھی پکڑ لو چوکیدار کو ۔

چوکیدار :۔ ارے ہم کیا کہیں حجور واہ واہ ہمار کون کھنا کون کسور ۔

دم ساز :۔ ارماں یہ سودا سلف خریدا ہوا رکھا ہے اسے گھر تک تو پہونچا دوں ۔ تھانیدار صاحب ، تھانیدار صاحب ، تھانیدار صاحب ۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ تم سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو۔ جس کے ہاتھ پر دس پانچ روپئے رکھوں گا وہ دمساز بننے کو تیار ہو جائے گا۔ ہمیں تو اس خیال سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دم ساز:۔ (بات کاٹ کر) ارماں مار کھا جاؤ گے میرے ہاتھ سے اسوقت ورنہ چلے جاؤ چپ چاپ یہاں سے۔

دم باز:۔ اماں کسی باتیں کرتے ہو یعنی یہہ کہ ہمیں تو اس خیال سے شریک کر لیا تھا۔ روزگار ہیں گھر کی دولت گھر ہی میں رہے۔

دم ساز:۔ ارماں دولت کی ایسی ہیسی اور ہمیں کیا کہوں۔ خود تو تھے ہی اوّل نمبر کے دھوکے باز اوپر سے لونڈے کو بھی اپنے ہتھکنڈے سکھا دیئے۔ اب بھلا بچ سکتا ہے کوئی تمہارے جال سے۔

دم باز:۔ (ہنس کر) تو ہمیں کیوں فکر لاحق ہے۔

جانباز:۔ (ہنس کر) اور ہمیں نے کیا کیا چا چا۔ !

دم ساز:۔ (بگڑ کر) اب بے تونے ؟ یعنی ندامت تو رہی در کنار اوپر

سے کہتا ہے۔ میں نے کیا کیا۔

جانباز:۔ میں نے تو یہہ کیا چا چا میاں کہ دو ہلوں میں ہزار پانچ سو کی گھوڑی بن گئی۔

دم ساز:۔ ارماں تف ہے ایسی گھوڑی پر..... ہونہہ...... اچھی گھوڑی ہے صاحب جب دیکھئے حوالات میں بند پڑے ہیں۔

جانباز:۔ تو پھر جرم تو بہر حال جرم ہے چا چا میاں۔ میں کروں، تم کرو یا کالا چور پکڑا تو ضرور ہی جائے گا۔

دم ساز:۔ ارماں تو جرم کرد تم باپ بیٹے اور پکڑا جاؤں میں؟

دم باز:۔ یہہ میں اور تم کی شناخت جب تک کرتے رہوگے اسوقت تک یعنی یہہ کہ..........

جانباز:۔یہی گڑبڑ نیکشن چلتا رہے گا۔ جی ہاں۔

دم باز:۔ بار بار سمجھایا کہ نظر ٹین کرد اپنی۔ دنیا ہم میں تم میں اور جب سے یہہ لونڈا جانباز معرض وجود میں آیا ہے اس میں کوئی فرق نہیں سمجھتی۔ اور تم تینوں کو الگ کئے جا رہے ہو۔

دم ساز:۔ ارماں تو میں کہاں میل کھاتا ہوں تم دونوں میں۔ میں کہتا ہوں تف ہے ایک ہونے والے پر۔ تم جیسے نگڑمیوں کے پلے پڑ گیا ہوں اب اسکو جو چاہے سمجھ لو۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ پولیس تمہیں دمباز ہی سمجھ کر تو پکڑتی رہی! یہی ہمارے ایک ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اور اب کے

جو وارنٹ گرفتاری نکلا ہے۔ میرے نام وہ اگر تمہارا وارنٹ نہ کرا دوں۔

دم ساز:۔ (ڈر کر) وارنٹ۔ ارماں لے بھائی دمباز بس اب عزت آبرو۔ تمہارے ہی ہاتھ ہے۔

دم باز:۔ وہ تو ہمیشہ سے تھی۔ مگر اب تمہارے روز روز کے نخروں کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ رسی بندھوا دوں تمہاری کمر میں

دم ساز (روکر) بہ بہ بس انہیں باتوں پر تو دل چاہتا ہے کہ اپنی اور تمہاری جان ....

دم باز:۔ جان تو ہمیشہ سے ایک ہے کر کیا دوگے۔

جانباز:۔ ساری عمر خراب کر ڈالی چاچا میاں اسی خیال میں تم نے۔ دُنیا کو یہہ کب تک سمجھاتے رہوگے۔ کہ تم اچھے ہو اور ہم بُرے ہیں۔

دم ساز:۔ ارماں تو میں کیا کروں۔

دمباز:۔ یہ بھی کوئی سوچنے کی بات ہے۔

جانباز:۔ جو ہم کہیں وہ کرو چاچا میاں۔ کیا سمجھے۔

دم ساز:۔ (خوفزدہ ہو کر) ارماں خدا کیلئے پیچھا چھوڑ دو میرا۔ میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ تم دونوں کے۔

دم باز:۔ جی پیچھا ہم چھوڑ دیں مگر پیچھے پیچھے وہ جو وارنٹ گرفتاری گھوم رہا ہے۔

دم ساز:۔ (بگڑ کر) اسے ماں تو وارنٹ ہے تمہارا اور پکڑا جاؤں گا میں۔؟

جانباز:۔ ارے تو ابا میاں کی گرفتاری کوئی بچوں کا کھیل ہے۔ اب تو وارنٹ آپ ہی کی طرف چلے گا۔

دم ساز:۔ (رو کر) تو پھر چاند پڑوں ٹِٹی جیجی کے پل پر سے سمندر میں؟

دم باز:۔ ہاں ہاں ایسا بھولے سے بھی لینی کہ نہ کرنا ورنہ خودکشی کے الزام میں دھر لئے جاؤ گے۔

دم ساز:۔ (خوشامدانہ) تو پھر کوئی ایسی ترکیب نکالو نہ کہ سب کے سب بچ جائیں۔

دم باز:۔ ترکیب تو میں نکالوں۔ مگر اب تم تو نخرے کرنے لگے بات بات پر عزت گئی آبرو گئی، نام گیا، نشان گیا۔

دم ساز:۔ اماں وہ تو میں جانتا ہوں کہ بھوت بن کر چمٹے ہو تم دونوں اب تو آؤں جھک مار کر چلو اب کروں گا جو تم کہو گے وہ ترکیب بتاؤ جس سے جان بچے۔

جانباز:۔ وہ تو جب وقت آئے گا کوئی نہ کوئی داؤں پھینک دوں گا میں۔ نہیں تو ہوائی جہاز میں بیٹھ کر فوراً فو دو گیارہ ہو جانا۔

دم ساز:۔ ارے تو چلا کہاں جاؤں گا۔ ہے کہیں زمین آسمان میں ٹھکانہ۔

دم باز:۔ یعنی خدا کی اتنی بڑی دنیا پڑی ہے جہاں چاہے چلے جاؤ پائے مرا لنگ نیست، ملک خدا تنگ نیست۔

جانباز:۔ اور کیا چاچا جہاں کہو گے وہاں بھجوا دوں گا ایران، توران مزے میں دنیا بھر کا سیر سپاٹا کرنا اور موقع دیکھ کر پھر کھسک آنا۔

اپنے ملک میں۔

دم ساز:۔ نہ دھیلا نہ چھدام اور دُنیا بھر کا سیر سپاٹا ارماں بات وہ کہا کرو جو عقل میں آجائے۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ دس بیس ہزار روپے ہی تو چاہئیں اس سفر کے لئے اس کا انتظام ابھی ہؤا جاتا ہے چٹکی بجانے میں۔

دم ساز:۔ بس بنا دوگے کسی کی حجامت؟ نہیں نہیں۔ میں نہیں پڑتا تمہارے معاملات میں۔

جانباز:۔ پھر ہوگئے الگ تو پھر کروں کوئی تگڑم تمہارے ساتھ یعنی یہہ کہ ہوش ٹھکانے آجائیں گے دو منٹ میں۔

دم ساز:۔ (ڈرکر) ارے ارے اِرے ارے۔ ازماں یہہ تو اچھی زبردستی ہے تمہاری۔

دم باز:۔ تو پھر تم آسانی سے ڈب میں آئے بھی تو نہیں ہو۔ چلیے چلو اب ہمارے ساتھ چپ چاپ۔

دم ساز:۔ کہاں۔

جانباز:۔ یہ سب بعد میں پوچھنا۔ فی الحال تو تمہارا کام یہہ ہے کہ نظریں بچاکر نکل چلو چپ چاپ۔ (رازدارانہ) ایک لاکھ سے زیادہ کی گھوڑی ہے؟

دم باز:۔ وہ جو سیٹھ رہتا ہے نہ نکڑ کی گلی میں۔ اُس کے گھر سمجھو کہ ڈاکہ پڑگیا آج کی رات۔

دم ساز:۔ (تعجب سے) ڈاکہ؟ ارماں پکڑ دکڑ لیا جاؤں گا مفت خدا میں۔ بھئی کیوں تم دونوں میری جان کے پیچھے پڑ گئے ہو آخر؟

جانباز:۔ کم ازکم ۵۰ ہزار کی رقم آئے گی ہاتھ صرف تمہارے۔

دم ساز:۔ اور اگر پکڑ لئے گئے تو؟

دم باز:۔ فرض کرو پکڑے بھی گئے تو کونسی پھانسی مل جائے گی۔ وہ دولت یعنی کہ ہاں ہاں بلیک مارکیٹنگ میں خرچ ہو رہی ہے اور بڑھ رہی ہے لکڑی کی طرح اب آخر اُس میں سے کچھ حصّہ یاروں کا بھی ہے نا۔

دم ساز:۔ ارماں تو تم دروغہ ہو کہ مفتی ہو کہ قاضی ہو۔ بُرے کام کا بُرا انجام خود ہی سامنے آجائے گا اُس کے۔

دم باز:۔ ارے تو بُرے کام کا بُرا انجام ہی سمجھ۔ کم ازکم اُسے یہہ یقین تو ہوگا کہ روپیہ سے دوسروں کو لوٹنا نہیں چاہیئے۔

دم ساز:۔ غرض یہ کہ آج اُس سیٹھ کی خیریت نہیں ہے یہہ آخر سونگھ کیسے لی اُسکی دولت تم نے؟

دم باز:۔ بھئی جہاں سارے وصف ہیں وہاں ناک بھی بلّی کی دیدی خدا نے اچھّا تو پہلے تیل کی مالش کرتے ہیں بدن پہ پھر پھاند جائیں گے دیوار۔

دم ساز:۔ کیا مطلب؟

جانباز:۔ مطلب یہہ کہ اگر پکڑا دکڑا کسی نے تو پھسل جائیں گے اس کے ہاتھوں سے۔

دم باز:۔ ہاں۔ یعنی یہہ کہ "ہاتھ اے تو اسے ہاتھ لگائے نہ بنے" ہم

گویا کہ شرح بن جائیں گے اس مصرع کی۔

دم ساز (پریشان ہو کر) ارمان تو کیسے میں دیوار پر چڑھوں گا۔ کیسے اس پر سے پھاندوں گا۔

جانباز:۔ بس اب چلے آؤ چپکے سے چاچا میاں

(Change Over

(رات کا سناٹا

جانباز:۔ ہاں پھاند جاؤ چاچا۔

دم ساز:۔ بس میں ہی فالتو ہوں جو پھاند جاؤں۔

دم باز:۔ یعنی یہ کہ تم پھاندوگے تو لوگ سمجھیں گے کہ کوئی بلی دلی کودی ہے دیوار سے۔ میں کودوں گا تو ایسا معلوم ہوگا کہ عمارت گر پڑی ہے پوری۔

دم ساز:۔ اور اگر پکڑ لیا گیا فوراً ہی .... تم دونوں تو مزے میں پھاند جاؤگے دوسری طرف اور دھر لیا جاؤں گا میں۔

دم باز:۔ یعنی یہ کہ دھر لئے جاؤ گے کیلے کا چھلکا تو ہو رہے ہو۔

جانباز:۔ پکڑنے والا پھسل کر گریگا جا کر دس بیس قدم پر۔ اتنے میں ہو جانا تم نو دو گیارہ۔

دم ساز:۔ اور تم دونوں گویا کہ بیٹھے رہو گے دیوار پر؟

دم باز:۔ تو اور کیا احتیاطاً بیٹھے رہیں گے۔ وقت پڑے پر پھاندینگے تمہارے دشمنوں پر۔ چٹنی ہو جائیں گے انشاء اللہ سب کے سب۔

دم ساز:۔ ارماں اے دیکھو جہانسا مت دینا بھائی دمباز (روکر) موت کے منہ میں پھاند رہا ہوں۔ اب تو بھگتنا ہی پڑے گا۔ یہ آئی ہوئی موت اب ٹل تھوڑی سکتی ہے۔

جانباز:۔ موت تو اب برحق ہو ہی چکی ہے چاچا میاں چاہے دیوار کے اس طرف پھاند و یا اُس طرف۔ گھر کے سوئے ہوئے لوگوں کو تو شاید پتہ نہ بھی چلے لیکن اگر سڑک کی طرف پھاندے نا۔ تو گشت کرنے والا سپاہی دھر دبائے گا گردن۔

دم ساز:۔ (رو کر) کس مصیبت میں جان کر دی میری تم دونوں نے؟

دمباز:۔ اب پھاندتے ہو یا لات مار کر گرا دوں نیچے۔ یعنی یہ کہ دیوار پر بیٹھ کر تم سے بحث مباحثہ کوئی کب تک کرے گا؟

دم ساز:۔ تو کیا ہاتھ پیر تڑوانے کا ارادہ ہے (رو کر) یہ تو اچھی زبردستی ہے صاحب کہ پھانسی کا پھندا بھی گلے میں ڈال دیا اور کہتے ہو فریاد بھی نہ کروں۔

دمباز:۔ بس تمہارے بعد ہی یہ پھاندے گا تمہارا بھتیجا بھر میں۔ چھوٹے دھماکہ کے بعد بڑا دھماکہ پھر اس سے بڑا اور نہیں اکدم میرے گرنے سے تو زلزلہ آجائے گا۔ اور سارے بچے بوڑھے اک دم سے جاگ پڑیں گے۔ ہاں شاباش۔

دم ساز:۔ (گھبرا کر) ارماں ذرا نیچے دیکھ تو لینے دو خدا کے لئے (خوشامدانہ) ذرا پر تو لنے دو پہلے۔ پھاندنا تو اب ہے ہی موت

کے منہ میں۔

جانباز:۔ وہ تو چاچا اتنے اونچے سے معلوم ہو رہا ہے۔ اب دیر کس بات کی ہے (رازدارانہ) ایک لاکھ سے زیادہ کی گھوڑی ہے ساری دُنیا کا سیر سپاٹا کریں گے اس رقم سے۔

دمباز:۔ بس اب پھاند جاؤ جلدی سے۔

دمساز:۔ ارماں سر کے ٹکڑے ہو جائیں گے دمباز۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ پھاندو کے پیروں کے بل سر کے ٹکڑے کس طرح ہو جائیں گے۔؟

دمساز:۔ ارماں کیوں بڑھاپے میں مٹی خراب کر رہے ہو میری۔

دمباز:۔ وہ تو میں جانتا ہوں کہ لات ہی مار کر گرانا پڑے گا تمہیں۔ ٹھری پر اگر نہ پھاندے تو پڑ جائے گی لات .... ون .... ٹو..

دمساز:۔ (گھبرا کر) ارے ارے ارے ارے

دمباز:۔ ٹھری

دمساز:۔ (نیچے گرتے ہوئے) ار ر۔ مر گیا مر گیا مر گیا مار ڈالا مجھے۔ ارے خدا تجھے غارت کر دیتا دمباز۔ جیسے تو نے میری زندگی برباد کی ہے۔

(گھر کا غل شور)

آوازیں:۔ پکڑو پکڑو چور چور چور۔

دمساز:۔ (چوٹ کھائی ہوئی آواز) ارماں کام تمام کر دیا دمباز نے

عزت، آبرو کے بعد آج جان بھی لے ڈالی اُسنے۔

(۱) (آوازیں) مارو مارو۔ جانے نہ پائے۔ پولیس کو بُلا کر سپرد کردو اُس کے۔

(۲) دیوار سے گر کر چوٹ کھا گیا ہے ورنہ لے گیا تھا سامان۔

دم ساز:۔ ارماں مردود ہو جو پھاندا ہو اس ارادے سے تمہارے گھر میں سیٹھ صاحب، مجھے تو لات مار کر گرایا ہے اُس نے رحم کرو مجھ پر۔

آواز (۱) سُنا آپ نے اگر ذرا سا چوک جائے تو گویا صاف کر دیا تھا تم نے مال و اسباب رحم کس لیے کریں تم پر۔

دم ساز:۔ ارماں چور ہے کون مردود۔ وہ تو کم بخت۔

آواز (۱):۔ ابھی پولیس آ کر بتائے گی اس پھاندنے کا مزہ۔

دم ساز:۔ قسم لے لیجئے۔ دن۔ ڈو۔ ٹھری کر کے لات ماردی اُس نے۔

سیٹھ:۔ (غل مچا کر) ارے نکال لے گیا تجوری سے رقم۔ ہائے میں تو لٹ گیا۔ ارے پکڑو...... پکڑو.....

آوازیں:۔ وہ بھاگا جا رہا ہے چھت پر سے پکڑنا، پکڑنا، چور...... چور....

دم ساز:۔ (پکار کر) ارماں کیوں بھائی دمباز کر گئے اپنا کام آئیں؟ اور اب اکیلے چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہو باپ بیٹے۔

آوازیں:۔ وہ جا رہے ہیں دونوں پکڑنا پکڑنا

دم ساز:۔ (رو کر) ارماں دمباز اور ریکوں بے جانباز مال لے کے چلتے بنے اور پھنسوا دیا مجھے۔ خیر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔

سیٹھ:۔ ہائے میں لٹ گیا۔ پکڑو ...... پکڑو ..... چور ..... چور ......

دم ساز:۔ (روتا ہوا داخل ہوتا ہے) کوئی ذلت، کوئی رسوائی باقی رہ گئی ہے۔ اب تو بس مر جاؤں تب ہی جان چھوٹے گی تم سے اور تمہارے چکروں سے۔

دم باز:۔ (ہنستا ہے)

دم ساز:۔ ہنس لو جی بھر کے ہنس لو۔

جانباز:۔ (ہنستا ہے)

دم ساز:۔ تم بھی ہنس لو لیکن سر پکڑ کر نہ رونا پڑے ایک دن تو مجھے پچا نہیں کچھ........

جانباز:۔ تم تو چاچا اسی حسرت میں مرو گے انشاء اللہ کہ میں پکڑا جاؤں اور تمہارے گھر گھی کے چراغ جلیں۔

دم باز:۔ یعنی یہ کہ اب اس کا کیا علاج ہے کہ کتے بلی پر جو مصیبت آنے والی ہوتی ہے وہ تمہارے اوپر آجاتی ہے۔

دمساز:۔ ارماں پھنسواتے بھی تم ہو اور پھر الٹا الزام بھی دیتے ہو مجھے

یہہ تو اچھی منطق ہے باپ بیٹوں کی۔ تمہارے جیسے دغا باز اگر دس پانچ اور پیدا ہو جائیں تو پھر سمجھو کہ قیامت ہی ہے۔

جانباز:۔ ارے کیا بات کرتے ہو چاچا۔ ایسی کونسی رقم پیدا کر لی ہے۔ ہم لوگوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ ہزار بارہ سو کی اگر بزنس کر لی، سٹہ بازی سے کچھ کما لیا یا دو چار دس بیس کو رگا پٹی دیدی تو اس سے ہوتا ہی کیا ہے اور یہہ ساری '۴۲۰' دو روٹیوں کی خاطر ہے۔ تم اگر پیٹ کا انتظام کردو تو آج سے توبہ کئے لیتے ہیں۔

دم ساز:۔ (بگڑ کر) پھر وہی جھانسے بازی۔ ارماں ایسے شریف ہوتے تو پھر رونا ہی کس بات کا ہے (روتے ہوئے) اس دن لات مار کر دیوار سے گرایا مجھے اور پھر گرفتار بھی کرا دیا۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ تمہارے پاس تو بجز رونے دھونے کے دوسرا کام ہی نہیں ہے۔

جانباز:۔ اسی بودے پن کی وجہ سے تو پکڑے جاتے ہو۔

دم ساز:۔ ابے تو چپ رہ ورنہ سینہ پر چڑھ کر خون پی لوں گا تیرا۔

دم باز:۔ اچھا۔ یعنی یہہ کہ ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں۔ ہمیں پرورش کریں تمہاری اور ہمارے ہی لونڈے کے سینہ پر چڑھ کر خون پی لوگے تم۔ یعنی قاعدہ تو یہہ ہے کہ پکڑنے والے سے کچھ حیلہ کیا جاتا ہے۔ کچھ حجت کیجاتی ہے۔ بلی تک کو اگر کمرہ میں بند کر کے مارا جائے تو وہ بھی ٹینٹوا پکڑ لیتی ہے انسان کا۔

جانباز:۔ یہی تو میں کہہ رہا تھا کہ تم ایسے بودم ہو چا چامیاں کہ ادھر رسی بندھی کمر میں اور روتے ہوئے لڑکیوں کی طرح سسرال چلے گئے۔

دم ساز:۔ (بیچ سے بولکر) بہ بہ بہ بس۔ ارماں منع کرلو اپنے لونڈے کو ورنہ دو چار ہاتھ مار دوں گا۔ کمر میں رسی بندھوا تا ہے خود چکمہ دیتا ہے خود اور اوپر سے بودم بناتا ہے۔

(ڈانٹ کر) ابے روتا ہؤا نہ جاؤں تو کیا ہنستا ہؤا جاؤں جیل؟

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ وقت ہی آن پڑتا ہے ایسا ہم سب کے لئے یہاں تو نہ موت کا وقت مقرر ہے نہ پولیس کا۔ اور جب وہ آجاتی ہے تو پھر کیا بغلیں جھانکوں یعنی یہہ کہ اولاد کا ساتھ نہ دوں ایسے موقعہ پر۔

دم ساز:۔ ارماں تو تمہیں پکڑے ''مجھے'' کس علت میں پکڑ لیجاتی ہے آخر؟

دم باز:۔ یہہ تو گویا کہ (ہنس کر) اُس کا حسنِ ظن ہے۔ اس کے علاوہ اب میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔

دم ساز:۔ ہاں بھئی تم سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ مگر یہہ کاغذ کی ناؤ۔

دم باز:۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہہ کاغذ کی ناؤ یعنی یہہ کہ نہیں چلے گی تو میری دو روٹیوں کا ٹھکانہ کر دو۔ کچھ اور نہیں تو تمہارے گھر کا کام کاج کر دیا کروں گا (رازدارانہ) اس خطرناک قورمہ سے تمہارے گھر کی روکھی سوکھی کھا لیا کروں گا۔

دم باز۔ لیکن اگر میرے گھر کی چٹنی روٹی کیساتھ کوئی تگڑم کر گئے تو؟

جانباز:۔ چٹنی روٹی کے ساتھ بھی کوئی تگڑم ہو سکتی ہے؟

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ خدا کے گھر بھی تو جانا ہے۔ اب ایسا بھی کیا ......

دم ساز:۔ ارماں کیوں لونڈا بنا رہے ہو مجھے ؟

دم باز:۔ لونڈا ؟

دم ساز:۔ ارے ہاں اور کیا تمہارے چکموں سے خدا بچائے۔ بُرے کاموں سے توبہ کرلو کھانے پینے کا انتظام میں کئے دیتا ہوں۔

دم باز:۔ مار ہاتھ پر ہاتھ

دم ساز:۔ (ہاتھ مار کر) بس ہوگیا عہد آج سے تم میرے بھائی یہ میرا بھتیجا۔

جانباز:۔ اور وہ جو وارنٹ گرفتاری نکل گیا ہے اُس کا کیا ہوگا؟

دم ساز:۔ ارماں ہاں

دم باز:۔ وہ سب تڑی بڑی ہو جائے گا۔

دم ساز:۔ کیسے ؟

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ جب ہم ہی نیست نابود ہو جائیں گے تو وارنٹ گرفتاری کہاں سے باقی رہیگا ؟ نہ ہماری وہ شکل رہے گی نہ صورت نہ وہ اطوار۔ گویا کہ رحلت کر گئے اس دُنیا سے جیتے جی۔

دم ساز:۔ واللہ ؟

جانباز:۔ یعنی دُنیا کے نزدیک مرجانا بھی کوئی بڑی بات ہے چچا میاں۔ اتنی سی دیر کیلئے ابا میاں مرجائینگے کہ نگر ڈم کے رجسٹر سے ان کا نام کٹ جائے۔

دم باز:۔ (خوش ہو کر) یہ۔ یعنی یہ کہ ہزار گنا تم سے عقل زیادہ رکھتا ہے یہ لونڈا۔

دم ساز:۔ ارماں تو دُنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنا کوئی بچوں کا کھیل ہے۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ پچھلی زندگی کو ختم کر کے نیا جنم لینا اور پھر شریف آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرنا بھی کم از کم میں تو بچوں کا کھیل ہی سمجھتا ہوں۔ لو میں ابھی مرا جاتا ہوں اور تم میری لاش پر بین شروع کر دینا۔ رونے دھونے کی مشق تو تمہیں ہو ہی گئی ہے لگے ہاتھوں اس سے بھی فائدہ اٹھا لو۔

دم ساز:۔ ارماں تو مر کس طرح جاؤ گے جھوٹ موٹ۔

دم باز (سمجھاتے ہوئے) اب تو مرنا ہی پڑے گا۔ رجسٹر سے اپنا نام کٹوانے کیلئے۔ یعنی یہہ کہ عاشق آخر مرا ہی کرنے میں صبح سے شام تک جنازہ نہ انکا نکلتا ہے نہ ہمارا نکلے گا...... اچھا تو اب میں دم سادھ کر لیٹا جاتا ہوں اسی سڑک پر اور تم ہائے واویلا شروع کر دینا۔

دم ساز: ارے اے گھر پر اطمینان سے چل کر۔ یہاں بیچ راستہ میں مرے جا رہے ہو پر بھاری بھرکم لاش، لاش اُٹھانے کون آئے گا تمہاری؟

جانباز:۔ ارے کوئی نہ کوئی یہ کام کر ہی دے گا۔ تمہیں اسکی کیا فکر اور پھر خوش نصیبوں کی موت تو ہمیشہ یوں ہی چلتے پھرتے ہنستے کھیلتے ہوتی ہے۔ اچھا تو بس تم اپنا کام کرو۔ جتنا رو سکتے ہو رو دو۔ دل کی بھڑاس بھی نکل جائے گی تمہاری اور کام بھی بن جائے گا۔

دم ساز:۔ آئیں آئیں ارماں لیٹ گئے چادر اوڑھ کر (پکار کر) دمباز

اے بھئی دمباز۔ (خاموشی وقفہ)
ارماں کیا واقعی مر گئے؟

(وقفہ)

دم ساز:۔ (روکر) لیجئے صاحب اچھا بھلا انسان ذرا دیر میں چٹ پٹ ہو گیا۔ (پکار کر) ارماں اے میاں صاحبزادے ذرا محلہ والوں کو خبر کرنا کہ ایک مسلمان کی میت پڑی ہے اسے ٹھکانے لگائیں آکے۔ اور اب سوئیں چین سے ٹانگیں پھیلا کے۔ نہ چوری کا خطرہ رہا نہ ڈاکہ کا وہ بھی مر گیا غریب جس کے دم سے یہ ساری رونق تھی۔

آوازیں:۔ کیا ہوا۔ کون مر گیا، کون مر گیا، کون مر گیا۔

دم ساز:۔ (روتے ہوئے) ارماں (ہی دمباز۔ اپنا ہم دم اپنا دوست جیسا بھی تھا اچھا برا اپنا دوست تھا۔ اب سب چندہ کر کے غریب کا جنازہ تو دفنا دو۔

آواز نمبر ۱ ہاں ہاں ضرور ہم محلہ والے ابھی چندہ کئے دیتے ہیں۔

" نمبر ۲:۔ خدا مغفرت کرے۔

دم ساز:۔ ارماں جو کچھ جیب میں ہو ڈالدو نہ مردے کے پاس خدا یہ وقت دشمن پر نہ ڈالے مرا بھی تو ایسے وقت جب کوڑی کفن کو نہیں ہے (چلا کر) بھائیو مدد کرو۔ جنازہ سڑک پر پڑا ہے۔ روپیہ دھیلی جو جو کچھ ہو وہ دے جاؤ کفن کیلئے۔

(روپیوں کی آوازیں)

جانباز:۔ شاباش۔ یہ ہے قومی چندہ زندہ قوم اسی طرح اپنے ایک

مرحوم بھائی کے لئے دل کھول کر خرچ کرتی ہے۔

دمساز:۔ (یاد کرکے) ارماں اے بیٹے جانباز ذرا تھانے میں تو جاکر اطلاع کر آؤ باپ کے مرنے کی۔ لے وہ گیا۔ سپاہی صاحب خود ہی تشریف لے آئے گویا کہ۔ (ڈرتے ہوئے) سلام علیک سپاہی صاحب۔

سپاہی:۔ کیا گڑبڑ گھٹالا مچا رکھا ہے۔ یہاں مجمع کیسا ہے یہ۔

دمساز:۔ وہ مرگیا نہ اپنا ساتھی سپاہی صاحب دم باز۔

سپاہی:۔ مرگیا؟ کیسے۔

دمساز:۔ بس جی خدا کو ہی گویا کہ......

جانباز:۔ ہارٹ فیل ہوگیا اکدم سے۔ بتلائیے نہ صاحب بات۔

دمساز:۔ جی ہاں سپاہی صاحب جی ہاں ہارٹ فیل ہوگیا ارماں اب رکھا ہی کیا ہے ہمارا آپ کا۔ ہارٹ کبھی چلتے چلتے فیل ہوگیا کبھی بیٹھے بیٹھے۔

سپاہی:۔ اور تم نے لاش سامنے رکھ کر چندہ مانگنا شروع کر دیا۔ چلو تھانہ بھجواؤ اس کی لاش پوسٹ مارٹم کے لئے۔

(دمباز جماہی لے کر اٹھتا ہے آئیں یعنی کہ)

دمساز:۔ آئیں ارماں مردہ زندہ ہوگیا معلوم ہوتا ہے ہارٹ وارٹ فیل نہیں ہوا تھا۔

(آوازوں کی گھماگھمی)

باز:۔ یعنی یہہ کہ ذراسی آنکھ لگی تھی میری اور تم نے غل غپاڑہ مچا دیا۔
..... ارے یہہ مجمع کیسا لگا ہے۔ اچھا۔ فٹ پیری پر سایہ دیکھ کر سو گیا تو سپاہی صاحب چالان کرنے آگئے۔
سپاہی:۔ یہہ تمہارا ساتھی چندہ وصول کر رہا تھا۔ تمہارے دفنانے کیلئے۔
دمباز:۔ ارے صاحب اس کے چلکموں سے تو بس خدا ہی محفوظ رکھے سبکو۔ اسے پہچانتے ہیں نہ آپ سپاہی صاحب ابھی ایک ہفتہ ہوا سیٹھ کے مکان کی دیوار پھاند چکا ہے۔
دمساز:۔ ابے بے وہ جھاپڑ ماروں گا۔
دمباز:۔ یعنی یہہ کہ تم نے بھی تو حد کر دی۔ مانا کہ سوتا مردہ برابر ہوتا ہے مگر ایسا فریب کس کام کا اور اُن لوگوں کو کیا کہوں جو چندہ دے گئے میرے کفن دفن کے لئے۔ وہ تو جب تم مروگے اسوقت چندہ لیا جائے گا۔
سپاہی:۔ (گھسیٹتے ہوئے) اے تم چلو میرے ساتھ تھانے۔
دمساز:۔ ارہاں سنو تو میری بات سپاہی صاحب یہ دونوں باپ بیٹے بس بات تو سن لیجئے سپاہی صاحب۔ سپاہی صاحب۔ سپاہی صاحب سپاہی صاحب ؛

عورت:۔ (بگڑ کر) وہ تو جب تک پھانسی کا پھندا تمہارے گلے میں نہ ڈلوا دیں گے چین تھوڑے ہی آئے گا انھیں۔ بھلا غضب خدا کا ساری تگڑم کریں وہ اور پکڑے جاؤ تم مگر ساتھ پھر بھی نہیں چھوڑتے ہو۔ میں کہتی ہوں اب اگر کبھی اُسکے ساتھ کہیں آئے گئے تو بس مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔

دمساز:۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ اس سے پیچھا چھوٹ جائے کسی طرح مگر وہ تو میری جان ہی............

عورت:۔ اے میں کہتی ہوں کوئی بچّہ تو ہو نہیں کہ انگلی پکڑ کر لے جاتا ہے نہیں۔

دمساز:۔ ہاں۔ ہاں انگلی ہی پکڑ کر لے جاتا ہے تم نہیں جانتی ہو اُسکو بیگم...... بڑے بڑے آ جاتے ہیں اُسکے رنگ میں۔

عورت:۔ آ جاتے ہونگے تمہارے جیسے۔ موا چادر اوڑھ کر کھڑا ہو گیا مرا اور تم اسکی میت پر ہائے واویلا کرنے بیٹھ گئے۔ اتنا بھی

نہیں سمجھے کہ ......

دمساز :۔ ارے آگیا اُسکی جھانسے پٹی میں۔

عورت :۔ اے کوئی ایک مرتبہ وہ تو آئے دن کا رونا ہے ؟

دمساز :۔ اب اگر اُسکی صورت دیکھوں تو جو چور کی سزا وہ میری۔

عورت :۔ ہر مرتبہ یہی کہتے ہو۔ غلطی انسان سے ایک بار ہو جائے۔ دو بار ہو جائے مگر موئی غلطی پر غلطی اے ایک دفعہ اُسکے ساتھ کسی کے گھر پھاندے، پھر موئے کے جنازہ پر رونے بیٹھ گئے۔ اب کے کسی کا قتل کر ڈالنا۔ اُس موئے کا تو کچھ بگڑنے سے رہا۔ تم پھانسی کے تختہ پر لٹکا دئے جاؤ گے۔

دمساز :۔ ارماں لعنت ہے دیوار پھاندنے والے پر۔ لات مار کر گرا دیا جاؤں تو اسمیں میرا کیا قصور ہے ؟

عورت :۔ (ڈانٹ کر) میں پوچھتی ہوں چڑھے کیوں تھے دیوار پر ؟

دمساز :۔ (بگڑ کر) وہ مردود چڑھا لے گیا تھا اپنے ساتھ ورنہ مجھے کوئی شوق تھا اپنی ہڈی پسلی تڑوانے کا۔

عورت :۔ جنازہ پر تو رونے کا شوق تھا۔

دمساز :۔ (غصہ میں) بہ بہ بس چپ ہو جاؤ ورنہ اپنی اور تمہاری جان۔

دمساز :۔ یعنی یہہ کہ سب کی جانیں ہی ایک کرتے پھرتے ہو یا کوئی اور بھی کام کاج ہے تمہارا کبھی اپنی اور میری جان ایک کر رہے ہو کبھی اپنی اور بیوی کی ......

دمساز:۔ میں کہتا ہوں بس چلے جاؤ دمباز یہاں سے چپ چاپ ورنہ خون ہوجائے گا تمہارا میرے ہاتھوں۔

دمباز:۔ تو کونسی قیامت آجائے گی۔ جہاں اور خون روز ہوتے ہیں وہاں ایک میرا بھی سہی۔ اور پھر تمہارے ہاتھوں۔

(ہنستا ہے)

دمساز:۔ ارماں نہ ہوئی اس وقت ہاتھ میں بندوق ورنہ ٹھائیں سے کردیتا۔

دمباز:۔ اس قابل ہوتے تو پھر رونا کس بات کا تھا۔ ٹھائیں سے کرنا جانتے تو پو بارے ہوتے۔

عورت:۔ چلو تو یہ بھی حسرت پوری کرلو اپنی۔ وہی تو میں بھی کہہ رہی تھی کہ بس پھانسی کے پھندے پر لٹکنا باقی رہ گیا ہے۔

دمباز:۔ ارے کیسی باتیں کرتی ہو تم بھی بھابھی مرد کا کام ہے چار پیسے کمانا۔ اور عورت کا کام ہے شوہر کی خدمت۔ تمہیں ان جھمیلوں سے کیا مطلب؟

عورت:۔ لے بھاڑ میں گیا کمانا نوج تمہاری جیسی کمائی کرے کوئی۔

دمساز:۔ ارماں جاتے ہو یہاں سے یا محلے والوں کو بلاؤں جو گردن میں ہاتھ دیکر نکال دیں تمہیں۔

دمباز:۔ محلہ تو جیسے تمہارا ہی ہے۔ بچہ میرا تو ہے ہی نہیں۔

دمساز:۔ آواز دوں پھر

عورت:۔ (بگڑ کر) اے واہ واہ یہہ تو اچھی زبردستی ہے۔ ایک تو گھر میں بغیر پکارے کھنکھارے گھس آئے۔ اور اوپر سے یہہ سینہ زوری تو دیکھے کوئی۔

دمباز:۔ اے اے یہ مت بھولو کہ تم سب کے روٹی کپڑے کا ضامن ہوں کوئی مذاق نہیں ہے۔ یہہ جو سونا چھونا پہنے ہو یہ کس کی بدولت ہے؟

دمساز:۔ ارمیاں کیا واحیات پن ہے۔ تم مجھ سے بات کرو نا۔ خواہ مخواہ کیوں بحث کر رہے ہو۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ انہیں کچھ نہیں کہتے۔ سر پر ایسا چڑھا لیا کہ شیر ہو گئی ہیں۔

عورت:۔ سچی بات کہنے میں بھیڑ بننے کی کیا ضرورت ہے۔

دمساز:۔ ارمیاں تم ہی چپ ہو جاؤ نہ۔

عورت:۔ انہیں منع کرو۔ جو چڑھائی کرکے لڑنے آئے ہیں۔؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ پولیس کو اگر ذرا سا بھی پتہ چل جائے تو ناک کان کا ایک ایک گہنا آکر اتروا لیگی۔ نہ معلوم کس "نگڑم" سے تو زیور دلوایا ہتیں اور یہہ ہیں کہ غرے ڈبے دکھا رہی ہیں۔

عورت:۔ "نگڑم" سے زیور دلوایا۔ کیا یہہ بھی اسی چار سو بیس کی کمائی ہے۔

دمباز:۔ ان سے کیا پوچھ رہی ہو۔؟

عورت:۔ اور کس سے پوچھوں ۔۔۔۔۔ اے بولتے کیوں نہیں ۔۔۔۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ کہیں کسی کو ڈاکہ مارا تھا۔ سڑک سے لڑکا اٹھایا سنار کے یہاں گئے۔ ہم بنے باپ۔ اور یہ بنے (ہنستا ہے) ماں۔

دم ساز:۔ ارے ارے .... یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں کہتا ہوں وہ ہاتھ دوں گا کہ طبیعت صاف ہو جائے گی۔

دمباز:۔ سچی بات کہدی تو خفا ہو گئے۔ میں نے تو یہ اس لئے کہا کہ ذرا اُنہیں بھی تو معلوم ہو۔ بڑی بڑھ بڑھ کر باتیں کر رہی ہیں۔

دم ساز:۔ ارمیاں اب گئی گذری باتوں کے ذکر سے فائدہ۔؟

دم باز:۔ فائدہ یہ کہ راہ چلتے جس لڑکے کو اٹھا لائے تھے۔ وہ بھی تو کسی کی اولاد ہے۔ یعنی یہ کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اُس کے ماں باپ مچھلی کی طرح تڑپ رہے ہوں گے یا نہیں۔

عورت:۔ ہائے ہائے لے بھاڑ میں گیا موا ایسا گہنا۔ میں ابھی ساری چیزیں نوچ ناچ کے پھینکے دیتی ہوں۔ ارے میں کہتی ہوں تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا تھا۔ جو اتنے سے بچہ کو لیجا کر دے آئے۔

دم ساز:۔ (بگڑ کر) ہیں دے آیا کہ یہ۔ جو سامنے کھڑا ہے تمہارے مجھے تو برقعہ پہنا کر ٹیکسی میں بٹھا دیا۔ لڑکے کو لئے خود ہی کرتا پھر اسودے بازی (گڑگڑا کر) غرا ہم دونوں میں سے کسی ایک کو غارت کر دیتا۔

عورت:۔ اور تم برقعہ پہنے ٹیکسی میں بیٹھے رہے۔ شرم نہیں آئی۔

دم ساز:۔ تو پھر اور کیا کرتا۔ خود بنا باپ اور مجھے بنایا ماں۔ لڑکے کو سنار کی دکان پر بٹھا کر مجھے زیور دکھانا آیا اور بس چل دیا وہاں سے۔

عورت:۔ اور تم نے کبھی ذکر بھی نہیں کیا مجھ سے کہ یہہ موا زیور اس طرح ہاتھ لگا ہے۔

دمباز:۔ کہتا کیسے۔ منع جو کر دیا تھا اس نے۔

دمباز:۔ خیر چھوڑو اس قصے کو۔ یعنی یہہ کہ اتو جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب اس زیور یعنی یہہ کہ ....

عورت:۔ اے چھوڑو کیسے۔ جاؤ یہہ زیور لیکر اور ابھی بچہ واپس لے کر آؤ۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ دوسرے لفظوں میں پولیس کی رسی پھر گھر میں بندھواؤ سیٹھ تو اب دیکھتے ہی دھروا دیگا ہم دونوں کو۔

دمباز:۔ ارماں تو میں نہ کسی پہننے میں نہ دینے میں مفت خدا میں دھرایا جاتا ہوں ہر دفعہ (رو کر) اب پھر وہی پولیس سے سابقہ ہے غضب

دمباز:۔ بونگڑ آدمی کی پہچان ہی یہہ ہے کہ مفت خدا میں دھر لیا جائے رہ گیا پولیس سے سابقہ۔ تو وہ تو قدم قدم پر کرنا پڑے گا۔ تمہاری حرکتوں کا پتہ تو تفتیش کے بعد ہی چلے گا۔

دمباز:۔ (ذرا سرکھڑ غصہ سے) ارماں اے دمباز اب جو تم کوئی پینترا چلے تو بس ہاں۔ تمہارے لونڈے جانباز کو گود پھیلا کر بد دعا دوں گا۔

دمباز: (ہنس کر) سارا شہر اسے بد دعائیں دیتا ہے تو اس کا کیا بگڑ گیا۔ جو تمہاری بد دعا اسے لگ جائے گی۔ اچھا گہنے لو اور چلو

میرے ساتھ۔

عورت:۔ یہ رکھدیتے ہیں میں نے الگ باندھ کر۔ اتو یہ سانپ بچھو ہیں میرے لیے۔

دمباز:۔ (ہنس کر) اور تمہارے نزدیک۔؟ یعنی یہ کہ تم بھی اگر یہ خیال کرتے ہو کہ یہ ڈس لیں گے۔ تو میں اٹھالوں پوٹلی۔

عورت:۔ خبردار۔ جو تم نے ہاتھ لگایا ان کو۔ لیجانے دو انہیں کو۔

(دمباز ہنستا ہوا۔ فیڈ آوٹ ہوتا ہے)

(change over)

(سڑک کا غل شور لڑکے کی رونے کی آواز)

سیٹھ:۔ (پچکارتے ہوئے) چپ ہوجاؤ۔ چپ ہوجاؤ۔۔۔
صاحب کمال کے لوگ ہیں۔۔۔۔ کیا زمانہ ہے۔ چپ ہوجاؤ۔۔۔
پولیس کو ٹیلیفون کرایا ہے۔ ابھی چلا جاتا ہے تمہارے ماں باپ کا پتہ۔

دمباز:۔ سیٹھ صاحب میں بڑا شرمندہ ہوں۔ یعنی یہ کہ کیا عرض کروں غلطی سے چھوٹ گیا بچہ آپ جانیے کراچی کا تو یہ عالم ہے کہ ایک کام کیلئے نکلو۔ تو سینکڑوں کام نکل آتے ہیں۔

سیٹھ:۔ صاحب کمال کردیا آپ نے تو۔ لڑکے نے رو رو کر جان ہلکان کرڈالی۔ اور آپ کہتے ہیں کام نکل آیا میں نے تو پولیس کو بھی اطلاع کردی ہے۔

دمباز (ڈر کر) پولیس۔ ارماں اے بھائی دمباز۔

دمباز:۔ اس دن میرے ہاتھ سے زیور چھین کر بھاگے تو نہیں یاد آئے

بھائی دمباز اب پولیس کا نام سن کر لگے بغلیں جھانکنے لائیے صاحب بچہ دیجئے مجھے۔ میں اپنے کلیجہ سے تو لگا لوں اسے آپ کے ان زیورات کے پیچھے بچے کو چھوڑنا پڑا ہے مجھے۔

دم ساز:۔ (گھبرا کر) ارماں اے اے خدا کے خوف سے ڈرو دم باز۔ خدا کے خوف سے۔

دمباز:۔ خدا کے خوف سے ڈرو تم، جو زیور بی بی کو پہنائے ہوئے تھے۔

سیٹھ:۔ (ہنس کر) بڑی بڑی بات ہے چا چا۔

دم ساز:۔ ارماں بھیس بدل کر اب یہ نیا روزگار شروع کر دیا۔ بھئی مانتا ہوں۔ تم دونوں باپ بیٹوں کو۔

جانباز:۔ باپ بیٹوں کو چھوڑو۔ بچاؤ کی تدبیر کرو چا چا میاں۔

دمساز:۔ (رو کر) بیٹے جانباز تم ہی بچاؤ اس مصیبت سے مجھے پکڑنے آرہے ہیں تمہارے باوا۔

جانباز:۔ ارے ارے چا چا کیا کہدیا تمہیں کہ سچ مچ ہی مجھے اپنا بھتیجا سمجھ بیٹھے۔

دمباز:۔ کیا کیا تگڑمی پڑے ہیں دیکھ رہے ہیں آپ سیٹھ صاحب۔

دمساز (رو کر) اے اے یہ تیور ۔۔۔ جو جی چاہے کہو ۔۔۔ بس اٹھالے تو مالک مجھے۔

جانباز (کھنکھارتا ہے) ۔۔۔۔۔ پوٹلی ۔۔۔ کھنکھارتا ہے۔

دمساز:۔ یہ ہے پوٹلی ۔۔۔۔ جانباز۔

جانباز:۔ اچھا بھئی جواب دو...... انہیں چاچا......

سیٹھ:۔ پولس ابا میاں۔ (وقفہ) آیئے آیئے تھانیدار صاحب۔ تشریف لایئے۔ یہہ صاحب بچہ کو چھوڑ کر زیور لے کر گئے اور انہوں نے ان کے ہاتھ سے زیور کی پوٹلی چھین لی۔

دمباز:۔ ارے صاحب مسماۃ کو زیور دکھانے کے لئے دوکان سے نکلا۔ وہ برقعہ پہنے ٹیکسی میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ بچہ میں نے سیٹھ صاحب کے پاس بٹھا دیا۔ یہہ صاحب دروازے سے ہی لگے کھڑے تھے۔ فوراً میرے ہاتھ سے تھیلی کھینچ لی۔ اور یہہ جا وہ جا۔

دمساز:۔ یہہ یہہ یہہ یہہ یہہ

تھانیدار:۔ لگاؤ ہتھکڑی اس کے اور لے چلو تھانے۔

دمساز:۔ مگر تھانیدار صاحب... میں

تھانیدار:۔ چپ رہو۔

دمساز:۔ مگر میری عرض تو...... (رونے لگتا ہے)

دم باز:۔ یعنی یہ کہ چار سو بیسی بھی آخر کہاں تک کریں۔ نہ علم کی کوئی انتہا ہے نہ اس کی اور سیدھی بات تو یہ ہے بیٹے کہ اب بڑھاپا بھی ہے۔ لہذا عزت آبرو کے ساتھ ریٹائر ہو جانا ہی غنیمت ہے۔

جانباز:۔ اس کے علاوہ چاچا نے بھی اب کندھا ڈال دیا ہے۔

دمباز:۔ بھئی کندھا نہ ڈالے تو کرے بھی کیا! ایمان کی پوچھو تو بڑے بڑے اڑنگوں میں پڑا غریب۔ حوالات میں بند ہوا۔ مارا پیٹا گیا آخر کب تک ہم اُسے اس طرح جھکے دیتے رہیں گے۔ یعنی کہ کوئی حد بھی ہو۔

جانباز:۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہم اپنی لائن ہی سے ہٹے جا رہے ہیں یہ کاروبار بھی چھوڑ دیں گویا کہ؟

دمباز:۔ کاروبار چھوڑ دو گے تو کیا ڈنڈے بجاؤ گے۔ یعنی یہ کہ جس فن میں تمہیں ماہر کیا اس کی ساری ٹکر میں سکھائیں وہی چھوڑ دو گے تو کام کیسے چلے گا۔

جانباز:۔ ارے تو پھر ادر گیا باپ چچا جب اس طرح نخرے کرنے لگیں۔

تو کاروبار کیا خاک چلے گا۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ وہ روٹھ کر گھر بیٹھ رہا تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔

جانباز:۔ روٹھ کر تو وہ بیٹھ ہی جاتے ہیں پچھلی دفعہ گھر سے پکڑ کر لائے تھے آپ یا نہیں۔

دمباز:۔ وہ جھائیں جھائیں کرنا پڑی تھی اس کی عورت سے کہ خدا کی پناہ اور وہ بھی اس لئے کرنا پڑا کہ جلدی میں محلے ہی کا لونڈا تڑی بڑی کر بیٹھے تھے یعنی یہہ کہ محلے میں ایسی حرکت کبھی نہیں کی۔

جانباز:۔ ابا آدمی جب کرنے پر آئے تو کیا محلہ کیا شہر۔ کیا ملک جس شہر میں ہمارا محلّہ ہے کہ یہہ شہر ہمارا نہیں ہے اور جس ملک میں یہہ شہر ہے کیا یہہ ملک ۔۔۔ مگر اپنے دھندے کا تقاضا تو یہہ ہے کہ مطلب کے وقت نہ آپ میرے باپ نہ میں آپ کا بیٹا

دمباز:۔ (برامان کر) یہہ بھی ٹھیک ہے یعنی یہہ کہ ہم نے تو یہہ دیکھا ہے کہ باپ بیٹے کا رشتہ ہر حالت میں برقرار رہتا ہے۔ لیکن اب تمہارے منہ کون لگے تم نئی روشنی کے لونڈوں کی تو منطق ہی نرالی ہے۔

جانباز:۔ اس میں منطق کی کیا بات ہے ابا آپ نے جو کچھ مجھے دیا وہی میں آپ کو لوٹا رہا ہوں۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ ہماری بلّی اور ہمیں سے میاؤں یہہ لوٹا رہے ہو گویا کہ سمجھتے ہو نہ کہ باوا کی چارپائی توڑنے کا وقت آیا لہذا کیوں نہ پیترا بدل دیں مگر تمہارے جیسے لونڈوں کو آج بھی اگر آگ لینے بھیجوں

تو لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے۔

جانباز (ہنستا ہے) وہ دن گئے۔ خیر۔ تو مطلب یہہ ہے کہ چاچا کو گانٹھنے کی فی الحال کوئی ترکیب نظر نہیں آرہی ہے۔ (دماغ پر زور دیکر) ہوں کہاں ملیں گے وہ اسوقت۔

دمباز (سوچکر) اسوقت۔ ہونا تو گھر ہی پر چاہیئے یعنی یہہ کہ۔ بیوی کے سامنے بیٹھا ہوا رو دھو رہا ہوگا غریب "اب کھائی تو کھائی اب کھائی تو رام دہائی"۔ یہی ایک کام ہے اس کا۔

جانباز (جاتے ہوئے) اچھا میں لاتا ہوں انہیں گھیر گھار کر اپنے رگڑے میں۔ (وقفہ)

جانباز۔ (پکار کر) چاچا میاں۔

عورت:۔ اندر سے کون؟

جانباز:۔ (پکار کر) چچا دمساز ہیں۔

عورت:۔ (بگڑ کر قریب آتے ہوئے) کون ہے موا بھتیجہ۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں۔

جانباز (مسکرا کر) ارے واہ چچی اماں بگڑی چلی جا رہی ہو۔ چاچا کو کئی دن سے نہیں دیکھا تھا سوچا کہ آج چل کر دیکھ لوں کس حال میں ہیں۔

عورت۔ لو اور سنو موئے باپ نے بچا چھوڑا نو بیٹا گھر گھیر کر کھڑا ہو گیا میں کہتی ہوں دنیا میں اور کوئی کام بھی نہیں ہے تم لوگوں کے پاس۔

جانباز:۔ کام تو بہتیرے ہیں چچی اماں مگر وہ سب ہوتے چاچا کی برکت

سے ہیں۔

عورت:۔ چاچا کا اب اگر نام لیا تو خیریت نہیں ہے تم دونوں کی. خدا خدا کر کے ایک چھوٹی موٹی ملازمت ملی ہے بس آ گئے بہکانے۔

جانباز۔ ملازمت .. دھنس سرا کسی کی منشی گیری کرنے سے تو یہی اچھا تھا کہ ہمارے دھندے میں شریک رہتے۔

عورت:۔ بھاڑ میں گئے تمہارے دھندے جب دیکھو وہ حوالات سے چلے آ رہے ہیں سارے محلے میں ہوئی تھڑی تھڑی مچی الگ اور جان ہلکان ہوئی گھاٹے میں اچھے بھائی بھتیجے ملے جو گھر ہی برباد کرنے پر اُدھار کھائے ہوئے ہیں۔

جانباز:۔ تو کیا پردے میں بٹھانے کا ارادہ ہے چاچا کو۔

عورت:۔ تو اگر اسے پردہ میں بٹھانا سمجھتا ہے تو یہی سمجھ. اب ہاں دیکھو نا کتنی مشکلوں سے تو نوکری ملی ہے وہ تو کہو رحیم بھائی کو ترس آ گیا ہمارے اُوپر انہوں نے نوکری دیدی اپنی دکان پر۔

جانباز:۔ کیا نوکری دیدی کل میں ادھر سے گذرا تھا تو قسمت کو رو رہے تھے چاچا بیٹھے ہوئے اپنی۔ ۶۰۔ ۷۰ روپلی میں آجکل گذر ہو سکتی ہے کسی کی؟ کم از کم منیجر ہوئے ہوتے کسی فرم کے تو یہ کہتا کہ ہاں کوئی آسامی ہاتھ لگی ہے. وہاں تو وہ بل کاٹ کر دیتے ہیں. اور گاہک سے روپیہ لے کر مالک کے بکس میں ڈال دیتے ہیں اتنی بھی گنجائش نہیں کہ دس بیس روپے خود مار دیں۔

عورت:۔ چلو وہ گنجائش تمہیں کو مبارک رہے ارے ہاں دُنیا زمانہ کو لوٹتے چلے جاؤ۔ مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی جس دن دھر لئے گئے۔ اور دھرے جاؤ گے ضرور۔ ارے وہ سلطانہ ڈاکو نہ بچ سکا پولیس سے تمہاری تو بساط ہی کیا ہے۔ میاں صاحبزادے۔

جانباز:۔ (ہنس کر) سلطانہ ڈاکو تو ایک قصہ کی سُرخی ہے چچی اماں خیر خبر مجھے اس سے کیا لینا۔ تو چاچا کاروبار سے لگے ہیں۔ اس وقت دوکان ہی پر ہونگے۔

عورت:۔ خبردار جو اُن سے تم دکان پر گئے۔

جانباز:۔ چچی اماں تمہاری بھی باتیں چاچا سے کم دلچسپ نہیں ہیں۔

(ھنستا ہوا چلا جاتا ہے)

وقفہ سڑک کا شور

جانباز: (پکار کر) اسلام علیک ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر:۔ (بے رخی سے) وعلیکم۔ فرمایئے۔

جانباز:۔ ارے صاحب فرمائش کیا۔ صبح سے یہہ وقت آگیا۔ آپ کا مطب ڈھونڈتے ڈھونڈتے

ڈاکٹر:۔ فرمایئے فرمایئے۔

جانباز:۔ ڈاکٹر صاحب میرے والد کا دماغ خراب ہوگیا ہے اور آپ دماغی امراض کے ماہر ہیں۔ اسلئے میں نے سوچا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ڈاکٹر:۔ کیا علامت ہے پاگل پن کی ان میں۔

جانباز۔ بس جی ہر وقت یہہ کہا کرتے ہیں - بل لو پیسے دو۔ بل لو پیسے دو۔ عجیب مرض ہے۔ آپ شاید میری بات سن کر ہنسیں۔ مگر ہم انکی وجہ سے دن رات رو یا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر:۔ مریض کہاں ہے۔؟

جانباز:۔ ابھی لے آتے ہیں انہیں۔ اگر آپ کہیں جا نہ رہے ہوں۔ تو بس رو ڈ تک آپ کی گاڑی لیجا کر والد کو لے آؤں۔ کل سے ایک رٹ یہی لگائی ہے انہوں نے کہ ڈاکٹر کو گھر پر لے کر آؤ۔ آپ کی گاڑی دیکھ کر وہ آپ کو لینے باہر آئیں گے اور پھر میں انہیں کسی نہ کسی طرح بٹھا کر لے آؤں گا۔

ڈاکٹر:۔ ٹیکسی لے جائیے کوئی۔

جانباز:۔ ٹیکسی لے کر گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب۔ دھوکا کھا کر باہر بھی آگئے مگر گاڑی کا میٹر دیکھ کر بل لو پیسے دو کی صدا لگاتے ہوئے پھر اندر بھاگ گئے۔

ڈاکٹر:۔ (ہنس کر) گاڑی لے جائیے اور لے آئیے انہیں۔

جانباز:۔ بلکہ آپ اپنا ایک Visiting Card بھی دیدیجئے۔ وہ دکھاؤں گا اور کہوں گا ڈاکٹر صاحب باہر کھڑے ہیں۔؟

ڈاکٹر:۔ یہہ لیجئے کارڈ۔

جانباز (جاتے ہوئے) شکریہ ڈاکٹر صاحب (دفعۃً کار اسٹارٹ ہو کر چل دیتی ہے۔ پس منظر میں دھماکے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ساتھ ہی

گاہکوں کا شور بھی ہے۔

دمساز:۔ ارماں بل لو پیسے دو۔ جلدی کرو بھائی صاحب۔ ارماں بل لو پیسے دو۔

جانباز:۔ سیٹھ صاحب پندرہ ہزار کا سامان چاہیئے۔ کہئے کیا کمیشن ملے گا۔

سیٹھ:۔ پانچ فیصد جو سب کو دیتے ہیں وہی آپ کو دیں گے۔ مال کہاں جائے گا۔

جانباز:۔ وہ ڈاکٹر صاحب ہیں نا دماغی امراض کے ماہر اُنکی لڑکی کی شادی ہے۔ اس فہرست کے مطابق پندرہ ہزار کا مال بندھوا کر وہ کھڑی ہے اُنکی گاڑی اُس پر رکھوا دیجئے۔ ارے یہہ دیکھئے یہہ پتہ ہے اُنکا پڑھئے۔ مگر کمیشن طے کر لیجئے پہلے۔

سیٹھ:۔ اچھا تو فہرست کے مطابق مال بندھنے دیجئے۔ کمیشن طے ہوتا رہیگا۔ (پکار کر) یہہ چیزیں پیک کرو۔ سب لوگ جلدی جلدی۔ مال ابھی جاتا ہے۔ چک لائے ہیں آپ ڈاکٹر صاحب کا یا نقدی؟

جانباز:۔ چلے چلئے موٹر پر بیٹھے ہوئے جس نام کا کہئے گا چک لکھدیں گے ڈاکٹر صاحب۔ نقدی کس کے پاس ہو سکتی ہے پندرہ ہزار کی۔؟

سیٹھ:۔ مگر میں دوکان چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں۔

جانباز:۔ کسی نوکر کو بھجوا دیجئے۔ منشی کو بھیجدو میرے ساتھ چک کس نام سے کاٹا جائے گا۔؟

سیٹھ:۔ فرم کے نام پہ کٹوا دینا چیک (پکار کر) منشی جی تم ذرا مال کے ساتھ چلے جانا ڈاکٹر صاحب کے یہاں۔

دمساز:۔ ارماں کون ڈاکٹر صاحب کوئی نام

سیٹھ:۔ یہہ کیا اُن کا ڈرائیور کھڑا ہے۔ اسی کے ساتھ چلے جاؤ۔

دمساز:۔ کون جانباز؟

جانباز:۔ (ہنس کر) ارے چاچا تم۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) یہہ تگڑم کیا ہے پہلے یہہ بتاؤ تم مجھے؟

جانباز:۔ تم نے ادہر نوکری کرلی۔ میں نے ادہر۔ اب عزت دار آدمی تم بھی ہو اور ہم بھی۔

دمساز:۔ ارماں جان بچی لاکھوں پائے۔ چٹنی روٹی ملتی ہے۔ مگر عزت آبرو کی تو ہے۔

جانباز:۔ یہی میں نے سوچا چا۔ جب ایک ہُنر ہے ہاتھ میں تو پھر۔۔۔

دمساز:۔ یہہ یہہ بس بس ہوگئی بات دراز دارانہ، پرانے تذکروں کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے یہاں سیٹھ بدظن ہو جائے تو لگی لگائی نوکری بھی جائے۔ باوا کے تو وہی ڈھنگ ہونگے تمہارے؟

جانباز:۔ وہی۔ بہت سمجھایا۔ بھلا وہ مانتے ہیں کس کی۔

سیٹھ:۔ (آتے ہوئے) سارا مال رکھدو موٹر پر۔ جا رہے ہو نہ منشی جی تم؟ بل لیتے جانا اپنے ساتھ۔

جانباز:۔ میرا کمیشن سیٹھ۔

دسبیھڑ:۔ پک تو آجانے دو۔ لیجانا آکر اپنا کمیشن۔
(دفعۃً موٹر اسٹارٹ ہو کر چل دیتی ہے)
(Change Over)

جانباز:۔ لے آیا ہوں ڈاکٹر صاحب انہیں۔
ڈاکٹر:۔ آپ ہیں۔ ادھر قریب آیئے۔ کیا نام ہے آپ کا؟
دمساز:۔ ارے صاحب بل لیجئے اور پیسے دیجئے میرے نام سے کیا مطلب۔
ڈاکٹر:۔ ہاں ہاں بل لیتے ہیں اور پیسے دیتے ہیں زبان تو دکھایئے اپنی۔
دمساز:۔ صاحب بل لیجئے اور پیسے دیجئے۔ زبان دیکھ کر کیا کریں گے آپ؟
ڈاکٹر:۔ علاج نہیں کرائیں گے آپ تو اچھے کس طرح ہونگے؟
دمساز:۔ علاج؟ ارے صاحب علاج کیجئے اپنے مریضوں کا۔ مجھ سے تو بل لیجئے اور پیسے دیجئے۔
ڈاکٹر:۔ بل بھی لے لیا جائے گا اور پیسے بھی دیدیئے جائیں گے۔ مگر ذرا مجھے مرض کی تشخیص تو کرنے دیجئے۔
دمساز:۔ مرض؟ کیسا مرض؟ میں کہتا ہوں بل لیجئے اور پیسے دیجئے۔
ڈاکٹر:۔ یہہ تو آپ ہر ایک سے کہتے نا؟
دمساز:۔ یہہ تو میرا کام ہی ہے۔ بل دینا اور پیسے لینا۔
ڈاکٹر:۔ بھوک لگتی ہے آپ کو؟
دمساز:۔ لگتی ہے یا نہیں لگی ہے آپ تو بل لیجئے اور پیسے دیجئے۔

ڈاکٹر:۔ دیکھئے آپ میری باتوں کا جواب نہیں دیں گے تو میں پاگل خانہ بھجوا دوں گا آپ کو۔

دمساز:۔ پاگل ہونگے آپ سُنا آپنے۔ میں تو سیدھی بات جانتا ہوں کہ بل لیجئے اور پیسے دیجئے۔

ڈاکٹر:۔ (پکار کر) کمپاؤنڈر ریور کا ایک انجکشن بنانا۔ ہاں تو نام نہیں بتایا آپ نے اپنا۔

دمساز:۔ ارماں میں کہتا ہوں بل لیجئے اور پیسے دیجئے۔ عجب جھنجھٹی ڈاکٹر معلوم ہوتے ہیں آپ۔

ڈاکٹر:۔ (پکار کر) کمپاؤنڈر۔ انہیں بڈ پر پکڑ کر لٹا دو۔

کمپاؤنڈر:۔ بہت اچھا (ڈانٹ کر) آیئے صاحب ادھر۔

دمساز:۔ ارماں خواہ مخواہ یعنی سب کے کہنے میں تم بھی آگئے۔

کمپاؤنڈر:۔ آیئے صاحب بیٹھ جایئے سیدھی طرح ......

دمساز:۔ یہہ تو اچھی زبردستی ہے صاحب۔ بل نہ ادا کرنے کے کیا کیا بہانے بناتے ہیں لوگ بھی۔

کمپاؤنڈر:۔ اس بڈ پر ....

دمساز:۔ (رو کر) واہ صاحب واہ اچھی زبردستی کی بات ہے۔ اچھے خاصے آدمی کو پاگل بنا دیا سب نے مل کر میں کہتا ہوں۔

کمپاؤنڈر:۔ دیکھئے آپ ہلئے نہیں۔

دمساز:۔ ڈاکٹر صاحب آپ کیوں پریشان کر رہے ہیں مجھے میں پاگل

نہیں ہوں آپ کے ڈرائیور نے آپ کے نام سے پندرہ ہزار کا مال
خریدا اور مجھے بل لینے کے لئے یہاں لے آیا۔ یہ بل لیجئے اپنا اور
پیسے دیجئے مجھے۔ اب آپ ہی بتائیے اسمیں پاگل پن کی کیا بات ہے۔
ڈاکٹر:۔ یہ بل کس نے بنایا میرے نام پر۔
دمساز:۔ میں نے بنایا۔ لڑکی کی شادی کر رہے ہیں آپ؟ پندرہ ہزار
کا سامان منگایا ہے آپ نے؟
ڈاکٹر:۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ (گھبرا کر) وہ آپ کا لڑکا تو یہ کہہ رہا تھا۔
کہاں گیا وہ لڑکا جو گاڑی لے گیا تھا میری ۔۔۔ آئیں غائب ہو گیا (وقفہ)
موٹر بھی غائب ہے میری۔
دمساز:۔ ارے صاحب کیسا لڑکا کسکا لڑکا، مجھے کیا معلوم۔
ڈاکٹر:۔ وہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ آپ پاگل ہیں۔ ہر وقت کہا کرتے ہیں بل
لو پیسے دو۔ میں آپ کو دیکھ کر پہلے تو یہی سمجھا کہ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔
دمساز:۔ (غصّہ میں) ارے واہ رے جانباز دے گیا نہ آخر چرکا
کیسا رگڑا دیا ہے۔ پندرہ ہزار کا مال اور موٹر لیکر رفو چکر ہو گیا۔
ڈاکٹر:۔ آپ کو اس کا پتہ نشان تو معلوم ہو گا۔
دمساز:۔ جی نہیں صاحب میں کیا جانوں۔ میں پولیس کو ٹیلی فون کرتا ہوں
(نمبر گھما کر) ہیلو۔ پولیس اسٹیشن۔ فوراً نئی کا ایک کیس ہے فوراً آئیے۔
۔۔۔۔ ملزم تو فرار ہے ۔۔۔۔ جی ہاں ۔۔۔ اچھا ۔۔۔۔ اُسے جانے
نہیں دیا جائے گا۔

ڈاکٹر:۔ آپ رہ گئے۔

دمساز:۔ (رو کر) جناب میرا کیا قصور ہے۔ نہ لینے میں نہ دینے میں۔

ڈاکٹر:۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ چوکیدار اسے جانے نہ دینا۔

دمساز:۔ مگر صاحب۔ واہ بھئی دمباز واہ کیا بیٹا ہے تمہارا۔ اور خوب ہتھکنڈے سکھائے اُسے۔ یعنی کمال کی چال چل کر گیا ہے کمبخت ارے خدا غارت کر دیتا تجھے۔ کیسے جھگڑے میں پھنسا کر چلا گیا مجھے:

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ ایک دو تین سینکڑوں ہنٹر مارتا ہوں ابھی چلکر اُس کے نینا نوبی ہنٹر پر بھول کر پھر ایک سے مارنا شروع کردوں گا تم چلو تو میرے ساتھ۔

دمساز:۔ (انتہائی غصے میں) ارماں بہ بہ بہ بس بس میرے ہاتھ میں ہنٹر نہیں ہے۔ ورنہ اتنے مارتا تمہارے اتنے مارتا۔ میں کہتا ہوں چلے جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے اسوقت۔ ورنہ مار ڈالوں گا خون پی لوں گا چھاتی پر سوار ہو کر۔

دمباز:۔ بات بھی ہے خون پی لینے والی۔ سچ تو یہہ ہے کہ تم جو کچھ کہو وہ سر آنکھوں پر۔ لیکن اب کیا کیا جائے کر بیٹھا وہ لونڈا پن۔

دمساز:۔ ارماں لونڈا پن ہے یہہ پہلے تو لے گیا مجھے ڈاکٹر کے یہاں پھانس پھونس کر اور۔۔۔۔ اور۔۔۔

دمباز:۔ ہاں ہاں لے گیا۔ میں کب کہتا ہوں کہ نہیں لے گیا۔ اور وہ ڈاکٹر بھی ایسا چونگھٹ کہ تمیز ہی نہیں کرسکا آیا پاگل ہو بھی یا نہیں اتنی

دیر ہیں گو گیا وہ اپنا کام۔

دمساز:۔ بس خدا پناہ میں رکھے تم باپ بیٹوں سے۔

دمباز:۔ مگر میری سمجھ میں یہہ نہیں آتا کہ تمہارے ساتھ دوسروں کی عقل کیوں ماری جاتی ہے۔ یعنی یہہ کہ تم تو ہو ہی مانے ہوئے بیوقوف جدھر سے بھی کوئی دیکھے تمہیں چاہے چہرے کی طرف سے چاہے پیٹ کی طرف سے ایک نظر میں کہدیگا کہ آدمی پورا بدھو ہے پھر آخر دوسرے چرکہ کیوں کھا جاتے ہیں؟

دمساز (تعجب سے) چرکہ کیوں کھاتے ہیں۔؟ ارماں چرکہ دیتے ہو جب کھاتے ہیں۔

دمباز:۔ تو گویا دینے والا تو ٹہرا گنہگار اور کھانیوالا؟ اس کا کوئی قصور ہی نہیں ہوا یعنی یہہ کہ ....

دمساز:۔ اور کیا دو طرفہ مار ہے میرے اوپر تو۔

دمباز:۔ یہہ ہوئی معاملہ کی بات۔ بھئی ہم تو بھیج ہی رہے ہیں اپنے اوپر لعنت ملامت مگر پبلک کو بھی تو چاہیئے ہم تو تمہاری دعا سے پکچر ہیں کہیں آئے ہی نہیں صاحب معاملہ ہوتے ہو تم اور تمہیں سے لوگ چرکا کھا جاتے ہیں۔

دمساز:۔ یہہ بھی ٹھیک کہتے ہو ارماں ذرا سا تمہارا تبایا ہوا رگا دیتا ہوں اور کھا جاتے ہیں لوگ چکمہ (زور دیکر) لیکن بنیاد تو تم ہی دونوں ہو باپ بیٹے۔

دمباز:۔ پھر وہی باپ بیٹے۔ میں تو تم جانتے ہو توبہ کرچکا تھا۔ بلکہ اُس دن تمہاری خاطر جانباز سے جھائیں جھائیں بھی ہوئی۔ میں تو بھائی ہی بنا کر رکھتا۔ تمہیں یہہ عہد تھا میرا اگر لونڈے کی ضد وہ نہ مانا کسی طرح صرف چند گھنٹوں کے لئے مانگ کرلے گیا تھا تمہیں۔

دمساز:۔ میں گویا بھاڑے کا ٹٹو تھا جو دے بھی دیا تم نے۔

دمباز:۔ بھئی واہ پیار میں بگڑے ہوئے لڑکے کی نازبرداریاں تو تم جانو کرنا ہی پڑتی ہیں (زور دیکر) اور میں تو کہتا ہوں کہ غلطی ہوئی مجھ سے۔ بھول ہوئی خطا ہوئی۔ جو سزا دو وہ منظور اور اُسکو تو مارے ہنڑوں کے فرش کئے دیتا ہوں ابھی وہ تو چاچا کہکر تمہارے قدموں پر نہ گرے تو جانباز کا باپ نہ کہنا مجھے۔

دمساز:۔ ارماں اب فرش کردیا غالیچہ یہاں تو برباد ہی ہو چکے۔ اچھی سی وہ جو ملازمت ملی تھی سیٹھ کے یہاں وہ بھی گئی ہاتھ سے۔

دمباز:۔ چلا تو تمہارے پاس سے سب کچھ گیا بقول تمہارے عزت گئی آبرو گئی نام گیا نہ نشان گیا اس ہلے میں وہ جو ایک ملازمت ملی تھی۔ ارے ہاں اور کیا ملازمت کا تو کچھ مفہوم ہی اور ہے۔ ملازمت کا مطلب تو یہہ ہے کہ آدمی صاحب اختیار ہو جیسے تھانہ کے حوالدار صاحب جو آدمی کی کمر میں رسی باندھ دیتے ہیں۔ تم تو بل لو پیسے دو۔ بل لو پیسے دو۔ یہہ صدا لگایا کرتے تھے بیٹھے ہوئے اسی آواز کی خاطر پاگل بنے پکڑے گئے۔ حوالات میں بند ہوئے ایسی ملازمت رہی تو کیا اور چلی گئی تو کیا۔

دمساز:۔ ارماں تو یہہ کہنا ہی مخدوش تھا میرا۔ گویا کہ واقعی پاگلوں کی طرح سے چلایا تو کرتا تھا۔ مگر گھر کے خرچ پانی کے لئے بھی تو چاہیئے کچھ آخر۔

دمباز:۔ خرچ پانی کی تکلیف تو نہ تمہیں کبھی ہوئی ہے نہ ہو گی۔ سو سوا سو کے قریب تو یہی پڑا ہے اسوقت میری جیب میں۔ ہزار بارہ سو کا انتظام ابھی کئے دیتا ہوں۔

دمساز:۔ واللہ۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ تعجب اس طرح ہو رہا ہے جیسے میں نے کوئی نئی بات کہدی۔ اس رقم کو تو چپکے سے چل کر گھر میں دیدو اور پھر چلو میرے ساتھ۔

دمساز۔ ارماں وہ فیل مچایا ہے اس نے اس مرتبہ کہ جان چھڑانا مشکل ہوگئی۔ تم تو جانتے ہو کیسی جھگڑالو عورت ہے وہ۔

دم باز:۔ یہ گڈی تھما دوگے نہ لیجا کر جبوقت بس سارا جھگڑا ختم ہو جائیگا۔

دم ساز:۔ مگر بھئی لے۔ ارماں اب کوئی اور رنگا دگا تو نہیں دے رہے ہو۔ بیوقوف آدمی سمجھ کر مجھے۔

دم باز: یعنی ساری رام کہانی سن چکے۔ لونڈے کو آدھ مرا کرنے کے بعد بھی اگر میرے قول و فعل پر تمہیں یقین نہ آئے تو اب اس کا میرے پاس کیا علاج ہے۔

دم ساز:۔ ارماں کہیں ایسا کرنا بھی نہ وہ تو بقول تمہارے بچپن میں

کر بیٹھا ایک بات ۔ لونڈا وہ جیسا تمہارا ویسا میرا در گذر کیا میں نے۔

دمباز:۔ یہہ تو شرافت ہے تمہاری ایمان کی بات تو یہہ ہے ورنہ منہ توڑ دیتا تمہارے ہاتھ میں اور رکھتا جھوڑ کر رکھدو بدمعاش کو ۔

دمساز:۔ ارماں بچہ ہے ۔ میرا ہاتھ اُسپر اٹھ سکتا تھا بھلا ہاں تو چلنا کہاں ہے اب ۔

دمباز:۔ یہہ روپے دے آؤ گھر میں جاکر پہلے ۔ اور پھر باہر اکھٹے جانا ہزار بارہ سو کی گڈی لیکر ۔

دمساز:۔ ارماں ہزار بارہ سو کی گڈی لیکر کبھی گھر میں گئے ہیں وہ تو اُدہر ہی سے چلے جاتے ہیں بڑے گھر ۔ تگڑم اگر بنانی ہو کوئی تو میں ہوتا ہوں نو دو گیارہ ۔

دمباز:۔ بھئی تگڑم وگڑم کچھ نہیں ہے ۔ وہ تو اک وقت ہوا کرتا ہے ہر بات کا بازار ہے جو چیز غائب ہوئی اسی کے ساتھ ہم بھی لاپتہ ہو گئے ۔ اور اندر ہی اندر ہڑپ کرتے رہے ۔ اس چیز کو پچھلے دنوں پان چبانے کا لگا دیا ۔ تو شہر بھر میں بلوں بلوں مچ گئی ۔ اسی طرح کبھی کبھی سگریٹیں پینے لگے ۔ آٹا کھانے لگے شکر پھانکنے لگے ۔

دمساز (بات کاٹ کر) ہاں ہاں گویا ہر فن مولا ہو ۔ جو چیز غائب ہو ۔ اُسے تم ہی کھا پی کر چٹ کر جاتے ہو ۔

دمباز:۔ اگر حالات اعتدال پہ ہوئے تو میلوں ٹھیلوں میں جیب تراشی تو ہے ہی اپنا دھندا ۔

دمساز:۔ ہاں وہ تو بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ہمارا۔ لونڈے کو بھی سکھا دیا ہے یہ کرتب۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ سکھانے کو تو کیا تم سے نہیں کہا کئی بار کہ یہہ ہنر لے لو مجھ سے ورنہ مر مرا گیا تو یہہ فن میرے ساتھ قبر کے اندر چلا جائیگا۔ مثلاً ابھی بازار لے جاکر تمہاری بسم اللہ کراتا ہوں۔ دو جیبوں کے بعد تیسری جیب کاٹوگے تو تمہیں تک احساس نہوگا۔

دمساز:۔ ارمیاں لعنت بھیجو۔ واہ بھئی واہ۔ اس طرح اگر ہزار بارہ سو کی گڈی پکڑا رہے ہو مجھے تو یہہ بہانہ واپس لے لو اپنا۔

دمباز:۔ اس وقت تو بات دہرا رہا تھا۔ اب تو تم ہمکاری بھی بھرو تو میں کان پر ہاتھ دھر لوں گا۔ اصل میں بساط خانے کا کچھ سامان خرید لیا ہے وہ بیچ کر بیچیں گے وہاں۔

دمساز: (خوش ہوکر) واللہ۔ یعنی اسکو کہتے ہیں گویا کہ معزز پیشہ۔

دمباز:۔ مانتے ہونا۔ یعنی یہہ کہ کچھ جھنجھنے، کچھ غبارے، کچھ کھلونے کچھ ربڑ کے بوے اور بہت سی الم غلم چیزیں۔ جہاں کسی باپ یا ماں کو دیکھا۔ معہ دو چار عدد اسکی اولادوں کے بس صدا لگانی شروع کردی۔

دمساز:۔ وہ صدا لگانے والا جھگڑا یہاں بھی ہے۔ ارمیاں پھر نہ کوئی شگوفہ کھل پڑے۔

دمباز۔ (ہنس کر) ہاں جی دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ تم شک کرو تو کچھ بیجا نہیں ہے۔ مگر اعتبار تو تم نے میری اولاد پر سے اُٹھایا ہے نا۔ کہ میرے اُوپر سے

دمساز:۔ یار دل کچھ پانچ کرتا ہے۔ نمعلوم کونسی بگڑم سوجھ جائے تمہیں عین وقت پر ارے ہاں بھروسہ تو تمہارا بھی نہیں ہے کچھ۔

دمباز:۔ بس جی اتنو بھروسہ ہی بھروسہ ہے۔ وہ آج نہیں ہے تو کل ہو جائے گا۔ جب ساری باتوں سے توبہ کر چکے ہیں۔ تو اب اتماد ہی بحال کرنا باقی رہ گیا ہے۔ چلو بازار سے بساط خانے کا تھوڑا بہت سامان خرید کر چلتے ہیں۔

(change over)

(میلہ کا شور و غل اور دم ساز کی صدا برابر جاری رہے گی)

دم ساز (لحن کیساتھ)۔ اہاہا۔ یہ لٹو یہ ٹٹو یہ جھنجھنا اور یہ غبارہ، یہ فوارہ، یہ ٹیارا، آیئے آیئے ہر ایک چیز ایک آنے میں ارماں لڑکا رو رہا ہو، ضد کر رہا ہو۔ مچل گیا ہو، سرکتا نہ ہو اپنی جگہ سے قدم نہ اٹھاتا ہو۔ سُنا آپ نے۔ گود میں نہ آتا ہو۔ تو صرف چار پیسے میں یہ کھلونا خرید کر لے جایئے۔ اس کے لیے بہل جائیگا انشاءاللہ۔

دمباز:۔ (رازدارانہ) بہت ہوشیاری سے۔ بہت ہوشیاری سے (بلند آواز سے) ہاں ہاں دے دو کھلونا بچے کو لے لٹو ٹٹو والے

دمساز:۔ یہ لٹو، یہ ٹٹو، یہ جھنجھنا۔

دمباز:۔ (رازدارانہ) ہاں ہاں شاباش۔

جانباز:۔ (ہنس کر) آواز خوب لگاتے ہو چاچا میاں زندہ باد۔ یہ رقم جمع کرتے جاؤ میری۔

دمساز۔ (گھبرا کر) ارماں لے لے بھائی دم باز۔ یہ دیکھو آگیا ہے بدمعاش۔

دمباز:۔ دینا تو۔ ہے کوئی ہنٹر ونٹر ابھی کھال ادھیڑ کر رکھے دیتا ہوں۔

دمساز:۔ ہائیں ہائیں۔ ارماں میلے میں ایک اور ہنگامہ کھڑا کر دوگے۔ یہ لٹو، یہہ ٹوٹ، یہہ چھٹو۔ (جانباز سے) ابے بھاگ بھاگ ورنہ پٹ جائے گا۔ اس وقت باپ کے ہاتھ سے۔

جانباز:۔ تم تو چاچا میاں بس رقمیں جمع کرتے چلے جاؤ۔ یہہ گڈی اور رکھو پانچ پانچ کے نوٹوں کی۔

دمساز:۔ ارماں تو یہہ آخر معاملہ کیا ہے آسمان سے ٹپک رہے ہیں نوٹ۔

دمباز:۔ لے بابا تم اپنا کام کئے جاؤ، لٹو ٹٹو کیا کہہ رہے تھے۔

دمساز:۔ ہاں۔ یہہ لٹو۔ یہہ ٹٹو یہہ چھٹو۔ مگر صاحب کمال ہے یہ بھی۔

جانباز:۔ یہہ لینا چاچا۔

دمساز:۔ وہ دیکھئے کمال پر کمال ہوتا چلا جا رہا ہے۔

دمباز (ڈانٹ کر) یعنی یہہ کہ پھر وہی گدھا پن تم اپنی صدا لگاتے چلے جاؤ۔

جانباز:۔ یہہ لینا چاچا ۔
دم ساز: ہاں لاؤ بھتیجے ۔ آج تو معلوم ہوتا ہے قارون کے خزانے پر ہاتھ پڑ گیا ہے تمہارا ۔
دمباز: (ڈانٹ کر) یعنی یہہ کہ پھر وہی گدھا پن تم اپنا کام کئے جاؤ ۔ دوسرے کے معاملات میں دخل در معقولات ۔
جانباز:۔ یہہ لینا چاچا ۔
دمباز:۔ ہاں ہاں صدا لگاؤ جی گاہک آرہے ہیں ۔
دمساز: یہہ لٹو، یہہ ٹٹو ۔
جانباز:۔ لینا چاچا ۔
دمساز:۔ ارمیاں صدا کیا لگائیں ۔ ہمارا لونڈا جب صدا لگانے دے تب نا؟
جانباز:۔ لینا چاچا ۔
دمساز:۔ ہاں لیجئے (غصہ میں) ارماں اب صدا لگاؤ تم میں تو رتیں لیتا جاؤں گا ۔ پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ۔
نو وارد ۔ یہہ دینا بڑے میاں بچے کو ایک غبارہ (بچہ سے) ہاں اور کیا لوگے بیٹے ؟ یہہ اچھا یہہ بھی دینا ایک لٹو ۔
دمساز:۔ ہاں لٹو لیجئے چاہے ٹٹو لیجئے چاہے چٹو لیجئے ۔ (صدا لگا کر) یہہ لٹو، یہہ ٹٹو یہہ چٹو (دیتے ہوئے) لینا بیٹا یہہ لٹو ۔ اور کچھ میاں صاحب ۔

نووارد:۔ بس جی اور تو کچھ ہے بھی نہیں تمہارے پاس ۔ کتنے پیسے ہوئے ؟

دمساز:۔ دو آنے ۔

نووارد:۔ ریزگاری ہے ! دس کا نوٹ ہے میرے پاس ۔ (وقفہ) (گھبراکر) آئیں ۔ ذرا اُتر نا تو بیٹے گود سے ۔ کہاں ہو گیا ۔ ایکدم اتنی جلدی ۔

دمساز:۔ کیا ہوا کیا ؟

نووارد:۔ جیب کاٹ لی کسی نے ۔ پورا استر صاف کر دیا۔

دمساز (تعجب سے) اچھا ۔ ارماں سنتے ہو ۔ کہاں گئے (پکار کر) دمباز دمباز آئیں باپ بیٹے دونوں غائب ۔

نووارد (چلاکر) پولیس بُلانا پولیس ۔ پولیس ۔ پولیس ۔

آوازیں:۔ کیا بات ہے ، کیا بات ہے ، جیب کٹ گئی ؟ کس نے کاٹی ایسی بھیڑ بھاڑ میں ہوشیار رہنا چاہئے ایسے لوگوں سے ۔

نووارد:۔ کھڑا ہوا بچے کیلئے کھلونے خرید رہا تھا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آواز:۔ یہیں ۔ اسی جگہ ؟ ۔

نووارد:۔ اسی مقام پر ۔ اسی جگہ ۔ وہ جا رہا ہے پولیس والا ۔ (پکار کر) سپاہی ، سپاہی ، کانسٹبل ۔ ۔ ۔ ۔ بھئی جیب کٹ گئی میری ۔ دو کھلونے لئے میں نے اس بوڑھے سے ۔ پیسے نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو رقم غائب ۔ یہ دیکھو پورا استر ہی صاف ہے ۔

سپاہی:۔ اور گھڑا تھا آپ کے پاس!

نو وارد:۔ بچّے کو میں گود میں لئے کھڑا تھا اور اس بڈھے سے کھلونے لے کر دے رہا تھا۔

دمساز:۔ میں تو گیا بھی نہیں آپکے قریب۔ یہ تو میلہ ہے صاحب یہاں ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔

سپاہی:۔ کتنی دیر سے کھلونے بیچ رہے ہو تم؟

دمساز (گھبرا کر) سپاہی صاحب۔ بات یہ ہے سپاہی صاحب (رُک کر) ارماں کیا باتیں میرے لئے تو۔۔۔۔۔ بات یہ ہے سپاہی صاحب گڑ بڑ اہیسا پھنسا ہے۔ میرے گلے میں نہ اگلتے بنے نہ نگلتے۔

سپاہی:۔ کیا بات ہے صاف صاف بتاؤ کتنے کا سودا بیچا ہے ابھی تک۔

دمساز (بھولے پن سے) سودا؟ سودا سپاہی صاحب یہ دیکھئے یہ دیکھئے بس یہی روپے دھیلی سے زیادہ کا روزگار نہیں ہوا۔

سپاہی:۔ اور یہ رقم؟ نوٹ کہاں سے آئے تیرے پاس کھلونے دے دے کر بہلا رہا تھا لوگوں کو۔

دمساز:۔ (رو کر) ارماں میرے پاس قینچی نہ اُسترا اُتنا آپ نے جیب کیا اپنے دانتوں سے کاٹ رہا تھا۔ سپاہی صاحب۔ بھئی ایسے بھی باپ بیٹے نہ دیکھے ہونگے کسی نے پکار کر ارے او دمساز خدا تجھے غارت کردیتا۔ ہزار بارہ سو کی گڈّی تو پکڑا دی مگر اب سے

لیکر گھر کیسے جاؤں ؟

سپاہی :۔ بڑے گھر چلو پہلے۔ بیچنے آیا تھا کھلونے اور کاٹتا پھرتا تھا جیبیں ؛

دمباز:۔ یعنی یہ کہ اب نہ کچھ کہنے کی ضرورت ہے نہ سُننے کی نیٹی جیٹی کے پل پر سے سمندر میں پھاندے پڑتے ہیں دونوں۔ ارے ہاں قصہ تو ختم ہو کسی طرح روز روز کا۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) ڈوب مرو تم۔ جان دو تم اپنی۔ یہ بھی اچھی رہی واللہ کہ تمہارے جیسے تگڑی کے ساتھ سمندر میں چل کر ڈوبوں۔ زندگی تو عذاب تھی ہی گویا کہ اب عاقبت بھی خراب کر ڈالوں تمہارے ساتھ۔

دمباز:۔ بھئی میرا مطلب تو یہ ہے کہ کسی کل اونٹ بیٹھ جائے۔

دمساز (غصہ میں) ارماں تو کس طرح بیٹھے اور کیونکر بیٹھے کوئی حد اور انتہا بھی ہے تمہارے چرکوں کی۔ ہر روز ایک نئی تگڑم ہر دن ایک نیا جھانسا آدمی بشر ہوں میں بھی کہاں تک کھاتا چلا جاؤں گا چکمے۔

دمباز:۔ (ہنس کر) یعنی یہ کہ چکموں کا اب زمانہ ہی کہاں رہا۔ وہ تو ایک رت تھی جو ختم ہو گئی۔ یاد ہے وہ زمانہ کرائے کی برات لے کر پہونچے تھے سیٹھ کے ہاں کتنا جہیز ہاتھ لگا تھا باپ رے باپ۔

دمساز:۔ ہاں ہاں یاد ہے ارماں لعنت بھیجو اُس واقعہ پر دولہا بچہ نے کچھ پیسے زیادہ مانگے تو دو ہاتھ رسید کرا دیئے اس کے.

دمباز:۔ کرائے کا تو تھا ہی وہ۔ (ٹھنڈی سانس لیکر) آہا ہا کیا زمانہ تھا وہ بھی دمساز۔

دمساز:۔ ارماں وہ وقت یاد آجاتا ہے تو دل لرزنے لگتا ہے میرا۔

دمباز:۔ تمہارا دل لرزنے لگتا ہوگا. مجھے تو وہ شعر یاد آجاتا ہے کیا ہے وہ۔ (یاد کرکے) ہاں۔

آتا ہے یاد مجھ کو گذرا ہوا زمانہ
وہ جھاڑیاں چمن کی وہ میرا آشیانہ

دمساز:۔ اب یہ وچا ہے جھاڑیاں آرہی ہوں یا چمن میں کسی معاملہ میں ساتھ نہیں دونگا تمہارا۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ پالے پوسے لونڈے کو عاق کئے دیتا ہوں ابھی تمہاری خاطر گھر سے نکال باہر کئے دیتا ہوں. کوئی اولاد ہوتی تمہارے تب سمجھتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں.

دمساز:۔ ہاں ہاں سمجھ رہا ہوں ارماں خوب سمجھتا ہوں تمہاری باتوں کو.

دمباز:۔ اچھا تو آؤ آج جو کچھ منہ سے نکلا ہے وہ کرکے دکھا ہی دوں نہیں۔

دمساز:۔ یہہ جھانسا دو اب کسی اور کو جاکر.... ہاں۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ مرد کی زبان ایک ہوتی ہے یا دو.... آؤ

سے چلے آؤ میرے ساتھ ... (بازار کا غل شور) آج سے نہ وہ میرا لڑکا نہ میں اس کا باپ۔ ارے ہاں چچا کو گھسا دینے کا مطلب بھی ہوا کہ باپ کو انگلیوں پہ نچایا۔ ابھی مزا چکھاتا ہوں اُسے اس روز کی حرکت کا۔ جیب کاٹی اس نے اور پکڑے گئے تم۔

(بازار کا شور و غل بڑھ جاتا ہے)

دمباز:۔ میں نے کہا ذرا ادھر نظر میں رکھنا اگر یہیں کہیں مل گیا۔ تو بس دے دیں گے گردن میں ہاتھ۔

دمساز:۔ ارماں کیوں بھرے بازار میں فضیحتہ کرواؤ گے۔ جو کچھ کہنا سننا ہے گھر پر کہنا چل کر۔

دمباز:۔ میری تو آنکھوں میں اس روز سے خون اُترا ہوا ہے۔ جب سے اُس نے تمہیں چرکا دیا۔ اور پھر لطف یہ کہ دیتا ہی چلا گیا ایک کے بعد دوسرا۔ دوسرے کے بعد تیسرا۔

دمساز:۔ (غمگین بن کر) ارماں تمہیں دیکھ لو دمباز۔ سچ کہنا تمہارا لونڈا نہ ہوتا تو ....

(بازار کا غل شور میں موٹر اکدم بریک لگا کر رکتی ہے دوسرے لوگوں کی آوازوں کیساتھ دمساز بھی اکدم چلّا پڑتا ہے۔

دمساز۔ ارررر مارڈالا مارڈالا مارڈالا۔ ارماں کسی کا بچہ آگیا موٹر تلے۔

دمباز (وقت سے فائدہ اٹھا کر اکدم چلّاتے ہوئے) یعنی یہہ کہ

برباد ہوگیا میں۔ لٹ گیا میں۔ مار ڈالا میرے بچہ کو۔ خون کردیا میری اولاد کا۔

دمساز:۔ (گھبرا کر) ارماں آئیں آئیں آئیں۔

دمباز:۔ آئیں آئیں کیا کر رہے ہو یعنی یہہ کہ بھتیجا آگیا تمہارا موٹر کے نیچے۔ جانباز کا چھوٹا بھائی۔ (بے چین ہوکر) ہائے ہائے میں تو مرگیا۔ میں تو برباد ہوگیا۔ یعنی یہہ کہ غضب ہوگیا بھائی دم ساز۔

دمساز:۔ ارماں صبر تو کرو ذرا۔ یہہ جانباز کا چھوٹا بھائی کہاں سے آگیا۔

دمباز:۔ (روتے ہوئے) بھئی اُس فقیر کی دعا سے اللہ نے دیا تھا۔ بس غلطی یہہ ہوگئی کہ اُسکی تاکید کے خلاف ۵ اسال پہلے اُسے گھر سے باہر نکال لائے جسکا نتیجہ آج دیکھ لیا اپنی آنکھوں سے۔ بس مرگیا میں برباد ہوگیا۔ (لوگوں کی گہماگہمی)

آواز ۱:۔ بھئی یہہ موٹر والے بھی غضب کرتے ہیں ایسی اندھا دھند گاڑی چلاتے ہیں۔ نہ جانے کس غریب کا بچہ تھا۔ پہیے کے نیچے دب کر مرگیا۔

آواز ۲:۔ ہر روز کوئی نہ کوئی موٹر کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

آواز ۳:۔ نہ معلوم تھا کس کا بچہ؟

آواز ۴:۔ وہ کیا رو پیٹ رہا ہے باپ سڑک پر لیٹا ہوا۔

(دمباز کی آہ و زاری فیڈ اِن ہوتی ہے)

دمباز:۔ ہائے ہائے زندگی میں مار ڈالا مجھے یعنی یہہ کہ اپنے بھتیجے کو اٹھا تو لاؤ جاکر اُس مجمع سے۔

دمساز:۔ ارماں بلائے ناگہانی ہے یہہ اور کیا کہا جائے اِسے؟
(جاتے ہوئے) بیٹھے بیٹھائے ایک مصیبت آگئی سر پر۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑا بھائی میرے۔ کمر توڑ دی میری۔ موٹر کا پہیا چلا دیا میرے سینے پر۔

{دمباز کی آواز فیڈ آؤٹ ہوتی ہے۔۔ مجمع کی گہما گہمی اور لوگوں کی آوازیں قریب ہوتی ہیں}

سپاہی:۔ نمبر کیا ہے آپ کی گاڑی کا۔ لائسنس کہاں ہے اِسکا؟

صاحب:۔ ہاں یہہ لیجے کتاب I am really Very Soarry
محض اتفاق تھا ورنہ میں تو بہت احتیاط سے Drive کرتا ہوں۔

آواز ۱:۔ یہی جاتی ہے صاحب بھول چوک باپ کو کچھ دے دلاکر معاملہ رفع دفع کیجئے۔

صاحب:۔ ہاں ہاں ضرور۔ کہاں ہے بچہ کا باپ؟

دمساز:۔ ارماں مجھسے کہئے نہ میں چچا ہوں لونڈے کا باپ کا تو خاتمہ ہی کر دیا آپنے خون کرکے۔

صاحب:۔ خون؟ آپ میرے بزرگ ہیں ایسا تو نہ کہئے۔ میں بڑا شرمندہ ہوں واقعی غلطی ہوگئی مجھسے۔ آپ موٹر پر تشریف رکھئے میں بچے کو ابھی اسپتال لئے چلتا ہوں۔ زیادہ چوٹ آجانے کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا ہے۔

دمساز:۔ (تعجب سے) مرا نہیں ہے ابھی؟ ارماں پھر تو ....

(پُکار کر) دمباز اے بھائی دمباز (جاتے ہوئے) مرا نہیں ہے ابھی لونڈا زندہ ہے۔ کیا سمجھے۔ وہ تو کہو کسی شریف آدمی کی گاڑی تھی جو اُس نے فوراً ہی روک بھی لی ورنہ ایسے موقع پر تو صاحب اکثر لوگ نو دو گیارہ ہو جاتے ہیں لے وہ دیکھو خود ہی آ گئے بیچارے موٹر لیکر (آہستہ سے) ارماں اے وہ تو خیر جو کچھ ہُوا سو ہوا مگر آدمی شریف معلوم ہوتے ہیں یہ۔ میں نے کہا وہ بچہ بھی ہے موٹر کے اندر؟۔

صاحب:۔ وہ تو اب میرا بچہ ہے صاحب اسوقت جو میرے دل کی حالت ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ یہاں تو قلع قمع ہو گیا صاحب کہیں مر مرا گیا تو کس کے سہارے زندگی کے دِن گذاروں گا۔

دمباز:۔ ارماں کیا واہیات بات ابھی اچھا ہوا جاتا ہے چھٹی بجاتے

صاحب:۔ ارے صاحب جو معاوضہ کہئے میں دینے کو تیار ہوں بڑے سے بڑا ڈاکٹر اسکا علاج کرے گا۔ (زور دیکر) میں ہر خدمت کے لئے تیار ہوں (شرمندگی سے) بس وہ کچھ چوک ہی گیا میں۔

دمباز:۔ ہاں ہاں صاحب، اور کیا آپ ایسا شریف آدمی جان بوجھ کر پہیا چلا دے گا کسی کی گردن پہ۔ ارماں بیٹھو نہ موٹر پر۔

دمباز:۔ (غمزدہ آواز میں) یعنی یہ کہ کیا بیٹھیں جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو ہی گیا۔

دمساز:۔ ارماں بھلا چنگا تو بونڈا ہے تمہارا۔ ابھی اُس میں بگڑا کیا ہے

صاحب:۔ جی ہاں بالکل اچھا ہے لڑکا آپ کا۔ آیئے تشریف رکھیے موٹر پر۔

دمساز:۔ ٹھہرو راستے میں جانبازہ کی چچی کو بھی ساتھ لینگے۔ بچہ کی تیمارداری کیلئے

دمساز:۔ بھئی چچا ہو جو مناسب سمجھو وہ کرو۔ میرے ہوش و حواس تو ٹھکانے ہی نہیں۔ (موٹر پر بیٹھتے ہوئے) ہائے میرا بچہ (پکار کر) ننھے آنکھیں کھولو بیٹا۔ ارماں دم درود کچھ بھی تو نہیں ہے بونڈے میں۔

دمساز:۔ آپ چلایئے۔ گاڑی صاحب۔ یہہ تو باپ کا دل ہے جتنا نہ روئیں ہیں کم ہے۔

(موٹر اسٹارٹ ہو کر چل دیتا ہے)

(وقفہ)

دمساز:۔ ذرا اس گلی میں موڑ دیجئے گا گاڑی سُنا آپ نے بچہ کی چچی کو بھی ساتھ لے لیں۔ بعد میں سُنے گی یہہ خبر تو سر پیٹ لیگی اپنا۔

صاحب:۔ ہاں ہاں ضرور۔ اس گلی میں موڑ دوں۔

دمساز:۔ بس بس یہی سامنے والا گھر، ہاں روک دیجئے یہیں۔ (وقفہ) (پکار کر) ارماں میں نے کہا سُنتی ہو۔ اے

بیوی:۔ (زور سے) کہو کہو کیا بات ہے۔ کھڑی کرلی مصیبت پھر۔؟

دمساز:۔ ارماں سنو تو پہلے بات۔ جانباز کا چھوٹا بھائی کچل گیا موٹر سے۔ دمباز کا لڑکا۔

بیوی:۔ اے ہوش میں آؤ ذرا۔ اس کے اب دوسرا لڑکا کہاں سے آگیا۔

دمساز:۔ یہ سب فرصت کے وقت پوچھنا بڑا لمبا قصہ ہے۔ جلدی سے موٹر پر آکر بیٹھ جاؤ بچّہ کے پاس اسپتال چل رہے ہیں۔

بیوی:۔ اسپتال تو چل رہے ہو۔ کوئی چھل فریب نہ ہو نگوڑا جو بعد میں بندے بندے پھریں۔

دمساز:۔ ارماں بیٹھو جلدی سے۔ کھلی ہوئی مصیبت ہے یہ چھل فریب کیسا۔ ہاں صاحب چلائیے گاڑی۔ اب سواری بیٹھ گئی۔

(موٹر چلدیتا ہے)

بیوی:۔ کچل کیسے گیا آخر۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ شدنی تھی۔ غم لکھا تھا ایک قسمت میں۔ وہ پورا ہوکر رہا۔

بیوی:۔ برا نہ ماننا دمباز۔ ہر روز کی ہوی دھوکا دھڑی، چھل فریب۔ بچّہ پر ہائے پڑ گئی سب کی۔

دمباز:۔ اور آج ہمیں نے توبہ کی تھی۔ ہم دونوں نے کیوں بھائی دمساز

دمساز:۔ ارماں ہاں جا رہے تھے۔ جانباز کا قلع قمع کرنے اور ہو گیا اس غریب کا۔ بھئی اپنی مصلحت وہی خوب سمجھتا ہے۔

بیوی :۔ اس لڑکے کا تو تم نے کبھی ذکر بھی نہیں کیا تھا۔

دمباز :۔ ذکر تو میں ابھی پندرہ برس تک اور نہ کرتا جانباز والا قصہ ہے اس کے ساتھ بھی یعنی یہ کہ ۔

بیوی :۔ اچھا اچھا۔ وہی تو میں ان سے کہہ رہی تھی کہ جانباز کا چھوٹا بھائی کہاں سے آگیا۔

دمباز :۔ ارماں کہہ تو رہی تھیں ۔ مگر بات تبلائی جاتی ہے موقع محل سے ۔ میں نے کہا کونسے ڈاکٹر کے یہاں جا رہے ہیں آپ ؟

صاحب :۔ ایک بڑا ڈاکٹر ہے انکے گھر پر چل رہے ہیں ۔

دمباز :۔ یعنی یہ کہ مجھے تو آپ یہیں ڈراپ کر دیں اگر اسکی کچھ ٹانگ دانگ کاٹی گئی تو میں نہیں دیکھ سکوں گا ۔

صاحب :۔ نہیں نہیں آپ چلئے ۔

دمباز (زور دے کر) ۔ بابا باپ کا دل ہے ۔ میں نہیں دیکھ سکوں گا بچّے کے چچا بھی ساتھ ہیں اور چچی بھی میری ضرورت ہی کیا ہے ۔ اب ۔

دمباز :۔ ارماں ٹھیک کہہ رہے ہیں بھیّا تار دیجئے انھیں صاحب بڑے کچّے دِل کے انسان واقع ہوتے ہیں ۔

صاحب :۔ جیسی آپ کی مرضی ورنہ میں تو چاہتا تھا یہ لیجئے (موٹر رُک جاتی ہے) سو سو کے پانچ نوٹ رکھ لیجئے ۔ بچّہ کیلئے میری طرف سے کچھ کھلونے وغیرہ خرید کر رکھئے گا ۔ میں بچّے کو لے کر ابھی آتا ہوں ۔

دمساز (سمجھاتے ہوئے) ارماں دل کو سنبھالے رکھنا اپنے بچہ ماشاءاللہ اچھا ہے تمہارا بالکل رونا پیٹنا نہیں گھر پر بیٹھ کر۔ ہاں چلئے صاحب (موٹر چلدیتی ہے)

بیوی:۔ اللہ خیر کرے۔

دمساز:۔ گھبرانے کی بات نہیں انشاء اللہ ڈاکٹر دو منٹ میں ٹھیک کر دے گا۔

بیوی:۔ (دھیمی آواز میں) ارے میں کہتی ہوں وہ موا چرکا دیکر نہ اتر گیا ہو ہم دونوں کو۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) پھر وہی۔ ارماں خدا کے خوف سے ڈرا کرو مصیبت پڑتی ہے تو چرکہ ورکہ کچھ یاد نہیں رہتا۔

بیوی:۔ ارے بجاؤ نہ کوئی گل کھلے تو میرا نام بدل دینا۔ تم۔

دمساز:۔ (بگڑ کر)۔ ارماں جب گل بوٹے کھلیں تو اسی وقت کہہ دینا وقت نہیں دیکھ رہی ہو کہ کیسا پڑا ہے آن کر ہم تو اللہ آمین منا رہے ہیں۔ بچے کیلئے تمہارے نزدیک یہ کوئی گل ہی کھل رہا ہوگا۔

بیوی:۔ میں کہتی ہوں وہ باپ کو کیوں چلا جانے دیا تمنے۔ نہ کبھی دیکھا نہ بھالا بچے کو اور چپا بنکر بیٹھ گئے۔

دمساز:۔ ارماں تو کسیکی مصیبت میں کام آجانا کوئی گناہ ہے میں تو کہتا ہوں ایسا وقت خدا دشمن پر نہ ڈالے۔

بیوی:۔ وقت تو ہمیشہ تم پر پڑتا ہے دشمنوں کا تو بال بیکا نہیں ہو آج تک۔

دمساز:۔ اچھا چپ ہو جاؤ۔ میری بھی کیا شامت آئی تھی جو تمہیں ساتھ لے لیا خواہ مخواہ۔

(موٹر آہستہ آہستہ رُکتی ہے)

صاحب:۔ آگیا ڈاکٹر کا گھر۔ بچہ کو ذرا ہوشیاری سے گود میں لے کر مطب میں آجائیے۔ وہ دیکھیے سامنے ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

(وقفہ)

دمساز:۔ ذرا سنبھالنا۔ ہاتھ لگانا بچہ کے۔ بس بس تم بیٹھی رہو موٹر کے اندر (جاتے ہوئے) ابھی ہم لوگ واپس آتے ہیں۔

(وقفہ)

جانباز:۔ ارے آپ چچی اماں؟ یہاں کیسے؟

بیوی:۔ لو اور سنو بھائی کی خبر نہیں ہے کوئی ہزروں ہوئی یکی چار سو بیس ہے۔

جانباز:۔ کیا ہوا کیا آخر؟

بیوی:۔ بھائی آگیا تمہارا موٹر کے نیچے اُسی کو لیکر آئے ہیں یہاں۔

جانباز (ہنس کر) کوئی نیا دنگا دلے بیٹھے ابا میاں شاید؟

بیوی:۔ اے رگا گیا چولھے بھاڑ میں ذرا اندر جا کر بھائی کا حال تو دیکھو۔ کیسا نڈھال پڑا ہے نگوڑا۔

جانباز:۔ حال تو جب دیکھوں جب کوئی بھائی ہو میرا۔ معلوم ہوتا ہے آپ بھی آگئیں ابا میاں کی جھانسا پٹی میں۔

بیوی :۔ کوئی بھائی وائی نہیں ہے تمہارا ۔
جانباز :۔ اندر جاکر دیکھئے نا ساری حقیقت آپ کو خود ہی معلوم ہوجائیگی جائیے جائیے جلدی ورنہ مصیبت میں پڑ جائیں گے چاچا۔
بیوی :۔ بس خدا کی مار ہو تم سب پر ۔
جانباز :۔ خواہ مخواہ مصیبت میں پڑ جائیں گے ۔ چاچا ورنہ جاکر کہہ دیجئے کہ جانباز کا کوئی بھائی وائی نہیں ہے ۔ ہاں ۔ ہاں جائیے میں موٹر دیکھے ہوں ۔ وہ دیکھئے وہاں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے چاچا سے ۔
بیوی :۔ وہ تو میں جانتی تھی کہ گل کھلے گا۔

(پکار کر)

لے میں نے کہا سنتے ہو گھڑی کرلی نہ آپ نے سر ایک نئی مصیبت ہزار بار سمجھایا کہ اُس موئے کے کہنے سننے میں نہ آجایا کرو مگر مگر بدنامی تو قسمت میں ہی لکھ گئی ہے تمہاری اے واہ واہ واہ بس تمہیں ایک گھر کے فالتو بل گئے ہو ہر وقت نشانہ بننے کیلئے۔

(فیڈ ان)

(دُور سے موٹر جانے کی آواز)

ڈاکٹر (ہنسکر) آج ملے ہو ایک عرصے کے بعد بل دو مجھے اور پیسے لو۔
دمسانہ (تعجب سے) ایں ایں ایں ایں ارمان بل میں کوئی ہر وقت لئے تھوڑی پھرتا ہوں ۔

ڈاکٹر:۔ ہاں کچھ نہ کچھ تو لئے پھرتے ہو (ہنسکر) آج بچہ ہاتھ لگ گیا تو اُسی کو لئے پھر رہے ہو۔

دمساز:۔ بھتیجا ہے میرا یہہ تو۔ پوچھئے نہ آپ ہی کی موٹر کے نیچے دب گیا ہے۔

ارماں بتلایئے نہ ساری بات ڈاکٹر صاحب کو۔

صاحب:۔ جی ہاں میری گاڑی سے اکسیڈنٹ ہوگیا آج۔

بیوی:۔ مجھ سے سنو وہ بیچارے کیا جانیں تم لوگوں کی چار سو بیس جانباز ابھی بتا رہا تھا کہ اُسکا کوئی بھائی وائی نہیں ہے تب ہی تو میں موٹر پر سے بھاگی ہوئی آئی ہوں۔

دمساز:۔ نہیں واللہ۔

بیوی:۔ اے تمہاری عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں۔ ایسا جال بنایا ہے موئے نے تمہارے لئے کہ تم تو بغیر پھنسے ہوئے رہ نہیں سکتے۔

دمساز:۔ (رو کر) ارماں تو میں سر دے ماروں جان دیدوں کروں کیا آخر میری تو عجب مصیبت میں جان پڑ گئی ہے۔ یعنی یہہ لونڈا نہیں ہے اُس کا اور رو پیٹ گھاتے میں رہا تھا وہ؟

ارماں حد کردی واقعی تم باپ بیٹوں نے ایں؟

بیوی:۔ حد تو کردی مگر تمہاری موٹی عقل میں جب کوئی بات آئے تب نہ؟

صاحب:۔ معاملہ کیا ہے آخر۔ میں اُسکی گفتگو سے کسی نتیجے پر نہیں پہونچا۔

ڈاکٹر:۔ یہہ بتلانا ہوگا اسکو۔ یہاں شہر میں ٹھگوں کا ایک گنگ ہے۔ اور یہہ بوڑھا اُن میں کا ایک فرد ہے۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) ارماں کیوں ڈاکٹر صاحب کیوں مفت خدا ہیں بدنام کر رہے ہیں آپ مجھے۔

ڈاکٹر:۔ یہہ ایک دفعہ پاگل بن کر آیا تھا۔ میرے مطب میں۔ صبح بچے کا چچا بن کر آیا ہے۔

بیوی:۔ (بگڑ کر) پاگل تو یہہ ہمیشہ کا ہیں ڈاکٹر صاحب پاگل نہ ہوتے تو کسی کے بھلانے پھسلانے میں کیوں آتے۔ اچھا ہے آج میرے سامنے تمہارے کمر میں رسّی بندھے اور میں تالیاں بجاؤں۔ غضب خدا کا کسی کے باپ بن گئے کسی کے چچا۔

دمساز:۔ ارماں عقل میں بات نہیں آتی ہے تو پھر کیا کروں۔ کہاں مر دے ماروں جا کر۔

بیوی:۔ چلو بھر پانی میں جا کر ڈوب مرو۔ ٹھگوں میں شمار کرالیا نہ اپنا۔ بس اب پھر جاؤ جیل اور بنتے پھرو باپ چچا سب کے!

صاحب:۔ (ڈانٹ کر) یہہ بچہ کون ہے تمہارا...؟

دمساز:۔ اس بدمعاش نے کہا تھا کہ میرے اولاد ہے۔ ارماں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا ہے۔ میری زندگی کے۔

صاحب:۔ تو تم غل شور بلا وجہہ مچا رہے تھے۔ رکو میں پولس کو بلاتا ہوں ابھی۔ ارے میری گاڑی بھی لاپتہ ہے۔ وہ بھی غائب کر دی تمہارے بھائی بھتیجے نے۔

بیوی:۔ وہی موا لیگیا ہوگا جانباز۔ میں تمہیں پکارتی ہوئی ادھر آئی اور وہ

لے کر لمبا ہو گا۔ آج ہوا ہے ناٹک۔ پوری طرح اور نہ باپ چچا سب گے۔ پہلے باپ نے چرکا دیا پھر بیٹے صاحب موٹر لے کر رفو چکر ہو گئے۔ بس اب ڈنڈے بجاؤ کھڑے ہو کر۔

دمساز:۔ بھئی حد کر دی واقعی آج تو ارماں عزت آبرو کا تو بیڑا غرق تھا ہی آج جان کے بھی لالے پڑے (روکر) بس خدا غارت کر دیتا مجھے دمباز۔ ایسی جگہ مار کر گیا ہے جہاں پانی بھی نہ ملے۔

بیوی:۔ لے روز ایسی ہی جگہ مارے جاتے ہو۔ آج نئی بات کیا ہوئی۔ یہ موا رونا دھونا تو تمہاری قسمت میں لکھ ہی گیا ہے۔

(دمساز روتا ہوا فیڈ آؤٹ ہوتا ہے)

(ٹیکسی پر جاتے ہوئے دمباز اور دمساز آپسمیں گفتگو کر رہے ہیں)

دمساز:۔ (بگڑ کر) ابو مجھے قبر کی تنہائی منظور ہے مگر تمہارا ساتھ۔۔۔۔۔

دمباز:۔ (بات کاٹ کر) بھئی ٹیکسی پر تو چپ چاپ بیٹھے رہو۔ ڈرائیور کیا کہتا ہوگا اپنے دلمیں کہ کیسی جھگڑالو سواریاں ہیں۔

دمساز:۔ ارماں تو بٹھال کیوں لیا مجھے زبردستی اپنے ساتھ میں تو لعنت بھیج ہی چکا تھا تم پر۔

دمباز:۔ (غصہ میں) نہیں بند کرو گے بکواس اپنی۔ جوتیاں چٹخاتے چلے جا رہے تھے۔ میں نے لفٹ دیدی تو تاؤ دکھا رہے ہو؟

دمساز:۔ ارماں اسی لئے تو ساتھ لے لیا ہے کہ حوالات میں لیجا کر بند کرا دو گے ابھی۔ تمہارا جیسا مکار تو شاید ہی کوئی آسمان کے پردے میں ہو۔

دمباز:۔ دُنیا کے پردے میں تو ایسے ایسے مکار پڑے ہیں بھائی صاحب صاحب کہ اللہ لے اور بندہ دے۔ میں سامنے آگیا ہوں اس سے جو چاہے کہہ لو۔

دمساز:۔ اچھا اُس روز جو گھسے بازی کی تم نے وہ آخر کونسی شرافت تھی۔

دمباز:۔ کونسی؟

دمساز:۔ وہ جو معمہ نکالا تھا. چار سو بیس والا۔ میری ہی گردن پھنوادی اُس میں۔

دمباز:۔ وہ تو یعنی یہہ کہ..... اب گئی گذری باتوں کا کیا ذکر کرتے ہو۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) میں پوچھتا ہوں. یہہ شرافت کونسی تھی تمہاری؟

دمباز:۔ (ہنس کر) تم آخر شرافت کے معنی کیا سمجھتے ہو پہلے یہہ بتاؤ مجھے. اگر کم عقلی کا نام شرافت رکھ لیا ہے تم نے تو میں باز آیا شریف بننے سے.

دمساز:۔ تمہارے یہاں تو رزالت ہے گویا کہ عقلمندی پھر میرا اور تمہارا ساتھ کیسے ہو سکتا ہے.

دمباز:۔ ہونے کو کیا نہیں ہو سکتا. پانی پر پولیس کی خواہ کتنی ہی لاٹھیاں پڑیں۔ وہ جُدا ہو سکتا ہے؟ یہی حال ہمارا اور تمہارا ہے. تم جیل چلے جاتے ہو تو کیا مجھ پر اثر نہیں ہوتا. یعنی یہہ کہ ساری ساری رات اختر شماری ہی میں کٹ جاتی ہے میری.

دمساز:۔ ارماں رہنے بھی دو بس یہہ شاعری واعری میرے ساتھ نہیں چلیگی کچھ.

دمباز:۔ چک کاٹ دوں ہزار بارہ سو کا پیشگی؟

دمساز:۔ ماردی کسی کی چک بک (چکارکر) ارماں رہ گئے ڈرائیور صاحب گاڑی اپنی. یہہ تو ساری سازش موٹر ہی پر بیٹھے بیٹھے نظر آگئی مجھے.

دمباز:۔ ہونہ پیدائشی بیوقوف. (سمجھاتے ہوئے) بھئی چک بک ہوتی ہی اُس کے پاس ہے. جسکا بینک میں اکاؤنٹ ہو۔ اور یہہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ سینکڑوں ہزاروں کے وارے نیارے کئے ہیں نے تو پھر وہ سارا

روپیہ آخر گیا کہاں۔

دمساز:۔ مال حرام بود بجائے حرام رفت۔

دمباز:۔ یہہ تو محض عبادت کا ایک ٹکڑا ہے جسپر تمہارے جیسے بھولے بھالے آدمی یقین رکھتے ہیں۔ میاں مال پھر مال ہے۔ پیسہ ہو اپنے پاس تو ہر آئی ہوئی بلا ٹل جاتی ہے۔ آخر ٹلتی ہی رہیں بلائیں میرے اوپر سے یا جھوٹ کہہ رہا ہوں۔

دمساز:۔ نہیں نہیں کہہ تو سولہ آنے سچی بات رہے ہو۔ مگر میں نے جو گردن پھنسائی ہر معاملے میں تو مجھے کیا ملا؟

دمباز:۔ بلا یہہ کہ بینک میں جو رقم ہے وہ آدھی تمہاری ہے اور آدھی میری۔

دمساز:۔ اب دیار گا یہاں سے۔

دمباز:۔ اچھا یہہ بارہ سو تو رکھو فی الحال اپنے پاس۔ یہہ تو ہیں ہرے ہرے نوٹ یا اسمیں بھی کوئی جھانسا پٹی ہے؟۔

دمساز:۔ مونڈ لیا کسی کو معلوم ہوتا ہے آج اور وہ بعد میں پھر ہمیشہ کی طرح میری گردن دبائے گا۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ بفرضِ محال اگر مونڈا بھی ہے تو تم کب تھے شریک اُس تگڑم میں جو ڈرے جا رہے ہو۔ اس رقم کو رکھو جیب میں جہاں چل رہے ہو وہاں سے لاکھ ڈیڑھ کی گھوڑی آئے گی ہاتھ۔

دمساز:۔ ارماں تو چل کہاں رہے ہو۔ یہہ بھی تو معلوم ہو کچھ۔

دمباز:۔ چل رہے ہیں ایک عدد کار خریدنے۔ ارے ہاں روز روز کرایہ کی ٹیکسی پر کہاں تک گھوما پھرا جائے۔

دمساز:۔ اچھا تو کار آج گویا کہ جعلی چک سے خریدی جائے گی۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ چک جب تک کیش نہ ہو بیکار ہی ہوتا ہے۔

دمساز:۔ ارماں تو کونسی مصیبت کھڑی کروگے خواہ مخواہ کی۔

دمباز:۔ بھئی ارادہ تو یہہ ہے کہ پہلے گاڑی کھڑی کریں پھر عمارت اس کے بعد جیسی جیسی خدا توفیق دے گا۔ منزلیں کھڑی کرتے چلے جائیں گے۔ تم تو سب سے پہلے مصیبت لاکر کھڑی کردیتے ہو ہر معاملے میں۔

دمساز:۔ ارماں بھگتنا تو مجھ ہی کو پڑتی ہے نہ؟

دمباز:۔ اور گاڑی خرید کس لئے رہے ہیں کہ ادہر کوئی مصیبت پڑی ہی اور سرسے نکل گئے ہم دونوں اس پر بیٹھ کر۔ بات یہہ ہے کہ مجبوری کا نام رکھا گیا صبر۔ اور دولت کہا جاتا ہے ایک عدد فرسٹ کلاس چمچماتی ہوئی گاڑی کو۔

دمساز:۔ ارماں تو دولت ہے کہاں یہی ہزار بارہ سو کے نوٹوں پر اترا رہے ہو شاید۔

دمباز:۔ بھئی تم تو خاموشی سے تماشہ دیکھتے جاؤ۔ بس ساتھ رہو میرے کرنا دھرنا کچھ نہیں۔

دمساز:۔ اور اگر پھینک گئے کوئی پتہ نہیں پھنسوانے کیلیے پھر؟

دمباز:۔ تو جو چور کی سزا وہ میری ــ بس جی روک دینا اس کمپنی کے سامنے گاڑی۔ (وقفہ)

ایک سے ایک عمدہ گاڑی کھڑی ہوئی ہے شو روم میں جسے پسند کرو وہ خریدلیں۔

دمساز:۔ میں پسند کر دوں تاکہ بعد میں بندھا بندھا پھر دوں پھر۔ (دفعہ)
مینجر:۔ آیئے سیٹھ صاحب آیئے ۔
دمباز:۔ دیکھئے وہ پچھلے دنوں ایک گاڑی دی تھی نہ آپنے مجھے ... یاد ہے یا بھول گئے۔ یعنی یہہ کہ آپ ہی تھے اُسوقت یا......
مینجر:۔ کتنا عرصہ گذرا ہوگا گاڑی لئے ہوئے آپ کو ؟
دمباز:۔ میں سمجھتا ہوں دو سال تو گذر ہی گئے ہونگے ۔
مینجر:۔ ہاں تو مجھے ابھی یہاں آئے ہوئے چھ ہی ماہ گذرے ہیں۔ مگر آپ فرمایئے کوئی شکائت ہے آپ کو اُس گاڑی سے ؟
دمباز:۔ نہیں صاحب۔ وہ تو صاحبزادے بُلند اقبال ولائت سے پلٹے اُنہوں نے چھین لی ۔ بڑی عزیز تھی وہ مجھے گاڑی ۔
مینجر:۔ تو پھر دوسری لے لیجئے نئے ماڈل کی ۔ اُس سے بھی زیادہ خوبصورت اور شاندار۔ روپیہ ہو سیٹھ صاحب تو موٹروں کا آپکی دعا سے قحط تو نہیں پاکستان میں ؛ پسند کر لیجئے ، ان میں سے کوئی گاڑی ۔
دمباز:۔ بس جی آپ ہی اپنی پسند کی دیدیں۔ پچھلی دفعہ بھی میں نے یہی کہا تھا۔ وہ جو مینجر صاحب آپکی جگہ پر تھے۔ اُن سے کہا کہ آپ اپنی پسند کی گاڑی دیدیں چنانچہ اُنہوں نے دی بھی بہترین گاڑی ۔
مینجر:۔ اچھی بات ہے ... یہہ لے جایئے سلنڈر اور ۱۲ ہارس پاور۔
دمباز:۔ اپنے اطمینان والی گاڑی دیجئے گا۔ بعد میں اگر کوئی شکائت ہوئی تو ذمہ داری آپ کی ۔

مینجر:۔ (زور دیکر) بالکل آنکھ بند کر کے لے جایئے گاڑی آپ۔

دمباز:۔ کیوں بھئی دمساز تمہارا کیا خیال ہے۔ پسند ہے نہیں بھی؟...... ہاں آپ سے ملئے مینجر صاحب۔ میرے لنگوٹیا یار ہیں۔ نظر ماشاء اللہ اچھی رکھتے ہیں موٹر وغیرہ کے بارے میں۔

مینجر:۔ (خوش ہو کر) ہیلو۔ کیا نام لیا آپ نے دمساز؟

دمباز:۔ ہر وقت دم کے ساتھ ہیں۔ دم کے ساتھ تھے۔ اور دم کے ساتھ رہیں گے اس لئے ان کا نام ہی میں نے دمساز رکھ لیا۔

مینجر:۔ خوب۔ خوب۔ کیسی ہے یہ گاڑی آپکی نظر میں؟

دمساز:۔ ارماں آپ جانیں اور یہ جانیں صاحب معاملہ صاحب۔ میں کوئی اچھی بُری رائے نہیں دوں گا۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ پھر ساتھ آنے سے فائدہ کیا ہوا۔ آپ نکلوا دیجئے اس گاڑی کو باہر آپ نے جب اپنے اعتماد پر دی ہے تو اچھی ہی ہوگی۔ کیا قیمت ہے اسکی۔

مینجر:۔ ۱۴ ہزار۔

دمباز:۔ کمیشن کاٹنے کے بعد۔

مینجر:۔ ۵۰۰ کم کر لیجئے گا۔

دمباز:۔ چک کاٹے دیتا ہوں؟

مینجر:۔ چک؟

دمباز:۔ یعنی یہ کہ چک ہی مل سکتا ہے۔ اتنی بڑی رقم لیکر کوئی شریف آدمی نہیں نکلتا گھر سے۔

مینیجر:۔ صحیح ہے۔ آج سنیچر کا دن ہے۔ بینک وغیرہ سب بند ہو چکے ہیں۔ یہ چیک آپ کا پیر کے دن کیش ہوگا۔ خیر دے دیجئے۔

دمباز:۔ نقد روپیہ تو کچھ تھوڑا ہی سا ہوگا میرے پاس۔ کتنا روپیہ ہے دمساز۔

دمساز:۔ یہی کوئی ہزار بارہ سو کے ہے۔ وہ تو دے چکے ہو مجھے۔

دمباز:۔ ہاں وہ تمہارا ہی ہے۔ میں نے کہا مینیجر صاحب کو اگر تھوڑے کیش کی ضرورت ہوتی تو وہ دلوا دیتا تم سے باقی کا چیک دیدیتا اور تم تو رہتے ہی دم کے ساتھ میرے۔

مینیجر:۔ چیک ہی دیدیجئے کوئی بات نہیں۔ پرسوں تو ہو ہی جائے گا۔ کیش اور نہیں تو پرسوں بینک سے روپیہ نکلوا کر بھجوا دیجئے گا۔ گاڑی لے جایئے۔

دمباز:۔ نہیں نہیں چیک لے لیجئے مینیجر صاحب۔ پرسوں تک بفرض محال انتقال ہوجائے میرا تو آپ مفت خواہیں مارے گئے۔

مینیجر:۔ (ہنس کر) آپکی بھی خوب باتیں ہیں سیٹھ صاحب۔

دمباز۔ (چیک لکھتے ہوئے) لے یہ لیجئے۔ ۱۳ ہزار پانچ سو۔ پرسوں بینک سے منگا لیجئے گا۔ گاڑی نکلوائی باہر آپ نے؟

مینیجر:۔ گاڑی تیار کھڑی ہے۔ اسٹارٹ کیجئے اور لے جایئے۔

(وقفہ) (گاڑی اسٹارٹ ہوتی ہے)

دمباز:۔ اچھا بھئی سلام علیکم۔

مینیجر:۔ وعلیکم سلام سیٹھ صاحب (فیڈ آوٹ)

(گاڑی چل دیتی ہے)

دمباز:۔ یعنی یہ کہ (ہنس کر) کیسی رہی دمساز۔

دمساز:۔ (غصے میں) بس ہشیار کر دیا اُسے اور کیسی رہی پیر کے دن جب پتہ چلے گا کہ چک جعلی ہے تو خون تھوک دیگا غریب اور ہم دونوں پکڑے جائیں گے گھاٹے میں۔

دمباز:۔ ابھی کہیں چل کر اونے پونے بیچے ڈالتے ہیں گاڑی۔

دمساز:۔ نہ لاتے ویر نہ بیچتے۔

دمباز:۔ مطلب یہ کہ پیر سے پہلے تین پاٹ کر دینا ہے اس کا۔ نئی گاڑی جسے دو چار ہزار کم پر دیں گے وہی خرید لے گا۔ تمھارے بھتیجے سے کیوں نہ کر لیں سودا؟۔

دمساز:۔ جانباز؟ ارماں ایک تو کڑوے تھے ہی اور نیم پر بھی چڑھتے جا رہے ہو۔ ماشاءاللہ۔ اچھی رہے گی سودے بازی باپ بیٹوں کے درمیان

دمباز:۔ بھئی مطلب کہنے کا یہ ہے کہ گھر کا مال گھر ہی میں رہے اور روپیہ بھی ہاتھ آ جائے دس پانچ ہزار۔ فوراً دیکھتے ہی خرید لے گا گاڑی۔

دمساز:۔ نکھٹو ہو رہا ہے تمہارا لونڈا ان دنوں۔ دس بیس ہزار تو تم یوں ہی مانگتے تو دیدیتا۔

دمباز:۔ توبہ کرو بھائی میرے یعنی یہ کہ دوسروں کی طرح میں چڑھ جاؤں اُس کے ہتھے تو میری بھی گردن کاٹ لے اوروں کی طرح۔

دمساز:۔ لونڈے کو چار سو بیس سکھلاتے رہے عمر بھر۔ اب بھگتو اُسکا خمیازہ

دمباز:۔ ارماں میرے فرشتوں کو بھی ان ہتھکنڈوں کا پتہ نہ تھا جو یہ استعمال کرتا ہے۔

دمساز:۔ ارماں کوئی تگڑم چل رہے ہو تو بتا دو۔ وہ اب۔ دھروانہ دیتا نہیں مفت خدا میں جو جھنڈھا پھروں۔

دمساز:۔ وہ تو جو کچھ ہوگا پھر کے بعد ہوگا۔ یعنی یہہ کہ۔ ابھی سے کیوں مرے جا رہے ہو۔ (موٹر روک کر) ذرا آواز تو دینا جانباز کو ہے گھر میں؟

دمساز:۔ (پکار کر) ارماں جانباز۔ اے بھئی جانباز میاں۔ جانباز۔ (وقفہ)

جانباز:۔ (باہر آکر) اچھا تو بارہی لائے گاڑی؟

دمساز:۔ سن لیا بھائی دمساز۔ نہ دعا نہ سلام۔ اور جس طرح باپ چچا سے مخاطب ہوئے ہیں صاحبزادے وہ دیکھ لیا تم نے۔

دمساز:۔ ارماں تو جیسا بوگے ویسا کاٹوگے اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے۔

دمساز:۔ خیر صاحب یہہ خوش ہونے کی بات ہوگی۔ ہم نے تو سوچا کہ بڑھاپے میں چمکتی ہوئی گاڑی پر کون بیٹھے چل کر جانباز کی نذر کردیں اور وہ ہیں کہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہے ہیں۔

جانباز:۔ (ہنس کر) مفت دے ڈالوگاڑی تو پھر میں بھی سمجھوں کہ ہاں باپ ہونے کا ثبوت دیا۔

دمساز:۔ بھئی پوری قیمت نہ دو مگر تھوڑا بہت تو دوگے ہم دونوں کو زندہ رہنے کے لئے۔ کیوں بھئی دمساز؟

دمساز:۔ ارے ہاں اور کیا سعادت مند ہوتے صاحبزادے تو اس بڑھاپے میں خدمت کرتے تمہاری اور روٹی دیتے مگر اب تو زمانہ ہی بدل گیا۔

جانباز:۔ خریدی کتنے میں ہے گاڑی یہہ بتایئے۔ باپ چچا والی سودے بازی بعد میں کیجئے گا۔

دمساز:۔ ۱۳ ہزار ۵۰۰ میں۔

جانباز:۔ اب سودا کتنے میں ہوگا۔

دمباز:۔ بس ۵۰۰ کم کر دو۔

جانباز:۔ سکنڈ ہینڈ کے دام ملیں گے۔ مبلغ چھ ہزار روپے خوشی ہو نیک خوشی ہو تو نیک۔

دمباز:۔ چک دو گے یا نقد۔؟

جانباز:۔ چک دوں گا میرا اکاؤنٹ تو آپ جانتے ہیں کہ ہے بینک میں۔

دمباز:۔ بھئی نقد کر لو سودا۔

جانباز:۔ روپیہ کوئی کمر میں تھوڑی بندھا رہتا ہے میری۔

دمباز:۔ ارماں ٹھیک کہہ رہے تھے تم دمباز۔ تمہارا بھی استاد ہے تمہارا لونڈا (چپکے سے) وہی کرتب چل رہا ہے جو تم چل کر آئے ہو ابھی۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ تمہارے سامنے چک دے کر آیا ہوں مینجر کو۔ اتنی بڑی کمپنی کو جعلی چک دیکر مصیبت مول لینا اپنے سر۔

جانباز:۔ تو پھر نقد دو ہزار لے لو۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ مُردے کا مال سمجھ رہے ہو گویا کہ۔

دمباز:۔ ارماں لو نہ نقد دو ہزار چک کے چکر میں کہاں مارے مارے پھرو گے۔

دمباز:۔ تم کہہ رہے ہو تو پھر لئے لیتے ہیں۔ یعنی یہ کہ ساڑھے گیارہ ہزار کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے اولاد کی خاطر۔ تمہیں شک و شبہ ہو تو مینجر کو ٹیلیفون کر کے پوچھ لو کہ ساڑھے تیرہ ہزار کی خریدی ہے گاڑی یا نہیں۔ ارے ہاں بعد میں پھر یہ نہ کہنا کہ دھوکا دھڑی کی باپ نے۔

دمساز:۔ ارماں تو کیا واقعی سچ مچ کا چک دیدیا اُسے۔ ورنہ کیوں بیٹھے بٹھلائے
مصیبت مول لے رہے ہو اپنے سر۔

جانباز:۔ اچھا تو میں اطلاع تو کر دوں کم از کم مینجر کو ٹیلیفون پر۔

دمباز:۔ ہاں مگر دو ہزار نقد پہلے اِدھر بڑھاؤ۔ یعنی یہہ کہ میں بھاگا نہیں جارہا
ہوں کہیں۔ وہ کیا لگا ہے سامنے انکوائری آفس کا ٹیلیفون چل کر کر لو۔

جانباز:۔ یہہ لیجئے دو ہزار۔ رسید لکھئے۔

دمباز:۔ بچا کے ہاتھ میں دو اپنے۔

دمساز:۔ ارماں یہہ سانپ بچھو مجھے پکڑا رہے ہو پھر۔

دمباز:۔ بھئی رسید تو میں لکھ کر دوں گا۔ نقدی تم جمع کر لو صرف۔

جانباز:۔ (ڈائل گھما کر) ہیلو مینجر صاحب۔ وہ جو گاڑی ابھی بیچی ہے نہ آپ نے
۱۳ ہزار پانچسو کی۔ جی جی۔ اُسے وہ صاحب دو ہزار میں میرے ہاتھ
فروخت کر چکے۔ چک دیکر گئے ہیں نہ وہ آپ کو؟ اطمینان کر لیا تھا آپ نے نہ؟
جی ... کیا کہا۔ اب پولیس کو رپورٹ کر رہے ہیں آپ۔

دمساز (ایکدم سے چلا پڑتا ہے) پولیس۔ ارماں میں تو ہوتا ہوں۔ نو دو
گیارہ یہاں سے۔

جانباز:۔ یہہ تو آپ جانیں مینجر صاحب۔ میرا جو فرض تھا وہ میں نے ادا کر دیا
جی ہے۔ میں نے چوری کا مال کیوں خریدا؟ اجی مجھے کیا معلوم تھا شبہ ہوا
جبھی تو اطلاع کر رہا ہوں (ہنس کر) کیجئے صاحب پولیس آرہی ہے۔ معاملے
کی تفتیش کرنے اور بات ہے بھی مشکوک۔

دمساز:۔ ارماں کھلی ہوئی جعلسازی ہے۔ یہہ تو اپنی نقدی ادھر ہی چلا۔ آخر آگئی نہ پولیس کی نوبت ۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ پولیس آرہی ہے تو کیا ہوا۔ پہلے تفتیش کریگی پھر معاملے کو سمجھے گی۔

دمساز:۔ ارماں ابھی بند کردیگی لیجا کر حوالات میں ۔

دمباز:۔ (بگڑ کر) تو پھر میں بھی اگر اُس مینیجر کو تگنی کا ناچ نہ نچادوں۔ تو انھیں مونچھیں نہ کہنا میری ۔

دمساز:۔ (رو کر) واہ صاحب واہ خوب تگنی کا ناچ نچایا۔ بند ہو گئے حوالات میں اب دیکھیے ۲ برس کی جیل ہو۔ چار برس کی ہو، دس برس کی ہو۔ ارماں کرلیا اُس مینیجر کا کچھ ہ، جسنے بند کرادیا حوالات میں۔ جعلی چک کاٹنا تمہارے نزدیک تو گویا بچوں کا کھیل تھا۔ بندھ گئے نہ آخر تم بھی میرے ساتھ بہت دون تین کی لیا کرتے تھے۔ مگر اس مرتبہ آگئے رگے میں اور وہ لونڈا تمہاری گاڑی لے کر تڑی ٹڑی ہو گیا۔

دمباز:۔ آج دن کون ہے پہلے یہہ بتاؤ؟

دمساز:۔ ارماں تین دن ہو گئے آج بند ہوئے۔ پیر ہے آج ۔

دمباز:۔ چک آج بھیجا ہوگا بینک ۔

دمساز:۔ (رو کر) تو گویا ایک اور مصیبت نازل ہو گی آج؟

دمباز:۔ وہ دیکھنا وہ سامنے سے کون بھاگا ہوا آرہا ہے۔ مینیجر معلوم ہوتا ہے مجھے تو تھانیدار کے ساتھ ۔

دمساز:۔ (ڈر کر) ارماں ہاں اب آئی مصیبت پوری طرح ۔ یا اللہ ۔ یا اللہ۔

مینیجر:۔ (گھبرائی ہوئی آواز میں) معاف کیجئے گا سیٹھ صاحب کچھ حالات ہی ایسے پیدا ہوگئے تھے ۔ اول تو سنیچر کے دن بینک کے وقت کے بعد آپ نے چیک دیا تھا ۔ ساڑھے تیرہ ہزار کی گاڑی دو ہزار میں آپ نے فروخت کردی ۔ خریدار نے فوراً ہی شکوک انداز میں مجھے ٹیلی فون کیا ۔ میں ان سب باتوں سے اسی نتیجے پر پہونچا کہ آپ کا چیک جعلی ہے ۔

دمساز:۔ (تائید میں) بالکل صحیح کہہ رہے ہیں آپ ارماں یہ تو پکا چارسو بیس ہے ۔

مینیجر:۔ مگر آج صبح جب ہم نے اس چیک کو بینک بھیجا تو وہ کیش ہوگیا تھانیدار صاحب باہر نکالئے نہ سیٹھ صاحب کو ۔

دمساز:۔ ابھی ابھی تو چیک ہی کیش ہوا ۔ اور وہ ڈیڑھ لاکھ کی ڈگری بھی تو کیش ہونا باقی ہے جو ہم دونوں اپنی عزت آبرو کے عوض دعویٰ دائر کرکے حاصل کریں گے ۔

دمساز:۔ ارماں تو یہ بھی ہماری اگر ڈم بینک کے میزان میں اضافہ کریگی بھئی مانتا ہوں تمہیں دمساز واہ واہ واہ ۔

دم باز:۔ (سمجھاتے ہوئے) اچھا بات تو سن لو میری پہلے ۔

دم ساز:۔ (بگڑ کر) ارماں لعنت بھیجو لعنت ۔

دم باز:۔ پھر وہی بیہودگی ۔ یعنی یہہ کہ تین دن بند بھی رہے تمہارے ساتھ حوالات میں اور لعنت بھیجتے چلے جا رہے ہو۔

دمساز:۔ بند رہے تو کیا ہوا ۔ ارماں وہ تو ہونا ہی ہے کسی دن چودہ برس سے کم نہیں جاؤ گے اپنی ان حرکتوں کی بدولت ۔

دم باز:۔ یعنی یہہ کہ پیش از مرگ واویلا والی بات ہوئی نا ۔ جب جائیں گے اسوقت دیکھا جائے گا ۔ یہہ بتاؤ کہ اگر پہلی سی تکڑم پھر آ گئی ہو دماغ میں تو پھر ساتھ دو گے ۔

دمساز:۔ ساتھ ۔ ارماں لعنت اور کس بات پہ بھیج رہا ہوں مل گئے تم اسوقت راستے میں ورنہ صورت دیکھنے کا روادار نہیں ہوں تمہاری ۔

دمباز:۔ اچھا تو ذرا دیر بیٹھو تو ۔ ہوا کے گھوڑے پر کیوں سوار ہو آخر ۔

دمساز:۔ ڈاکخانے جا رہا ہوں ۔ گھر میں آج ۲ روز سے طبیعت

خراب ہے تو اُن کے والد کو اطلاع کرنی ہے۔ وہیں پوسٹ کارڈ لکھ کر ڈال دوں گا۔

دمباز:۔ لیکن یہ کہ ٹیلی گرام تو مجھے بھی کرنا تھا۔ بھئی خوب یاد دلا دیا تم نے جانباز ایک روز کیلئے حیدرآباد گیا تھا۔ اور آج چار دن سے کچھ خبر ہی نہیں ہے اُسکی اللہ جانے کہیں پھنس پھنسا گیا۔

دمباز:۔ ارے ہاں نہ پھنسا ہو تو تعجب ہے۔ اچھا آؤ چل رہے ہو نہ بھیّہ۔

دمباز:۔ ہاں ہاں بھائی۔ اولاد بڑی بڑی شے ہوتی ہے۔ کسی چیز میں دل نہیں لگتا ہے اسکے بغیر۔ آؤ چلیں۔ (وقفہ)

{ ڈاکخانے کا ماحول۔ ہلکا ہلکا شور }
{ خطوں پر مہریں لگانے کی آواز }

آواز ۱:۔ چار پوسٹ کارڈ اور دو لفافے دیدیجئے۔

" ۲:۔ چار ٹکٹ دیجئے گا چھ چھ پیسے والے۔

" ۳:۔ ایک منی آرڈر فارم دینا بابو صاحب۔

" ۱:۔ چار پوسٹ کارڈ اور دو لفافے۔

بابو:۔ یہ لیجئے چار پوسٹ کارڈ اور دو لفافے۔

دمباز:۔ بھئی ایک لائن میں کھڑے ہو جائیں آپ لوگ تاکہ آپ کو بھی آسانی ہو اور ہمارے بابو صاحب کو بھی۔ یعنی یہ کہ کیو سسٹم جب سے چل گیا ہر جگہ تو کسی بات کی دقت ہی نہیں رہی۔ سینما میں تو لائن لگائے رہیئے گا دن دن بھر اور

بابو:۔ دیکھ لیجئے بڑے میاں آپ ہی - یہ لیجئے چھ ٹکٹ گن صاحب گئے ہیں ۔

دمساز:۔ ارماں میں نے کہا کہ ایک پوسٹ کارڈ اور ہر بھی دے دیجئے گا بابو جی ۔

دمباز:۔ ابھی ملتا ہے ذرا دم تو لو۔

بابو:۔ کیا عرض کیا جائے یہہ لیجئے پوسٹ کارڈ۔

دمساز:۔ ہوائی جہاز والا چاہیئے ۔

بابو:۔ چھ پیسے کا ٹکٹ اور لگائیے پھر۔

دمساز:۔ ہاں ہاں دید یجئے وہ بھی گھر میں ۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ زیادہ طبیعت خراب ہے کیا؟

دمساز:۔ ارماں بیٹے کے دینے پڑ گئے ہیں تمہیں کیا معلوم ۔

دمباز:۔ بس پھر تڑ پڑ لکھ کر ڈالدو خط ۔ لو ٹکٹ لو دے رہے ہیں بابو صاحب ۔

دمساز:۔ جیتے رہو میاں خدا خوش رکھے ارماں قلم دلادو کہیں سے تو لکھ ڈالوں ۔

دمباز:۔ ارماں مانگ لو کسی جیب میں دیکھو لگا ہوا۔(مخاطب ہوکر) میں نے کہا سنئے گا صاحب السلام علیک ۔

نووارد:۔ وعلیکم السلام۔ فرمائیے ۔

دمباز:۔ ذرا قلم چاہیئے تھا آپ کا۔ ان بیچاروں کے گھر میں میت ہوگئی

سے اسکی اطلاع دینا ہے۔

نوواردؔ:۔ جی ہاں ضرور یہیں بیٹھکر لکھئے گا آپ خط۔

دمسازؔ:۔ بس یہیں ابھی دو منٹ میں گھسیٹ کر ڈالے دیتا ہوں۔

نوواردؔ:۔ ذرا سائیکل پر بھی نظر رکھئے گا میری مجھے منیا آڈر کرنے میں دیر لگے گی۔

دمبازؔ:۔ ہاں ہاں کھڑی کر دیجئے آپ: (دمساز سے) اور دیکھنا بھئی جب خط لکھ چکنا تو قلم خبردار کہہ کر آپ کے حوالے کر دینا۔

دمسازؔ:۔ ہاں ہاں اور کیا۔ میں نے کہا یہہ کیا نامعقول حرکت بھی تمہاری۔ خدا نخواستہ میت کہاں پڑی ہے میرے گھر میں جو منہ آتا ہے بک دیتے ہو۔

دمبازؔ:۔ پہلے خط لکھو جلدی سے۔ یہہ بھر اندیا تو ٹھنیگا نہ ملنا قلم۔ فاؤنٹین دیا ہی نہیں جاتا کسی دوسرے کے ہاتھ میں۔ دیکھ رہے ہو کتنا قیمتی قلم ہے۔

دمسازؔ:۔ ارمیاں دو حروف ہی تو لکھنا تھے مجھے لو بس ختم کر دیا میں نے خط

دمبازؔ:۔ ختم کر دیا ہے تو ہوائی ڈاک میں ڈالوا دیجئے اور لمبے پڑ جاؤ۔

دمسازؔ:۔ قلم تو دیدوں انہیں۔

دمبازؔ:۔ قلم کیسے دوگے۔ وہ صاحب تو اس مجمع میں نجانے کہاں گم ہو گئے اور میں بھی جا رہا ہوں ٹیلی گرام کرنے۔

دمسازؔ:۔ کیا مطلب؟

دمبازؔ:۔ مطلب تو تمہاری سمجھ میں نہ زندگی بھر آیا ہے اور نہ آئے گا۔ یعنی یہہ کہ

قلم رکھو جیب میں اور لمبے پڑو.

دمساز:۔ (بگڑ کر) ارماں کیا واہیات بات ہے اور کچھ نہیں تو قلم ہی لیکر لمبا پڑ دوں۔ لاحول ولا قوۃ ۔

دمباز:۔ (ہنستا ہے) بس آ گئے نہ بھرے میں ایک ڈبی سگریٹ لیکر آؤ اس سامنے والی دوکان سے (ہنستا رہتا ہے) میں اور اس معمولی سے قلم کے لئے کہوں گا کہ اسے لیکر بھاگو۔؟

دمساز:۔ ہی تو میں نے کہا (جاتے ہوئے) پان بھی کھاؤ گے ۔

دمباز:۔ (بلند آواز سے) ہاں ہاں کتھا چونہ ڈبل کروا لینا کیا سمجھے؟ (وقفہ)

نووارد:۔ منی آرڈر میں تو بڑی دیر لگے گی بڑی لمبی لائن ہے ۔ سوچتا ہوں کہ کل دیکھے جائے گا پھر.

دمباز:۔ ارے صاحب یہاں تو عجیب معاملہ ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب قلم ہی لیکر لمبے ہو گئے۔ میں سائکل دیکھ رہا تھا آپ کی انہوں نے نجانے کسوقت خط ختم کیا اور چلتے بنے.

نووارد۔ یہیں آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے لکھ رہے تھے ۔

دمباز:۔ ہاں پاگل ہیکے سامنے ذرا دیر کیلئے توجہ اس طرف سے ہٹ کر سائیکل کی طرف ہوئی اتنے میں وہ صاحب نو دو گیارہ عجیب زمانہ آگیا ہے اور کچھ نہیں تو قلم ہی پر ایمان کھو بیٹھے ۔

نووارد:۔ میرا تو خیال ہے وہ ابھی یہیں کہیں ہوگا بھاگ کر کہاں جائیگا اتنی جلدی ۔

دم باز:۔ یعنی یہ کہ اسی خیال سے میں بھی ہر طرف نظر دوڑا رہا ہوں اے وہ دیکھئے وہ دیکھئے وہ کھڑا ہے بدمعاش پان والے کی دوکان پر پکڑ لیجئے جاکر جلدی سے۔

نووارد۔ آپ سائیکل دیکھئے گا میری۔ (عجلت میں) پکڑیئے گا یہ منی آرڈر فارم اور روپیہ (جاتے ہوئے)

دمباز:۔ ڈاکخانہ بینک اور ریلوے کے ٹکٹ گھروں کو ایسا گھیرا ہے ان اچکوں نے کہ کچھ نہ پوچھئے جیبیں یہاں کٹ جائیں۔ چیزیں یہاں سے غائب ہوں۔ مسمریزم کا کھیل ہے کہ ادھر ذرا سی نظر چوکی ادھر چیز غائب۔

(سائیکل پر سوار ہو کر گھنٹی بجاتا ہے اور چل دیتا ہے)

نووارد:۔ (دور سے چلاتے ہوئے) ذرا پکڑیئے گا اسے بھائی صاحب اُو میاں پان والے۔ جانے نہ دینا اسے۔ چور ہے چور۔

(ہر طرف سے چور چور کی آواز لگاتے ہوئے لوگ جمع ہو جاتے ہیں)

(۔ وقفہ ۔)

نووارد:۔ (غصہ میں) کیوں بے یہ کیا حرکت تھی۔ نظر نہ پڑ جاتی تو چالیس روپے کا قلم گھما دیا تھا اجی؟

دمساز:۔ ارے ارے ارے۔

ایک آواز:۔ اجی مارئیے دو ہاتھ۔ پکڑ گیا تو ارے ارے کہہ رہا ہے۔

دوسری آواز:۔ پولیس میں دیدو اجی۔

نووارد:۔ میں نے تو یہ نیکی کی کہ خط لکھنے کے لئے اپنا قلم جیب سے نکال کر

دیدیا۔ بے ایمان کہہ رہا تھا کہ بیوی مرگئی ہے میری۔ اسکی اطلاع کرنا ہے۔ اور ادہر اپنے ساتھی کی نظر بچا کر لمبا ہو گیا۔ وہ بیچارے ایسے شریف آدمی۔ اگر انکی نظر نہ پڑتی اسپر اکدم سے تو دے ہی گیا تھا غچہ۔

دمساز:۔ ارے ارے ارے۔

پہلی آواز:۔ اجی ماریئے پہلے دو ہاتھ۔

دمساز۔ ارماں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اُس اپنے پیدا کرنے والے کی۔ میرے باپ دادا نے بھی کبھی ایسا کام نہیں کیا۔ بس خدا سمجھے تجھے

دمباز۔ اجی بس اب کیا کہوں آپ لوگوں سے

دوسری آواز:۔ کہو گے کیا تھانہ چلو تھانہ۔

نووارد۔ یعنی یہہ سن ملاحظہ ہو۔ اور یہہ حرکتیں۔ واہ ری دُنیا۔

دمساز:۔ ارماں یہہ سب اُس کا کیا دھرا ہے۔ وہ کمبخت دمباز۔ ابھی کچا کھا جاؤں اُسے آپ کے سامنے۔ ساری عزّت آبرو خاک میں ملاکر رکھدی۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں جو میری نیّت میں ذرا سا بھی فتور ہو۔

نووارد:۔ قلم بھی لے کر بھاگا۔ اور نیت میں بھی فتور نہیں۔

دمساز:۔ ارماں سگرٹ پان خریدنے آیا تھا۔ یہاں تک آپ نے بلا وجہ غُل غپاڑہ مچا دیا۔ ارے واہ رے دمباز۔ خدا غارت کر دیتا تجھے (پکار کر) کیوں بھئی یہہ کیا حرکت تھی آخر؟ کہاں تھے کہاں تھے۔

نووارد۔ ابھی یہیں تو کھڑے تھے سائیکل لئے ہوئے وہ بھی غائب ہو گیا؟

دمساز:۔ یہہ دیکھئے ایک نہ شد دو شد۔ اجی وہ غائب ہو گیا سائیکل لے کر۔ وہ تو میں جانتا تھا کہ میرے بھیجنے کا کچھ نہ کچھ مطلب ضرور ہوگا۔

ارماں واہ بھئی دمساز واہ۔ ماننا ہی پڑتا ہے تمہیں۔

نووارد:۔ (پریشان ہو کر) یہہ معاملہ کیا ہے آخر۔؟ اس کے پاس تو ساری رقم بھی تھی میری۔ منی آرڈر کی۔ میں جلدی میں اسکے سپرد کر کے ایک طرف لپکا۔

دمساز:۔ ارماں آپ سمجھے نہیں۔ اُس نے سائیکل پر آپ کو آتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ بس اسوقت پوری تگڑم اُسکے ذہن میں آگئی۔ پہلے مجھے بھگایا۔ پھر آپ کو میرے پیچھے دوڑا دیا۔ اور خود سائیکل لے کر لمبا ہوا۔

(عاجز آکر) خدا موت بھی تو نہیں دیتا ہم دونوں میں سے کسی ایک کو جو یہہ ساتھ چھوٹ جائے۔

نووارد:۔ میں تو بڑے میاں اب تمہیں سے لونگا اپنا سب کچھ۔ بھلا بتایئے میں دونوں طرف سے مارا گیا۔

پہلی آواز:۔ ملی بندھی معلوم ہوتی ہے دونوں میں۔

دمساز:۔ ارماں مجھے گولی مار دو۔ میں تو عاجز ہوں اپنی زندگی سے۔ (رو کر) وہ بدمعاش تو آپ کا کام کر کے چلتا بنا۔ اور مصیبت آئی میرے سر پہ۔ نہ کسی کے لینے میں نہ دینے میں پروردگار تو ہی مدد کرنے والا ہے اب تو۔

نووارد:۔ میں تو اب تم سے لوں گا اپنی ہر چیز۔ یا تو اپنے ساتھی کا پتہ

لگاؤ۔ یا چلو تھانہ۔ بھلا بتائیے۔ ایک ہفتہ ہوا تھا ابھی سائیکل خریدے ہوئے۔

دمساز:۔ (دعا مانگ کر) یا اللہ مجھے سائیکل ہی بنا دے ارے ہاں جان تو چھوٹے میری کسی طرح۔ ایسا چکر کا دیکر گیا ہے کمبخت کہ بات بنائے نہیں بن رہی ہے۔ میں بھی اگر آج بھانڈا نہ پھوڑ دوں پولیس کیسامنے تو دمساز نہیں ارماں سب کچھ اقبال کروں گا۔ ہاں نہ رہے گا بانس نہ بجے کی بانسری۔

نووارد:۔ اجی ان فضول باتوں میں کیا رکھا ہے۔ (ڈانٹ کر) سائیکل کا بندوبست کرتے ہو۔ یا میں کروں آپ کی کارروائی۔

دمساز:۔ (خوشامدانہ) ارماں شریف آدمی ہوں قسم لے لیجئے جو میں نے کسی کا کچھ نقصان کیا ہو۔

نووارد:۔ چلو چلو بہت دیکھے ہیں تمہارے جیسے لوگ آج جو اتفاق سے پکڑے گئے، تو لگے قسمیں کھانے۔ سائیکل پیدا کرو میری سیدھی طرح سے ادر نہیں تو چلو تھانے۔

پہلی آواز:۔ یہ سب ملی بھگت ہے بابو جی۔ جب تک پولیس کے ڈنڈے نہیں پڑیں گے کچھ نہیں بتائے گا۔

دمساز:۔ ارماں وقت پڑ گیا ہے مہربان جو چاہے کہہ لیجئے۔ (غصہ میں) کاش کہ وہ مل جاتا کہیں کمبخت اسوقت۔ آج ایسی مصیبت میں ڈال کر گیا ہے کہ ٹلنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

نووارد:۔ بھئی اس کا گھر دور ہوگا کہیں چلئے چلو اس کے پاس۔

دمساز:۔ اجی تو اور کیا۔ آپ سمجھتے ہیں میں چھوڑ دوں گا اُسے۔ چلئے آیئے میرے ساتھ اور یہ سارا مجمع بھی لے لیجئے۔

ارے ہاں۔

(مجمع کی آواز فیڈ آؤٹ ہوتی ہے)

(سائیکل کی گھنٹی بجتی ہے)

(سڑک کا گل شور)

دمساز:۔ (چلّا کر) ارے وہ دیکھئے وہ بھاگا جا رہا ہے ہم لوگوں کو دیکھ کر۔ ارے کمبخت تو رہ مردود۔ خدا تجھے غارت کر دے ارماں پکڑنا۔ پکڑنا۔

نووارد:۔ (ڈانٹ کر) روکو گاڑی روکو۔ روکو سائیکل لے کر بھاگا جا رہا ہے میری۔

(گیر چلنے کی آواز)

دمساز:۔ یعنی یہ کہ ایسی مخالف ہوا میں کون بٹھا سکتا ہے۔ آپ دونوں کو۔ آپ نے تو روز کا دھندا بنا لیا ہے کہ جب میں ادھر سے گزروں تو آپ کو پیچھے بٹھا لوں۔ واہ صاحب واہ۔ ایک دن مروت میں بٹھا لیا۔ دو دن بٹھا لیا۔ روز روز آپ کو چڑھائی پر لے کر کون چڑھے۔ ڈبل سواری دیکھ کر پولیس والا پکڑے تو۔

نووارد:۔ میں کہتا ہوں کھڑی کر دو سائیکل۔

دمساز:۔ (پھولی ہوئی سانس کے ساتھ) ارماں پھر وہی دمبازی؟

سچ کہتا ہوں۔ ایک ایک بات کا اقبال کروں گا پولیس کے سامنے ورنہ نیچے اتر پڑ سائیکل سے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ کمال کر رہے ہو۔ کیسے بٹھالوں دو — دو آدمیوں کو۔ یہاں اکیلے جان لے کر چلنا مشکل ہے۔ کسی سے لڑ لڑا جائیں تو تین جانیں ضائع ہوں۔

نو وارد:۔ ابے چوری اور سینہ زوری۔

دمباز:۔ بھئی جتنی چاہے گالیاں دے لو۔ میں آج تم میں سے کسی کو لاد کر نہیں لے جاؤں گا۔

دمساز:۔ ارماں تو مجھے کہاں اس مصیبت میں پھنسوائے جا رہے ہو۔

دمباز:۔ کیا مصیبت ہے صاحب باپ دادا کا نوکر سمجھ لیا ہے مجھے۔

نو وارد:۔ ابے مار ڈالوں گا تجھے بدمعاش روک گاڑی۔ روک۔

(سائیکل کا گبھرا اور زیادہ تیز چلتا ہے)

دمباز:۔ بھئی اگر اب دعا کروں تمہارے ساتھ تو مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو مجھے۔ اب بھی اگر یقین نہ کرو تو یعنی یہہ کہ مسلمان نہیں کافر ہو گویا کے۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) ارماں رہنے بھی دو خوب سمجھتا ہوں تمہاری ان چالوں کو۔ افعال بڑے اچھے ہیں نا جو مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔

دمباز:۔ اتنی بڑی قسم کبھی اور کھائی ہے میں نے۔

دمساز:۔ ارماں تو مطلب کیا ہے تمہارا ساری زندگی جیل ہی میں سڑتا رہوں تمہاری بدولت۔ ہر ہفتہ بند ہونا پڑتا ہے حوالات میں تمہاری وجہ سے۔

دمباز:۔ احسان اور اتنا بڑا احسان کہ ساری زندگی گردن نہیں اٹھا سکتا تمہارے سامنے۔ یعنی یہہ کہ جو سر آج تک نہیں جھکا کسی کے سامنے وہ نیچا ہو گیا ہے۔ اور پھر تم تو میرے دم کا ساز ہو گویا۔ یعنی یہہ کہ جو کچھ میں کروں اس کی آواز تم بن جاؤ۔

دمساز:۔ ارماں بس کیا کہوں تمہارے دم اور ساز دونوں کی۔ خدا

کی مار ہے۔ مجھ پر جو ہر مرتبہ تمہاری باتوں میں آجاتا ہوں۔ تم تو بابا اب پیچھا چھوڑ دو کسی طرح میرا۔

دمباز:۔ پیچھا تو تمہاری شامت کر رہی ہے تمہارا۔

دمساز:۔ بتلایئے بھلا۔ تم جیسے سزا یافتہ کیساتھ میری گذر کس طرح ہو سکتی ہے۔

دمباز:۔ (بگڑ کر) یعنی یہہ کہ سزایافتہ تم ہو یا میں ہوں؟۔

دمساز:۔ کہہ جو رہے ہو۔

دمباز:۔ کہہ تو یہہ رہا ہوں کہ مردانگی ہر حال میں برقرار رکھنا چاہیئے یہہ کیا کہ عورتوں کی طرح لگے رونے۔

دمساز:۔ (طنزاً) واہ ری مردانگی۔ بدمعاشوں والی مردانگی دکھائیں۔ باپ دادا کی عزت گنوائیں تو بڑے مرد ورنہ ....

دمباز:۔ اپنا اپنا خیال ہے۔ ہاں تو اس طرف تمہارے جانے کے بعد ایک ایسی لاجواب تگڑم آئی دماغ میں کہ....

دمساز:۔ (بگڑ کر بات کاٹتے ہوئے) ارماں لعنت بھیجتا ہوں تم پر اور تمہارے دماغ دونوں پر۔

دمباز:۔ ہونا پورے بورڑم کے بوڑم۔ یعنی یہہ کہ دمباز کے دماغ نے سوچی ہے وہ تگڑم کسی اور نے نہیں؛

دمساز (چلا کر) ل ع ن ت۔ لعنت ہو۔ تم پر اور تمہاری ہر تگڑم پر۔

دمباز:۔ مرغ اور بریانی کی پلیٹیں جب سامنے رکھ کر اڑاتے ہوا وقت

لعنت نہیں بھیجتے ؟

دم ساز:۔ ارماں کس مردود کا دل خوش ہوتا ہے تمہارے ساتھ ان چیزوں کو کھا کر۔

دم باز:۔ بھئی میرا تو دل ہمیشہ ہاتھ بھر کا ہوجاتا ہے تمہیں کھلا پلا کر۔ تم نہیں ہوتے تو دنیا اجاڑ ہوجاتی ہے میری۔ اور نہ میں ایسا بیوقوف ہوں کہ بار بار گویا کہ اپنی دنیا ہی اجاڑتا پھروں وہ تو ایک شدنی تھی جو اتفاق سے ہوگئیں۔

دم ساز:۔ اچھی شدنی تھی۔ دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ باپ دادا کے نام کو ڈبو دیا جیل جا کر اور تم کہتے ہو .....

دمباز:۔ یعنی یہ کہ بیوقوفی کی بھی انتہا کر دی تم نے بھئی جیل کوئی سمندر یا دریا تو ہے نہیں جہاں نام ڈوبا کرتا ہے۔ خیر چھوڑو۔ ترکیب تو سنو پہلے۔ جو سوچی ہے میرے دماغ نے۔

دمساز:۔ پھر وہی ترکیب ؛

دمباز:۔ بھئی جیل ہی کو خارج از بحث کر دیا۔ یعنی یہ کہ کیا سمجھے۔

دمساز:۔ یہ کہ تمہاری زندگی کا جیل سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

دمباز:۔ (ہنس کر) اور تو جیسے سب کچھ تمہاری سمجھ میں آہی جاتا ہے نا؟ میری زندگی کو تو جھونکو چولہے بھاڑ میں تمہاری زندگی سے جیل خارج از بحث ہوگئی۔

دمساز:۔ ارماں سب زبانی جمع خرچ ہے۔ مگر اس تم تو بابا اب مجھے

میرے حال پر چھوڑ دو۔

دم باز:۔ یہی تو نہیں کر سکتا ہوں۔ زبان سے بھائی نکل گیا ہے۔ ایک دفعہ تو اب بھائی ہی بنا کر رکھوں گا عمر بھر اور اگر چھوڑ دوں گا نہ تمکو تمہارے حال پر تو دن میں تارے نظر آ جائیں گے۔ بٹیا۔

دمساز:۔ یہہ دیکھئے کبھی بھائی کبھی بٹیا۔ تمہارے کسی قول و فعل کا اعتبار ہے؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ چھوٹا بھائی بجائے بیٹے کے ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھیجے کے ہو اسوقت جو کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے تمہاری۔ آؤ کھانا کھالیں بس پہلے اس ہوٹل میں (ہوٹل میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا شور و غل) ہٹّی چاٹ کر کہتا ہوں تسے دم ساز یعنی یہہ کہ عزت آبرو تو سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تمہاری دعا سے آج بھی قورمہ کا پیالہ سامنے رکھ کر کھاتا ہوں۔ زمانہ بدل گیا۔ حالات بدل گئے۔ مگر ہمیں کیا (ہنسکر) ہماری حرکتیں نہیں بدلیں۔ تو گویا سب کچھ ویسا ہی ہے (پکار کر) بوائے مینو لاؤ۔

دم ساز:۔ ارماں یہہ کونسا کھانا ہے۔

دمباز:۔ جب کوئی بات سمجھ میں نہ آیا کرے تو خاموش بیٹھے رہا کرو۔

دمساز:۔ ارماں کوئی نئی مصیبت نہ کھڑی کر دینا یہاں یہہ ڈر رہا ہوں۔ پیسے دھیلے بھی ہیں کچھ جیب میں۔

دمباز:۔ پیسہ ایسی ذلیل چیز کبھی ہوئی ہے میری جیب میں۔

دمساز:۔ ارماں تو لعنت ہے جو ایک لقمہ بھی کھاؤں تمہارے ساتھ۔ وہ اترے گا نہیں حلق کے نیچے سے۔ کھانے پینے کے بعد تمام کو نسی نگرام

کروگے۔

دمباز:۔ (ڈانٹ کر) اچھا بند کرو اپنی بکواس (مینو پکڑتے ہوئے)
ہاں کیا کیا چیز تمہارے ہوٹل میں ہے۔ مرغ مسلم۔ بریانی۔ بٹیر،
دوپیازہ، شلجم گوشت، پلاؤ، فیرنی، سب کچھ لے آؤ۔ بوائے
ان لذیذ کھانوں میں کوئی کیسے چھوڑے کیسے نہ چھوڑے۔

بوائے:۔ ہر چیز کی ایک ایک پلیٹ حضور۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ بوائے ہو گھن چکر ہو۔ کتنے دنوں سے کام کر رہے
ہو اس ہوٹل میں۔ (ڈانٹ کر) مینجر کو بلاؤ لپٹے اور کہو کہ
(Complaint Book) لیکر آئے۔ (وقفہ) تمیز

دمساز:۔ (بگڑ کر) ہوا کیا جو بگڑ گئے۔

دمباز:۔ ہوا کیا۔ یعنی یہ کہ تمہارے چپت مار کر چلا گیا۔ اور پوچھتے ہو کہ ہوا
کیا۔ بھئی تم میرے دوست، میرے مہمان ہو ویسے بھی مسلمان کے دستر خوان پہ
سب بھائی بھائی ہیں۔ جب تم میرے مد مقابل بیٹھے ہوئے ہو۔ اور وہ دیکھ
بھی رہا ہے تو پھر اس کا یہ پوچھنا چہ معنی دارد کہ ہر چیز کی ایک پلیٹ حضور،
گویا کہ کھانا میں کھاؤں گا۔ اور تم مکھیاں جھلو گے۔

دمساز:۔ ارمیاں تو اسمیں بگڑنے کی کیا بات ہے۔ کہہ دیتے کہ دو دو پلیٹیں
لیکر آئے (پکار کر) او میاں لڑکے سنا ذرا دو دو پلیٹیں لے آؤ ہر کھانے کی۔

بوائے:۔ آدھا پلیٹ مانگتا ہے اور دو جنے کھاتا ہے ہم جیاستی کے
کھیال سے بولا تھا حضور۔

دم ساز:۔ ہاں ہاں ٹھیک ہے جلدی سے لے آؤ کھانا۔ (وقفہ)
کہو تو ٹھیک رہا تھا بے چارہ اتنا بہت سا کھانا بیکار ہی جائے گا۔ یہہ
تو پیسے جان بوجھکر پھینکنا ہوئے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ پیسے ہیں کہاں جو پھینکوں گا یہہ دیکھنا کہ داؤں کیسا
پھینکتا ہوں یہاں۔ (پکار کر) سامنے والی بڑی میز پر لگا دے ساری
چیزیں بوائے۔

بوائے:۔ حجور۔

دمباز:۔ ایک مرغ مسلم ادہر ایک اُدہر ایک بریانی ادہر ایک اُدہر
ایک بیرڑ ادہر ایک اُدہر سمجھا۔

بوائے۔ حجور

دم باز:۔ مینجر کو بولا ہمارا حکم۔

بوائے:۔ وہ ابھی آئے گا۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) ارماں اب مینجر کیا ہوگا آگے (دھیمی آواز سے)
ایک تو چوری اور پھر سینہ زوری ارماں ایسی دعوت سے تو سوکھی روٹی
اچھی تھی۔ اللہ ساتھ خیریت کے نکالے یہاں سے تب بات ہے۔

دم باز:۔ پھر وہی باتیں۔ یعنی یہہ کہ آبریت خیریت کی طلبگار عورتیں ہوا
کرتی ہیں۔ مردوں کا اس سے کیا واسطہ۔ چلو ہم میز پر چلو۔ (ہنس کر)
ذرا سا ڈانٹ پھٹکار دیا تو کس سلیقہ سے حجن گر گیا ہے کھانے۔

دم ساز:۔ ارماں بل کہاں سے ادا کروگے۔ جب پلے کچھ نہیں ہے۔

دم باز:۔ تمہیں گروی رکھ دوں گا بس اتنا ہو گیا اطمینان بسم اللہ کرو۔ ہاں ہاں چھوڑو ہاتھ دو چار لقمے کھاؤ گے تو ڈر دور سب غائب ہو جائے گا۔ اور ابھی بازار چل کر تمہارے لئے کپڑے بھی خریدنا ہیں۔

دمساز:۔ (دکھاتے ہوئے) تمہیں والد۔ اور پیسہ ایک نہیں جیب میں۔

دمباز:۔ (دکھاتے ہوئے) یعنی یہ کہ جب جیب میں دنیا پڑی ہو تو پیسوں کی کیا ضرورت۔ مزیدار ہے کھانا یا بلاؤں مینجر کو معہ اس کی Compliment Book کے (ڈکار کر) بوائے۔

دمساز:۔ ارماں نہیں نہیں خدا کیلئے چپ رہو۔ تمہارے ساتھ کھا تا گیا رہا ہوں لیکن دل دھکڑ پکڑ کئے جا رہا ہے۔

دمباز:۔ ہاں تو وہ ٹیلیگرام جواب کے آئی ہے دماغ میں اس کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ.......

دمساز:۔ بھئی یہاں سے ساتھ خیریت کے نکلنے دو پہلے۔ اسکے بعد دیکھی جائے گی کوئی اگر ٹیلیگرام۔

دمباز:۔ یہاں کا سارا ہنگامہ تو تمہارا ہی کیا ہوا ہے۔

دمساز:۔ (ڈر کر) کیا مطلب۔

دمباز:۔ ہر کھانے کی دو پلیٹوں کا آرڈر کس نے دیا ہے۔ بھوکے تم ہو یا میں۔

دمساز:۔ میں نے آرڈر وارڈر کچھ نہیں دیا سنا آپ نے۔ اب لگے

دمبازی کرنے میں ہوتا ہوں ابھی تو دنگ گیا رہ۔
دمباز:۔ (ہنس کر) بس گھبرا گئے۔ یعنی یہہ کہ کھانے کے بعد جو چال سوجھ گئی چلدی جائے گی۔ اس بٹیر پہ تو مارو بلم ہتھ۔
دمساز:۔ ارماں کیا ہاتھ ماریں۔ کھانا کھائیں تو عزت سلامت نہیں نہ کھائیں تو جان نکلی پڑتی ہے۔ بھائی میرے بل کہاں سے ادا کرو گے۔ یہہ تو بتاؤ مجھے۔
دمباز:۔ کھانے کے بعد جب دانتوں میں خلال کروں گا اس وقت سوچوں گا یہہ۔
دمساز:۔ ارماں یہاں تو جان نکلی جا رہی ہے۔
دمباز:۔ اچھا مینجر سے جا کر کہو کہ نواب صاحب نے یاد کیا ہے شکایت والی کتاب لیکر فوراً آئے کھانا کھالیا تم نے۔
دمساز:۔ پھر وہی شکایت۔
دمباز:۔ (ڈانٹ کر) جو کچھ کہہ رہا ہوں اسپر عمل کرو۔
دمساز:۔ (جاتے ہوئے) ارماں اتبو جو کچھ کہو گے کرنا پڑے گا۔ آسمان سے قہر ٹوٹ کر گرا ہے میرے اوپر۔ آپ ہیں مینجر صاحب چلئے وہ بلا رہے ہیں نواب صاحب آپ کو۔ اور وہ لے لیجئے اپنی شکایت والی کتاب
مینجر:۔ خیریت تو ہے کیا بات ہوئی (دم باز کے کراہنے کی آواز)
دمساز:۔ چلئے ذرا نواب صاحب کے پاس۔
دمباز:۔ (کراہتے ہوئے) یعنی یہہ کہ موت بھی جس کا کچھ نہ بگاڑ سکی اس کا

کام تمام کر دیا آپ نے۔

مینجر:۔ کیا بات کیا ہوئی طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی۔

دمباز:۔ آپ کے کھانے میں ضرور کچھ گڑبڑ تھی۔ میرا جگر کٹا جا رہا ہے اندر سے۔ ہائے میں مرا۔ بالکل جانکنی کی اذیت ہے مجھے۔

مینجر:۔ صاحب کھانے سے تو آج تک کسی کو کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ البتہ یہ جو صاحب آپ کے ساتھ ہیں (ڈانٹ کر) سچ سچ بتاؤ کیا ملایا تم نے نواب صاحب کے کھانے میں۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) ارماں ایسی کی تیسی نواب صاحب کی اور تمہیں کیا کہوں مجھے پھانسی کے تختے پر لٹکوانا چاہتے ہو۔ یہ بھی ایک ہی رہی واللہ۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ مر گیا اس ہوٹل میں تو جناب میری اتنی بڑی ریاست کا کیا ہوگا۔ پولس کو بلاؤ فوراً۔ نہ یہاں میرا کوئی عزیز و اقارب وصیت بھی کروں تو کس سے کروں۔ ایک مصاحب ساتھ تھا اب نہ معلوم اس نے زہر دیا ہے یا کھانے میں کچھ گڑبڑ تھی۔ ہائے میں مرا۔ میں مر گیا۔ لوگو۔ ہوٹل میں غربت کی موت مرا جا رہا ہوں۔

دمساز:۔ ارماں کیوں غل غپاڑہ مچا رہے ہو فضول۔

دمباز:۔ کام تمام کر دیا میرا اور میں غل بھی نہ مچاؤں۔ اچھی جگہ مارا ہے لاکر۔

(دمباز کا درد و کراہیں رونا)

دمساز:۔ تو کیا واقعی تکلیف ہی ہے کچھ۔ کہاں درد کہاں ہو رہا ہے۔

دمباز:۔ بس کلیجہ کٹا جا رہا ہے ضرور کچھ گڑبڑ تھی کھانے میں پولیس کو بلا کر

ڈاکٹری معائنہ کراؤ ہر کھانے کا۔

مینجر:۔ (گھبرا کر) ارے صاحب یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ میرے ہوٹل کی ساری ساکھ ختم ہو جائے گی۔

دمباز۔ پولیس۔ پولیس۔ مجھے پکڑ کر کوئی ٹیلی فون تک پہونچا دے۔

مینجر:۔ چلئے ہسپتال پہونچا دیں آپکو ابھی آرام ہو جائے گا۔

دمباز:۔ پہلے بل لے لیجئے اپنا۔ وہ شیروانی ٹنگی ہے اس میں سے بٹوہ نکال کر پیسے لے لیجئے اپنے۔

مینجر:۔ اجی چھوڑیئے بل کو آپ اچھے ہو جائیں سمجھئے دولت مل گئی۔

دمباز:۔ نہیں صاحب بل تو میں پہلے ادا کروں گا۔ موت سے پہلے ایک ایک پائی بے باق کروں گا۔ سبکی یعنی یہ کہ خدا کے گھر منہ بھی تو دکھانا ہے۔

مینجر:۔ بل بعد میں دیکھا جائے گا آپ اچھے ہو جائیں گے انشاء اللہ۔ چلئے ٹیکسی بلائی ہے میں نے آپ کیلئے۔

(ٹیکسی کی آواز)

دمباز:۔ بھائی میرا دم مشکل سے نکلے گا۔ یقین کیجئے جان آپ کے بل میں اٹکی رہے گی۔

دمساز:۔ ارمان بیلونہ دام ارے ہاں یہ حجت بھی ختم ہو کسیطرح۔

مینجر:۔ بہت اچھا کونسی جیب میں ہے آپ کا بٹوہ۔ (وقفہ) نظر تو نہیں آرہا ہے کسی جیب میں۔

دمباز:۔ اچھا یہ کہ مرنے سے پہلے بٹوا بھی غائب کر دیا اس کے ملازمین نے

صاحب اچھا ہوٹل کھولا ہے یہ آپ نے۔ ٹھگوں کا اڈا معلوم ہوتا ہے مجھے تو
پھر تو ایک اسکیم کے تحت قتل کیا گیا ہے مجھے۔ میری رقم حاصل کرنے کے لئے
چھرا نہ مارا مجھے زہر دیدیا۔

مینجر:۔ (گھبرا کر) خدا کے لئے ایسی باتیں نہ کیجئے، نواب صاحب کتنا روپیہ
تھا آپ کے بٹوے میں۔

دم باز:۔ زیادہ رقم تو نہ تھی یعنی یہہ کہ دو سو روپے لیکر چلا تھا گھر سے

مینجر:۔ میں دیتا ہوں پانچسو روپے آپکو مگر خدا کیلئے خاموش ہوجایئے۔

دم ساز:۔ عزت کی خاطر جان چھڑایئے ابتو۔ پانچسو روپے ایک طرف اور
ہوٹل کی ساکھ ایک طرف۔

مینجر:۔ یہہ لیجئے سو سو کے دو نوٹ۔ مگر اب خاموش ہوجایئے خدا
کیلئے بڑی مہربانی نواب صاحب۔ آپ نے میری عزت بچالی۔ موٹر
چلدیتی ہے۔ دمباز دمساز کے قہقہے۔ اشارہ ارے مرغ
مسلم کھاتے کھاتے یہی تگڑم سوجھی تھی کیا ارے دمباز۔

دمساز:۔ (بگڑ کر)۔ اب تو تم نے سر بھی کاٹ کر رکھدیا میرے سامنے تو میں سمجھوں گا اس میں بھی کوئی دہوکہ ہے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ اس دن بال بال بچوا دیا تمہیں ورنہ اس ہوٹل کے مینجر کی جگہ تمہیں پھنسوا دیتا تو؟

دمساز:۔ ارماں تو میں ہی رہگیا ہوں قربانی کا بکرا۔ آخر کس منہ سے وعدہ کرتے ہو کہ میرے ساتھ کسی قسم کی دغا نہیں کروگے۔ وہ تو کہو کہ مینجر بچارہ کوئی شریف آدمی تھا۔ ورنہ چکھا دیتا تمہاری اس دغا بازی کا مزہ مفت خدا پھر بندے بندے پھرتے۔

دمباز (ہنس کر) وہ بھی کوئی دغا بازی تھی۔ اور اگر وعدے کے بعد ایک دغا بازی ہوگئی تو کیا ہوا۔ ایمانداری سے تو دو دغا بازیاں اور کرسکتا ہوں تمہارے ساتھ۔ یعنی یہہ کہ تین کی گنجائش ہوتی ہے نا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ بھی دغا بازی کروں تو خود ہی لگا لوں گا پھانسی کا پھندہ گلے میں۔ تمہیں کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں۔

دمساز:۔ تو گویا دو دغا بازیاں ابھی اور کروگے میرے ساتھ۔ اب تو تم مجھے

اپنا دشمن سمجھو. ابھی تھانے جاکر سارا کچا چٹھا بتاتا ہوں تمہارا. ارے ہاں صاحب اور تو کسی طرح میری جان چھوٹنے سے رہی.

دمباز:۔ اچھا تو چلو. میں اپنا بیان دیتا ہوں تم اپنا بیان دینا یعنی یہ کہ پولس کسی نہ کسی کو تو پکڑ ہی لے گی۔

دمساز:۔ ارماں تو تمہارے آگے میری سنےگا کون؟

دمباز:۔ یہہ تو مرضی ہے حاکم. ممکن ہے کہ میں ہی پھنس جاؤں چیونٹی اکثر ہاتھی کو مار ڈالتی ہے. اگر چل گیا ہمارا کرتب تو بندھ جاؤں گا میں اور نہیں تو تمہیں بندھوانے میں کوئی کسر تھوڑا ہی اٹھا رکھوں گا.

دمساز:۔ (روکر) ابھی تک تو دھوکہ دھڑی سے پکڑواتے رہے. اب بیان دے کر گرفتار کراؤ گے مجھے. ارماں سر دے مارنے کا مقام ہے. میرے لئے نہیں؟

دمباز:۔ سر تو وہیں تھانے میں چلکر دے مارنا اور میں تو یہہ کہتا ہوں کہ ایسے سر کی قیمت ہی کیا ہے. جسمیں ہوا بھری ہو. کچھ بھجا. کچھ عقل کچھ دماغ ہوتا تو کام بھی آتا. ذراسی کوئی بات ہوئی اور بچّوں کی طرح رونا شروع کر دیا.

دمساز:۔ ارماں روتا ہوں اپنی عزّت آبرو کی کرکری پر لٹیا ڈبو دی میں نے تمہاری خاطر سارے خاندان کی جہاں جاؤں وہاں تھڑی تھڑی مچی ہوئی ہے. نہ کسی کے گھر جانے کے قابل رہے اور نہ آنے کے.

دمباز:۔ بھئی رشتہ داری تو پیسے کے بل بوتے پر چلتی ہے جس کے یہاں گئے

دس بیس اس کو تھما دیئے ۔ یہہ سارا عزت آبرو کا کھیل ہی پیسے کا ہے ۔ مگر اب تم تو لگے ہو رقم جمع کرنے میں کسی کو دھیلہ چھدام دو تو وہ عزت بھی کرے تمہاری ۔ کتنا انکم ٹیکس دے دیتے ہو اپنی آمدنی کا ۔

دمساز :۔ یہاں کفن کو کوڑی نہیں انکم ٹیکس کیا اپنے گھر سے ادا کروں گا ۔

دمباز :۔ ہزاروں کے وارے نیارے بھی کرتے ہو یعنی یہہ کہ سائیکلیں چرائیں ۔ بڑھیا کی دولت پر ہاتھ مارا ۔ بلیک مارکیٹنگ کی ۔ یہہ ساری رقم کہاں گئی آخر ۔

دمساز :۔ (خوشامدانہ) اماں کہیں کہہ بھی نہ دینا ۔ کسی کے سامنے یہہ ۔ ورنہ اور لینے کے دینے پڑ جائیں گے ۔ یہہ ساری رقم ہاتھ تمہارے لگی ہے یا میرے ؟

دمباز :۔ رقم کو ہاتھ لگانا تو الگ چیز ہے سوال یہہ ہے کہ پکڑا کون گیا ۔ معلوم کے سمجھا پولس نے ۔

دمساز :۔ (ڈرکر) اماں تو آخر کس بات کا بدلہ لیا جا رہا ہے مجھ سے ۔ کوئی بُرائی کی میں نے تمہارے ساتھ یا تمہارے کہنے پر عمل نہیں کیا کبھی ؟

دمباز :۔ پولس میں میرے خلاف بیان دینے جا رہے ہو کہ نہیں ۔

دمساز :۔ میری شامت آئی ہے جو میں ایسا کروں ۔

دمباز :۔ مگر یہہ روز روز کی جھک جھک آخر کون سنے تمہاری بات بات پر عزت گئی ۔ آبرو گئی سوال یہہ ہے ۔ کہ کوئی ٹھیکہ تو لیا نہ تھا تمہاری عزت بچانے کا ۔ مجھے جو آخر گالیاں سناتے ہو صبح شام ۔ آخر کس سلسلے میں ۔

دمساز:۔ اماں دل جلتا ہے تو کہتا ہوں۔ تم پہلے ہی کہدیا کرو نا کہ مصیبت آنے والی ہے تاکہ میں لمبا پڑجایا کروں ۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ مصیبت آگئی نا۔ جسدن تو سمجھو صبح ہی ہے۔ بیس بیس سال کے لئے جائیں گے دونوں۔ دمبازی تو جب تک چل رہی ہے۔ چل رہی ہے۔ کہیں نہ کہیں تو یہ سفر جاکر ختم ہی ہوگا۔

دمساز:۔ (روکر) بیس بیس سال۔

دمباز: (ہنس کر) وہ تو خیر دیکھا جائے گا۔ پہلے یہہ بتاؤ کہ جانباز کی شادی میں شریک ہو رہے ہو یا نہیں۔

دمساز:۔ اماں کیا شریک ہو رہا ہوں۔ نہ سر پہ جوتا ہے نہ پیر میں ٹوپی۔

دمباز:۔ یعنی یہہ تو عالم ہے بدحواسی کا۔ اور چلے ہیں میرے خلاف پولس میں بیان دینے۔ ٹوپی سر پہ ہوتی ہے اور جوتا پیر میں۔

دمساز:۔ ہاں ہاں وہی مطلب۔

دمباز:۔ جو کچھ کہو وہ میں بتادوں۔

دمساز: اماں لونڈے بھی تو ننگے ہیں کس کس کے لئے کہوں تمہے۔

دمباز:۔ ارے بھئی لونڈے تو جیسے تمہارے ویسے میرے۔ نگڑی پر ایک دوست کا مکان اٹھا رہا ہوں۔ جو کمیشن ملے اسمیں تم بھی ٹھاٹ کرلینا۔

دمساز:۔ تمہیں واللہ۔

دمباز:۔ تمہارے سامنے ہی سارے معاملات طے کروں گا۔ جو چاہے اپنا

حصہ لے لینا۔

دمساز:۔ (ڈر کر) کوئی ٹنگڑم تو نہیں ہے اس میں۔

دمباز:۔ تنگڑم کوئی بچوں کا کھیل تو ہے نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ پولس نے جب سے اپنا ڈنڈا سنبھال لیا ہے اس دن سے میں دمباز ہی نہیں رہا۔

دمساز:۔ اماں ہر مرتبہ ایسے ہی رنگا دیکر پھنسوا دیتے ہو۔ اب پھر وہی مہرہ چل رہے ہو شطرنج کا۔

دمباز:۔ مگر اب تو یقین کرو کہ بادشاہ مات کھا جائے گا۔ اگر اس نے اپنے وزیر کا ساتھ نہ دیا۔ اک دوست کے مکان پر چلتے ہیں۔ وہیں رہیں گے ٹھاٹ سے۔ ادھر مکان دیا پگڑی پر اور نو دو گیارہ۔ پھر جتنے چاہے جوتے پہنو اور جتنی چاہے ٹوپیاں۔

دمساز:۔ بابا پھر کسی مصیبت میں نہ پھنسوا دینا بس مجھے تو ساری فکر یہ لگی ہوئی ہے۔

دمباز:۔ اعتبار نہیں آرہا میری بات کا۔ تو نوکر بن کر چلے چلو میرے ساتھ۔ بڑے بڑے بدمعاش پکڑے گئے نگران کے ملازم ہمیشہ محفوظ رہے۔

دمساز:۔ تو ہر معاملے میں الگ رکھو گے مجھے۔

دمباز:۔ بھئی وہ جو کام نوکروں کے ہیں وہ تو کرنا ہی پڑیں گے بات صرف اتنی ہے کہ ایک شخص آئے گا۔ پگڑی کا روپیہ دے گا۔ اور اپنے گھر چلے جائے گا۔ بس اللہ اللہ خیر سلا۔

دمساز:۔ (خوش ہو کر) اماں پھر جہاں کہو چلنے کو تیار ہوں۔

(change over)

(دستک)

ملازم :- (باہر آکر) کون ہے ؟

دمباز :- (ڈانٹ کر) بدتمیز کہیں کا ۔ ابے مہمان سے اسی طرح بات کی جاتی ہے ۔ یہی تمیز سکھائی ہے تجھے تیرے مالک نے ۔ نہ سلام نہ دعا آتے ہی آتے لٹھ مار دیا ۔ کہاں ہیں تمہارے صاحب ۔

ملازم :- صاحب تو دورے پر گیا ہے حضور ؟

دمباز :- (تعجب سے) دورے پر چلا گیا ۔ واہ بھئی واہ اچھا صاحب ہے یعنی یہہ کہ ہمیں مہمان بلاکر خود دورے پر چلا گیا ۔

ملازم :- آپ تشریف رکھو حضور گھر موجود ہے ۔

دمباز :- ابے رہنے والا کہاں کا ہے ۔ جاہل کہیں کا ۔ یعنی یہہ کہ تشریف نہ رکھیں گے تو کیا واپس چلے جائیں گے ۔ ہم تو اتنا لمبا سفر کرکے آئے ۔ اور یہاں صاحب ہی ندارد ۔ اور اگر جانا ہی تھا تو ایسے بدتمیز نوکر کو میرے لئے چھوڑ جانے کی کیا ضرورت تھی ۔ سامان اتروائیے گھوڑا گاڑی سے جلدی

ملازم :- (ڈر کر) آپ اندر تشریف لے چلو ۔ میں سب ٹھیک کئے دیتا ہوں ۔

دمباز :- مار کھا جائے گا میرے ہاتھ سے ۔ یہ بتائے دیتا ہوں ۔ یہہ بدتمیزیاں وہی تیرا صاحب برداشت کرسکتا ہے ۔ میں تو گدی سے زبان کھینچ لیتا ہوں آدمی کی اگر وہ اس قسم کی گفتگو کرے (مخاطب ہوکر) کیوں بے کلو غلط کہتا ہوں میں ۔

دمساز :- جی ہاں جی ہاں بالکل کیا مجال جو آپ سے بدتمیزی کرسکے ۔

دمباز:۔ اچھا میں تو اندر جا رہا ہوں۔ تم اس ملازم کے ساتھ سامان اتراؤ۔ (دو قدم)

ملازم: بھئی بڑا بے ڈھب ہے تمہارا صاحب۔ میں تو سٹ پٹا گیا۔

دمساز:۔ بس ایسا ہی بھڑ بھڑیا ہے۔ ویسے ہاتھ وات کبھی نہیں چھوڑتا۔

ملازم:۔ شاباش ہے تمہیں جو اس کے ساتھ نباہ کر رہے ہو۔ تنخواہ کیا دیتا ہے۔

دمساز:۔ اماں ہاتھ اٹھا کر کچھ نہیں دیتا۔ جتنے مرضی میں آئے لے لو۔ ارے ہاں بٹوہ تو اسی کے پاس رہ گیا ہے۔ اس گھوڑے والے کو ڈیڑھ روپیہ دینا تھا۔ ذرا مانگ تو لاؤ جا کر۔

ملازم:۔ میں دیئے دیتا ہوں صاحب جب تمہارا ٹھنڈا ہو جائے گا۔ تو لے لیں گے اس سے۔

دمساز:۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ وہ تو اتفاق سے بٹوہ رہ گیا اس کے پاس ورنہ روپے پیسے سب میرے ہی پاس رہتے ہیں۔

دمباز:۔ (اندر سے پکار کر) کیوں بے کلو کے بچے۔ یعنی یہ کہ ہونے لگی آپسیں کانفرنس اب نہ ہاتھ منہ دھلانے کی فکر نہ ناشتے کی وہ تو جہاں دو نوکر آپسیں اتفاق سے اکٹھا ہوگئے۔ بس لگے اپنے اپنے مالکوں کی برائیاں کرنے۔

ملازم:۔ (دور سے) ابھی تک غصہ چڑھا ہوا ہے۔

دمساز:۔ ارماں عادت ہی بکنے جھکنے کی ہے۔ بس شور ہی مچانے

بھر کا ہے ۔ اور بھوکا بھی ہے ۔ صبح سے سفر میں ناشتے کا کوئی انتظام نہو سکا ۔ اسی لئے یہہ ساری مصیبت آئی ہوئی ہے ۔

دمباز :۔ (چلاکر) وہ تو میں جانتا ہوں صاحب کہ بری محبت کا نتیجہ فوراً بر آمد ہوتا ہے ۔ یعنی یہہ کہ کلو بھی آتے ہی آتے اُسی بدتمیز ڈکر کے نقش قدم پر چلنے لگا ۔ بیٹھا ہوا باتیں لڑا رہا ہے ۔ اور کوئی فکر نہیں کہ میں صبح سے بھوکا ہوں ۔

ملازم :۔ بھئی منہ ہاتھ دھلاؤ جاکر اس کا ۔ میں ناشتہ لیکر آتا ہوں ابھی ۔ صاحب کیا ہے پورا باگڑ بلا ہے ۔

دمساز :۔ ہاں ہاں ! بس دس پانچ اُبلے ہوئے انڈے لے آو بھوڑے سے پراٹھے ۔ حلوہ سلوہ جو کچھ ہو گھر میں وہ بھی رکھ دینا ناشتہ میں اچھا تو میں چلتا ہوں اس کے پاس ۔ ورنہ وہ پھر غل غپاڑہ شروع کر دیگا ۔

(۔ وقفہ ۔)

(دمباز سے) اماں ! کیا آفت مچا رکھی ہے ۔ سارا گھر ہی سر پہ اٹھا رکھا ہے ۔

دمباز :۔ (ہنس کر) یعنی یہہ کہ رعب دکھانا کوئی معمولی کام ہے ؟ بھئی قسمت تو اس کو کہتے ہیں کہ صاحب دورہ پر ہے ورنہ .... اور وہ حضرت تو ابھی تک تشریف ہی نہیں لائے جنہیں اس مکان کی ضرورت ہے ۔

دمساز :۔ وہ بھی آئیں گے بیچارے جھک مارتے ۔ تمہارے

چکموں سے تو شیطان نے بھی پناہ مانگی ہے۔ اماں تمہاری زندگی کا کوئی سکنڈ بھی ایسا ہے۔ جب تمہیں چار سو بیسی سے فرصت ملتی ہو۔ بھئی خدا رسول کا واسطہ یہاں کوئی حرکت نہ کرنا۔ کسی بڑے آدمی کی کوٹھی ہے۔ سودا کر بیٹھے تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔

دمباز:۔ تو کیا کسی جھونپڑی کا سودا کروں۔ جب کوٹھی بغیر صاحب کے خالی مل جائے اور اس میں صرف ایک عدد بدھو نوکر ہو تو پھر اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔

دمساز:۔ اماں! جس دن تم سے پیچھا چھوٹے گا۔ اُس دن یہہ سمجھوں گا کہ آج دُنیا میں پھر سے پیدا ہوا ہوں۔

(۔۔ دستک ہ)

دمباز:۔ کون ہے۔ آجائیے۔ پہچان کر) اچھا! آپ ہیں۔ ابھی آپ ہی کا ذکر ہو رہا تھا۔

نووارد:۔ آ گئے آپ اپنی نئی کوٹھی میں۔

دمباز:۔ جی ہاں۔ سامان تو کل ہی بھجوا دیا تھا۔ میں نے اور آج خود دو ملازم لیکر آ گیا ہوں۔ کوٹھی کی حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ کوئی شریف آدمی آکر اس میں رہے۔ بال بچوں کو اسی خیال سے نہیں لایا۔

نووارد:۔ تو کیا وہ ارادہ بدل دیا آپ نے۔ میں تو روپیہ ساتھ لے کر آیا تھا۔

دمباز:۔ (ہنس کر) جی ہاں! وہ ارادہ تو بدلنا ہی پڑا جرم بہر حال

جُرم ہے۔ اور پھر میری ایسی پوزیشن کا آدمی آپ کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ کہ آپ آئیں تو آپ سے معذرت کر لوں۔

نووارد۔ مگر صاحب! زبان بھی تو آخر کوئی چیز ہوا کرتی ہے۔ جب آپ نے وعدہ فرمایا تو اس کو پورا کیجئے۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو سکتی۔

دمباز:۔ آجکل تو دیواروں کے بھی کان ہیں صاحب! ایسے بے شمار کیس پکڑے جا چکے ہیں۔ میں اپنی عزت آبرو سے ڈرتا ہوں۔ یعنی خدا خدا کرکے تو کوٹھی بن کر تیار ہوئی اور میں اسے پگڑی پر اٹھا دوں۔

نووارد:۔ جب آپ کا ذاتی مکان یہاں موجود ہے تو آپ کو اس کوٹھی کی کیا ضرورت۔ آجکل تو صاحب کسی کو جگہ دینا سب سے بڑا ثواب ہے۔

دمباز:۔ خیر جی۔ سوچیں گے۔ خانساماں نے ناشتہ نہیں تیار کیا ابھی تک۔ بھوکا بیٹھا ہوں۔ اور یہ میرے دو نوں نمک حرام ملازم کوٹھی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے جا رہے ہیں۔ (پکار کر) ابے او کلو کے بچے۔ کتنی دیر ہے ناشتہ میں۔ لعنت ہے ایسی کوٹھی پر جہاں ناشتہ بھی نہ مل سکے وقت پہ معلوم ہوتا ہے۔ جگہ ہی منحوس ہے۔ یہ جہاں کوٹھی بنوائی دس پانچ دن ایسے ہی گذر گئے تو میرا جنازہ نکل جائے گا یہاں (مخاطب ہو کر) سُنتے ہو بھئی کلو آپ کو لیجا کر بات چیت کر لو۔ (وقفہ)

(کلو اور نووارد جاتے ہیں)

نووارد:۔ (دھیمی آواز میں) بھئی معاملہ ہی کیا ہے۔ یہ لو چار ہزار روپیہ پگڑی کا۔ کل میں کسی وقت آکر کوٹھی پر قبضہ کر لوں گا۔

دمساز:۔ روپیہ تو آپ انہیں کو لیجا کر دیجئے۔ بھلا بتایئے میں اتنی رقم کہاں اٹھائے پھروں۔

نوارد:۔ انہیں کے کہنے سے تو دے رہا ہوں آپکو۔ رکھئے یہہ رقم۔ اور یہہ لیجئے سو روپیہ آپ کی نذر۔ قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔

دمساز:۔ اجی لعنت بھیجئے ابھی رسم پر۔

دمباز۔ (پکار کر) کیوں بے کلو۔ فارغ نہیں ہوا ابھی تک وہ تو جس کے پاس دو گھڑی کے لئے بیٹھ جائے بس امیر حمزہ کی داستان چھیڑ دیتا ہے۔

نوارد:۔ رکھو یہہ رقم جلدی سے۔ اور اب میں چلتا ہوں۔ ورنہ کہیں پھر زبان بدل دی تمہارے صاحب نے (جاتے ہوئے) دے دینا یہہ چار ہزار روپیہ اپنے صاحب کو۔

(موٹر کی آواز)

دمساز:۔ (ڈر کر) پولس! پولس!! اماں دمباز۔

دمباز:۔ گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ میں سمجھ گیا کیا معاملہ ہے۔ وہ آدمی معلوم ہوتا ہے کہ پولس سے ملا ہوا تھا۔ وہ جو صاحب کا ملازم ہے اس کے پاس جا کر ادہر ادہر نوٹوں کی گڈی رکھ آؤ۔ اندر پھر دوڑ آؤ میرے پاس۔

سپاہی (اندر آ کر) نکالو۔ وہ کہاں ہیں چار ہزار کے نوٹ۔ ان سب پر ہمارے دستخط موجود ہیں۔ (ہنس کر) کہو آ گئے ننانوے کے پھیر میں۔

دمباز:۔ اللہ نگہبان ہو صاحب۔ تو ہر مصیبت ٹل سکتی ہے۔ لیکن معاملہ کیا ہے آخر۔ یہہ تو بتایئے۔

سپاہی:۔ آپ نے جس شخص کو یہہ کو بھی پگڑی پر دی وہ ہمارا آدمی ہے۔

دمباز:۔ میں نے تو کسی کو نہیں دی ہے (یاد کرکے) اوہو! ٹھیک ہے۔ وہ میرا نوکر ہوگا کم بخت کلو (پکار کر) ابے او کلو۔ ادھر آبد معاش کے بچے۔ اِدھر سامنے۔ کیوں بے کمینے کتنا روپیہ لے لیا تو نے پگڑی کا۔

دمباز:۔ (گھبرا کر) اماں۔ آئیں آئیں کیا کہہ رہے ہو تم۔ قسم ہے خدا کی سینے پر چڑھ کر خون پی لوں گا۔

دمباز:۔ دیکھا آپ نے بلی پر جب حملہ کیا جائے تو وہ بھی اسی طرح جھپٹتی ہے

سپاہی:۔ لیکن پہلے تو ہم آپکی تلاشی لیں گے۔

دمباز:۔ بصد شوق۔ میری طرف سے تو آپ سارا شک رفع کر لیجئے۔ مجرم بہر حال ہم تینوں میں سے ایک ضرور ہے۔

سپاہی:۔ تیسرا کون شخص ہے؟

دمباز:۔ میرا دوسرا ملازم۔ باورچی خانے میں کھانا پکا رہا ہے۔ آیئے میرے ساتھ۔ (وقفہ)

یہہ ہے تیسرا شخص۔ کیوں بے۔ ہمارے بے گھر کرنے کا سامان بنائے بیٹھا ہے

سپاہی:۔ ٹھیرئیے۔ میں اسکی تلاشی لیتا ہوں۔ (وقفہ)

یہہ کیا سامنے ہی تو رکھی ہوئی ہے نوٹوں کی گڈی (ہنس کر) خوب پہونچے موقع پر۔

دمباز:۔ ارے صاحب پولس اور موت کا کوئی وقت تھوڑے ہی مقرر ہے۔ آپ کوئی اور رعایت نہ کریں ان دونوں بدمعاشوں کو لے جاکر فوراً بند کر دیجئے!

دمساز:۔ (گھبرا کر) ارے ارے

دمباز:۔ اب ارے ارے کرو جا کر جیل میں۔ چلے جائیے آپ! تھانے دار صاحب۔

(موٹر اسٹارٹ ہو کر چل دیتی ہے)

دمباز (جاتے ہوئے گلوگیر ہو کر) ارماں پھر دھرے گئے چوٹ۔ قصور میرا ہی ہے کہ میں نے یقین ہی کیوں کر لیا تم جیسے چالباز کی باتوں پر۔

دمساز:۔ ارمان اب اگر کبھی اُس مردود کا منہ دیکھوں تو چور کی سزا وہ میری۔

بیوی:۔ چلو رہنے بھی دو۔ چور میں اور تم میں اب فرق ہی کیا رہا (طنزاً) لو اور سنو ابھی تک اپنی شرافت پر ہی ناز کئے جا رہے ہیں۔ سینکڑوں مرتبہ پکڑے گئے۔ اس موئے دمباز کیوجہ سے حوالات میں نجانے رہے یہ سزائیں چور کی نہیں ہیں تو کیا شاہ ہیں؟

دمساز:۔ بھئی تو اور کونسا طریقہ اختیار کروں توبہ کرنے کا؟ تم تو اب بات بات پر غصہ کرنے لگتی ہو۔

بیوی:۔ ہاں تو تمھیں لگاؤں تمہاری عقلمندی پر کیوں؟ لے اتنا تو بچہ بھی سمجھتا ہے کہ موئی چوری دغابازی ایسی حرکتوں سے دور رہنا چاہئیے انسان کو اور تم ہو کہ عقل میں بات ہی نہیں آتی کسی طرح۔

دمساز۔ بڑے بڑوں کو چکمہ دے دیتا ہے میری تو بساط ہی کیا ہے

بیوی:۔ ارے تو ایک دفعہ چکمہ دے دیتا ہوگا کسی کو دو مرتبہ دے دیتا ہوگا۔ تمہاری طرح کوئی زندگی بھر نہیں کھاتا چلا جاتا ہے چکے ہزار بار منع کیا ہزار بار سمجھایا۔ مگر تمہاری تو وہی مثل ہے۔ چھُٹی گھوڑی بھسورے کھڑی ہر مصیبت پر رو پیٹ کر پھر اُسی کے ساتھ۔

دمساز: بات سچ کہتی ہو لفظ بہ لفظ مگر اب اُس کے قریب سے بھی گذر جاؤں میں تو جو دل چاہے وہ سزا دے دینا مجھے۔

بیوی۔ پھر وہی موئی سزا۔ میں کہتی ہوں اب اور کونسی سزا کی حسرت باقی

رہ گئی ہے دل میں باپ دادا کا نام ڈبو چکے۔ خاندان کی عزت خاک میں ملا دی۔ تھوڑی تھوڑی پچ گئی سارے زمانے میں یہ کچھ کم سزا ہے۔؟

دمساز:۔ ارماں اب جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو ہی گیا۔ آج سے اب یہ سمجھ لو تم کہ اپنی زندگی پھر سے شروع کر رہا ہوں۔ نام بھی تو کبھی دوں گا نہیں اپنی زبان سے دمساز کا۔

بیوی:۔ دیکھنا ہے یہ بھی۔ ایسے ہی ہوتے تو پھر رونا کس بات کا تھا۔ (خود سے) نہ معلوم جادو کر دیا اُس موئے نے یا کچھ گھول کے پلا دیا۔

(دروازے پر دستک)

دمباز:۔ (پکار کر) دمساز۔ اے میاں دمساز۔ یعنی یہ کہ مر گئے کیا؟

بیوی:۔ (بگڑ کر) لو سُن لو۔ آگیا وہ مُوا تمہارا جنازہ اٹھانے کے لئے۔

دمساز:۔ (گھبرا کر) کہہ دو جا کر کہ میں نہیں ہوں گھر میں۔ آئی ہوئی بلا ٹالو کسی طرح۔

بیوی۔ بس جان نکل گئی اُس کی آواز سُن کر۔ نوکر رکھ لیا ہے۔ اُس نے تمہیں جو یہ بہانے تراش رہے ہو اب منہ پر کہو نہ جا کر جو دعوے کر رہے تھے۔ مجھ سے؟

دمساز (جاتے ہوئے) ابھی لو۔ تم کیا سمجھتی ہو میں ڈرتا ہوں اُس بدمعاش سے (دروازہ کھولکر) کیا ہے جی۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ نہ دعا نہ سلام اور آتے ہی لٹھ مار دیا۔

دمساز:۔ ارماں کام بتاؤ لٹھ وٹھ گیا اپنے گھر۔ مگر دم بازی کی اگر بات کی میرے ساتھ تو ابھی یہیں گردن ٹنٹنا ہو جائے گا۔

دمباز:۔(ہنس کر) اچھّا یعنی یہہ کہ ہتھے پر سے اُکھڑے ہوئے ہو آج تو۔ میں تو خدا ترسی کے خیال سے یہہ اطلاع کرنے چلا آیا تھا کہ وارنٹ گرفتاری نکل گیا ہے تمہارے نام کا اس لئے کچھ دنوں کے لئے زمین کے اندر چلے جاؤ۔

بیوی:۔ (بگڑ کر قریب آتے ہوئے) اے زمین کے اندر تو چلا جا موئے۔ تو ہی جا کر لیٹ رہ اپنی قبر کے اندر وارنٹ نکلے گا۔ تیرے نام کا انہوں نے کونسی چوری کی۔ کس کا مال ہضم کر لیا۔ کس کے گھر ڈاکہ مارا جا کر۔

دمباز (بات کاٹ کر) ارے یہہ سب کچھ تو نہیں کیا مگر ایک شریف آدمی کا مکان جو بگڑی پر اٹھا کر بھاگے ہیں۔ تو یہ خمیازہ کون بھگتے گا؟

دمساز:۔ (بگڑ کر روتے ہوئے) بہ بہ برلبس ارماں وہ جہانپٹر رسید کروں گا۔ تمہارے دمباز۔

دمباز:۔ بھئی کسی کو جھٹلانے سے یا غصہ کرنے سے جرم کی نوعیت تو بدلا نہیں کرتی۔ وارنٹ گرفتاری تمہارے نام کا نکل چکا ہے اب اس سے بچنے کا بندوبست کرو۔

دمساز:۔ ارماں تو جرم کرو تم اور وارنٹ گرفتاری نکلے میرے نام کا یہہ تو سراسر اندھیر ہے نہ؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ جرم تو کیا گیا۔ وہ میں نے کیا یا تم نے یہہ تو بعد کی بات ہے۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) پھر وہی میں نے یا تم نے! ارماں جرائم پیشہ تم ہو

یا نہیں؟ دُنیا بھر کو لوٹتے تم پھرتے ہو یا ہیں؟

دمباز:۔ یہ تو بھی اپنا اپنا خیال ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ لوگ تمہارے اوپر شک کرتے ہیں بعض میرے اوپر چنانچہ یہ آخری ہاتھ جو مارا گیا تھا۔ پگڑی والا۔ اُس کا ذمہ دار اتفاق سے تمہیں ٹھہرایا گیا ہے۔

دمساز:۔ (رو کر) ارماں ذمہ دار ٹھہرایا کب نہیں گیا ہیں۔ کس معاملہ میں میری گردن نہیں پکڑی گئی۔ بس اب اللہ ہی انصاف کرے گا میرے اور تمہارے درمیان۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ اب تم ہی بتاؤ اس میں میرا کیا قصور ہے؟ میں نے کونسا فریب کیا۔

بیوی:۔ (بگڑ کر) افوہ رے دمباز۔ ہزاروں فریبیوں کو مار کر تم بنے ہو سمجھتے ہو نہ کہ پولس کے نام پر یہ رونے پیٹنے لگیں گے اور تمہارا کام بن جائے گا۔

دمساز:۔ اچھا تو یہ ساری تمہید ہے گویا کہ کوئی نیا جھانسا دینے آئے ہو آج پھر۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ اپنو عالم یہ ہے کہ کوئی نیک مشورہ دوں تمہیں تو وہ بھی جھانسا اور جھانسا تو پھر جھانسا ہے ہی۔

دمساز:۔ ارماں تو نیک مشورہ کونسا دے رہے ہو کچھ معلوم بھی تو ہو۔

بیوی:۔ بس یہ تبلانے آئے ہیں کہ پولیس آرہی ہے زمین کے اندر گھس جاؤ۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ تم میاں بیوی کی بھی عجیب منطق ہے بھئی میرا مطلب تو

یہہ تھا کہ چھپ چھپا جاؤ کہیں کچھ دنوں کے لئے زمین کے اندر گھس جانے کا مشورہ کس مردود نے دیا ہے۔ یعنی یہہ کہ مصیبت بھی ایسے وقت سر پر آئی ہے۔ جب خیر سے تمہارے بھتیجے کی شادی ہونے جا رہی ہے۔

بیوی۔ نہ معلوم کس غریب کی لڑکی کا نصیبہ پھوٹ رہا ہے۔

دمساز (تائید کرتے ہو) ارماں ہاں واقعی کیوں غریب کے گھر کا بیڑا غرق کروگے۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ باپ ہو کر اپنے دل کے ارمان نہ نکالوں؟ اور تم چچا ہو کر ایسی باتیں کر رہے ہو بس لعنت ہے تم پر۔ آؤ ذرا شیرینی کا آرڈر دیدیں چلکر حلوائی کو۔

دمساز:۔ تاکہ پولیس کا سپاہی راستہ ہی میں دھرلے۔ ارماں اب اس قسم کا جھانسا کسی اور کو دو جاکر۔

بیوی۔ (طنزاً) نہیں نہیں چلے جاؤ۔ پولس تو دھر ہی لے گی اللہ نے چاہا۔ جاؤگے تب بھی نہ جاؤگے تب بھی۔

دمباز:۔ (ہنس کر) عورت ہو نہ۔ ذرا سی وارنٹ کی بھڑ ہی دی اور تم میاں بیوی کا دل دھکڑ پکڑ کرنے لگا۔ اجی کہاں کا وارنٹ اور کیسی گرفتاری میرے ہوتے ہوئے کوئی نگاہ اٹھا کر دیکھ سکتا ہے ؟ نہیں؟

بیوی:۔ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے لیکن نگاہ بھر کر تو تم نے تاک رکھا ہے نہیں کیا مجال جو تمہارے چکموں سے بچ کر یہہ نکل جائیں۔ اور کچھ نہیں تو شادی کا تیتر بنا کر آگئے آج۔

دمباز:۔ بھئی دعوت نامہ ساتھ لیکر آیا ہوں تم دونوں کے لیئے دنکالکر

اے یہہ لو۔ چار سو ایسے ہی رقعے چھپوائے ہیں۔ اب اگر۔ یہہ سب

چالبازی ہے تو خدا ہر صاحب اولاد کو ایسا موقع دے۔

دمساز:۔ (یقین کرتے ہو) ارماں لے واقعیٔ ہے تو یہہ شادی کا رقعہ

(پڑھتے ہوئے) جگر گوشہ۔ نور چشم جانباز سلمہٗ کی شادی خانہ آبادی

بہ دختر نیک اختر عالیجناب احمد یار خاں بتاریخ۔ ۳۰ ربیع الاوّل

مطابق۔ ۳۰ اکتوبر بروز سنیچر ہونا قرار پائی ہے۔ مُلتمس ہوں کہ آپ

مع اہل وعیال کے تقریب باسعید میں شرکت فرماکر بندۂ ناچیز کو

ممنون فرمائیں۔

احقر

دمباز گمنام روڈ مکان نمبر ۲۰

ارماں تو کیا واقعیٔ شادی کر رہے ہو جانباز کی۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ سر نیچے ٹانگیں اوُپر کر کے بتاؤں جب یقین کروگے

میری بات کا۔

دمساز:۔ اچھا تو پھر گھر میں یقین دلاؤ میرے۔ بات یہہ ہے کہ اُنہیں

تمہاری کسی بات پر بھروسہ نہیں ہے۔

دمباز:۔ وہ تو جب تک شادی کا جوڑا نہ پہنیں گی اُنہیں یقین آہی نہیں

سکتا۔ ادہر شیرینی کا آرڈر دیا اُدہر پورا جوڑا خریدا اُن کے لیئے۔

دمساز:۔ نہیں واللہ دہوی سے) تو بتاؤ اسوقت ساری گفتگو تمہارے

وہی سامنے ہو رہی ہے گویا کہ جیسا تم کہو ویسا کیا جائے۔

بیوی:۔ میری جانے جوتی جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔

دمباز:۔ بھئی یہہ تو جوتی بیزار اُسوقت تک کرتی ہی رہیں گی تا وقتیکہ کہ جوڑا نہ پہن لیں۔ یہہ سارا غصہ بھی اُسی وقت ٹھنڈا ہوگا۔ جب اُنہیں جوڑا مل جائے گا۔

دمساز:۔ (بیوی سے) ارماں تباؤ تو پھر کیا کہتی ہو جاؤں کہ نہ جاؤں شیرینی کا انتظام کرنے۔ ارے ہاں بعد میں پھر فضیتہ نہ کرنا مجھ سے۔

بیوی:۔ میں نے کہا نہ جو تمہارا دل چاہے وہ کرو آج سے اگر میں دخل دوں تمہارے معاملے میں تو ....

دمباز:۔ تم تو ہو بوڑم پورے تبا دیا۔ جب تک جوڑا نہیں پہناؤ گے غصہ اسی طرح چڑھا رہے گا ان پر آجاؤ بس اب فنا وڈٹ۔ یہی تمہارے گھر میں اگر ایک گھنٹے کے بعد بلائیں نہ لیں تمہاری تو مجھے دمباز نہیں کچھ اور کہنا۔

دمساز:۔ (خوش ہوکر) ہاں۔ لو بھئی سُن لو کیا کہہ رہے ہیں دمباز۔ ارماں معاملہ ہی ایسا آپڑا ہے۔ ایک لونڈا تمہارا۔ اُسکی شادی میں شریک ہونے سے انکار کردوں تو کس مُنہ سے کروں۔

دمباز:۔ بس اب آجاؤ یعنی یہہ کہ وقت کم ہے اور کام بہت

(Change Over)

بازار کا شور غل

دمباز :- ہاں تو سمجھ گئے نا میاں حلوائی وہ پانچ سو بنا دو گول گول ۔

حلوائی :- ہاں ہاں سمجھ گیا پانچ سو چاہیں ہیں نہ آپ کو؟ بس لے جائیے گا۔ آن کر دو گھنٹہ میں۔ بھلا کتنا وزن ہو ایک لڈو کا؟

دمباز :- (بگڑ کر) لاحول ولاقوۃ ۔ بھئی تم واپس کر دو میرے بیانہ کی رقم کم از کم دو ہزار مرتبہ تو کہا ہوگا تم سے کہ یہہ نام کبھی نہ لینا میرے سامنے۔

حلوائی :- (خوشامدانہ) بھول گیا حضور معاف کیجئے گا ۔ کیا بتاؤں بالکل ہی دھیان سے اتر گیا۔

دمباز :- بتادیا تھا کہ لفظ انکی چڑھ ہے ۔ اب آئندہ سے خیال رکھنا اس بات کا۔

حلوائی :- اجی توبہ کیجئے میاں، وہ تو دھوکے سے نکل گیا تہا میرے منہ سے بس ابھی دو گھنٹے میں سارے گول گول تیار ہو جائیں گے۔

دمباز :- نہیں جی تم بیانہ واپس کرو ۔ میں اور کوئی بات ہی کرنا نہیں چاہتا۔ زندہ گاڑ دیتا ہوں اُس شخص کو جو یہہ نام لے لیتا ہے میرے سامنے ۔ جانباز کی شادی کی مصیبت نہ پڑتی تو میں وہ گول گول چیز ہی اپنے گھر میں نہ آنے دیتا۔

حلوائی :- بھائی صاحب کہہ تو رہا ہوں کہ بالکل دھوکے سے نکل گیا اُس کا نام میرے منہ سے ۔

دمباز :- ارماں جانے بھی دو اب (حلوائی سے) دیکھو بھائی اب آئندہ سے نہ ہو یہہ غلطی۔

دمباز :- تمہاری سفارش پر چھوڑے دیتا ہوں ورنہ خون اُتر آیا تھا ۔ میری

آنکھوں میں .... ہاں تو وہ گھنٹے میں مل جائیں گے سارے کے سارے؟
آؤ میاں دمساز (ذرا سے وقفے کے بعد ہنستا ہے) یعنی یہ کہ کیا نہ سمجھے؟
دمساز :- ارماں یہ اچھا پترا بدلا آج - اس کے لڈو کھدنے پر
آفت ڈھادی -

دمباز :- ایک کام تو ختم ہوا نہ - اب تمہاری بیوی کارگر ابھی نپٹانے
چلیں - ایک طرف پانچسو لڈو بن رہے ہیں دوسری طرف پانچسو کا سامان
خرید لیا جائے ، تمہاری بیوی کے لئے -

دمساز :- ارماں جیب میں بھی ہے کچھ یا صرف زبانی جمع خرچ ہے -
دمباز :- جیب میں رقم ہوتی ہے اوچھے آدمیوں کی جن کے پاس کہیں
اور رکھنے کا ٹھکانہ نہیں ہوتا - یہاں تو دماغ دیا ہے اللہ نے لاکھوں
روپے کا - سارا سامان ابھی تمہارے سامنے ہی خریدتے ہیں -
(مخاطب کرکے) ارماں سنتے ہو بھائی دوکاندار صاحب یہ جو کپڑا
پسند کریں وہ دیدیجئے انہیں - مگر ہاں سنئے روپیہ آپ کو وہ حلوائی
دے گا - وہ آپ کا پڑوسی وہ جو سامنے بیٹھا ہے وہ دوکان آپ ہی
کی ہے ایکسال کا کرایہ چڑھا ہوا تھا اس پر آج ریزگاری کی پوری گٹھری
باندھ کر حوالے کر رہا تھا - میرے تو جناب کون لادے لادے پھرے اسے
ادھر آیئے ہیں آپ کا سامان کرادوں تاکہ اطمینان بھی ہوجائے آپ کو
(وقفہ) (پکار کر) بھئی سنتے ہو میاں حلوائی پورے تین سو انھیں
دیدینا گن کر الگ رکھدو ان کے لئے -

حلوائی:۔ بہت اچھا میاں بہت اچھا الگ رکھدوں گا انکے لئے گن کر
دمباز:۔ کیوں صاحب ہوگیا نہ اطمینان آپ کو؟
دوکاندار:۔ جی ہاں کپڑا اسے لیجئے ۔۔ ۲ کا دیدوں؟
دمباز:۔ تم کپڑا لو میاں دمساز۔ میں جبتک کچھ برتنوں کا سودا کر ڈالوں۔ (جاتے ہوئے) ذرا جلدی کرنا۔ کام بہت کرنے کو ہے ابھی۔
دوکاندار:۔ ہاں تو کون کون سا کپڑا چاہیئے آپ کو؟
دمساز:۔ ارماں مستورات کے پسند کے مختلف کپڑے دیدیجئے۔ یہی گویا کہ شادی بیاہ کے قابل۔ گھر میں جارہی ہے میری۔ ایک تقریب کے سلسلے میں۔
دکاندار:۔ اپنی پسند کے کپڑے دیدوں آپ کو۔
دمساز:۔ (ہنس کر) ارماں دراصل کپڑے کی خریداری مجھے کرنا ہی نہیں آتی وہ بھائی صاحب ہی خوب کرتے ہیں ایسے کام۔
دمباز:۔ (پکار کر) اچھا بھائی دیکھنا میاں حلوائی اُس میں سے سو انہیں بھی دیدینا یہ جو تمہارے بازو میں دوکان ہے برتنوں کی۔
حلوائی:۔ جی ہاں جی ہاں میاں سو ان کے بھی گن کے الگ رکھے لیتا ہوں۔
دمساز:۔ (زیر لب) ارماں مانتا ہوں بھائی دمباز۔
دوکاندار:۔ جی کیا فرمایا آپ نے؟
دمساز (ہنس کر) کچھ نہیں۔ بات یہ ہے کہ ریزگاری کی گٹھڑی باندھکر

رکھی ہے اُس نے اس لیئے بھائی صاحب نے یہی طریقہ سوچا کہ سب سے سامان خریدیں اور حلوائی سے اُس کا سامنا کرا دیں۔

دوکاندار:۔ اجی بڑے موقع کی دوکان ہے یہہ آپ کے بھائی صاحب کی۔ اچھا تو یہہ کُل کپڑا ۵، ۷، ۲ کا ہو گیا، ۵ ۲ کا اور لے لیجئے کوئی کپڑا۔

دمساز:۔ اجی دے دیجئے جو آپکے مزاج میں آئے۔

دوکاندار:۔ یہہ کریب لے جایئے۔ بہت پسند کریں گی آپ کے گھر میں۔

دمساز:۔ ہاں ہاں دے دیجئے۔

دمباز:۔ ہاں میاں حلوائی سو جو باقی بچیں وہ انہیں دے دینا یہہ جو پرچون والے صاحب ہیں سب کے الگ الگ گن کر رکھ دینا۔

حلوائی:۔ بہت اچھا میاں بہت اچھا۔ میں سب کے الگ الگ گن کے رکھے دیتا ہوں۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ تم ابھی تک کپڑا ہی نہیں خرید چکے۔ اتنی دیر میں یہاں سارا بازار خرید کر پھینک دیا۔

دمساز:۔ یہاں بھی بنڈل بندھا رکھا ہے۔ کریب کا ٹکڑا بھی اسی بنڈل میں باندھ دیجئے گا۔ دوکاندار صاحب۔

دوکاندار:۔ اجی لیجئے۔ کچھ چائے پانی سے شوق کیجئے گا۔ آپ تشریف لائے ہماری دوکان پر اور ہم کچھ خاطر بھی نہ کرسکے۔

دمباز:۔ بس دعائے خیر چاہیئے ہمیں تو آپ کی۔ ٹیکسی والا جلدی

کر رہا ہے اور گھر بھی پہونچنا ہے فوراً اچھا جی سلام علیک۔

(ٹیکسی چلتی ہے)

دمباز:- کیوں بھائی دمساز ہو گئی نہ بات پوری۔

دمساز:- (خوش ہو کر) بھئی آج سرخرو کیا ہے تم نے مجھے گھر والی کے سامنے۔ مانتا ہوں تمہیں دمباز۔

(ٹیکسی کی آواز فیڈ آؤٹ ہوتی ہے)

براۃ کا ہنگامہ دولہا کے ساتھ ساتھ دمباز اور دمساز چل رہے ہیں۔

دمساز:۔ ارماں یہہ جو پوری فوج لئے چل رہے ہو لڑکی والوں کے یہاں آخر اس سے فائدہ؟

دمباز:۔ بھئی پوری برات ہے ماشاءاللہ۔ اور یہہ پہلا اور آخری کام ہے میرا۔ لہذا جس سے معمولی سے تعلقات بھی تھے۔ اسے بھی دعوت دیدی سوچا کہ چلو اسی بہانے سب کے برے دل اچھے ہو جائیں گے۔

دمساز:۔ ہاں اور یہہ بھی تو سوچا ہوگا کہ جس کے دروازہ برات اترے گی وہ آپ ہی بھگتے گا غریب۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ آدمی بہت تو نہیں ہیں کچھ تو وہ لوگ ہیں جن کی جیبیں ان دولہا میاں نے کاٹی تھیں۔ کچھ ہمارے تمہارے مارے ہوئے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس بیس آدمی کرائے کے ہونگے۔

دمساز:۔ ارماں تو کرایہ کے آدمیوں کے لے چلنے کی کیا ضرورت تھی۔

گوئی جیب کترا دیب کترا تو ہنیں ہے ان میں جو مفت خدا میں بدنامی ہو جائے ہم سب کی۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ بیوقوف ہوں تمہاری طرح کیا۔ بدنامی کو تو مارو گولی ایسے لوگوں کو ساتھ لے آتا تو گویا اپنی ہی جائداد لٹواتا سب سے۔

دمساز:۔ تو کیا وہاں بھی کوئی تگڑم بازی کرنے کا ارادہ ہے۔؟

دمباز:۔ تگڑمی دولہا۔ تگڑمی باپ۔ تگڑمی چچا۔ یہہ ساری برات تو یعنی یہہ کہ ماتحت ہے ہماری جو ہم کہیں گے وہی کریں گے۔ یہہ سارے لوگ۔

دمساز:۔ ارماں کوئی جھگڑا کر بیٹھے وہاں تو یہہ سمجھ لو کہ سارے شہر میں تھڑی تھڑی مچ جائے گی۔ گھر میں ساتھ ہیں میرے اس کے علاوہ وہ بھی چل رہی تھیں۔ (زور دیکر) سالی صاحبہ۔ خدا کے لئے بدنامی نہ کرا دینا میری۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ ہماری تو جیسے عزت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ احمد یار خاں کی لڑکی میرے گھر آرہی ہے تمہارے نہیں۔

دمساز:۔ ارماں کیا آرہی ہے بس میں تو یہہ کہتا ہوں کہ خدا انجام بخیر کرے۔ رومال تو رکھواؤ لونڈے کے منہ پر ورنہ کیا کہیں گے دلہن والے۔

جانباز۔ اجی جوڑا پہناتے وقت جیب میں رومال ہی رکھنا بھول گئے۔ یار لوگ چاچا ذرا گھماؤ تو دینا کسی کا رومال۔

دمساز:۔ لاحول ولاقوت۔ رومال گھمانے کی بھی واللہ ایک ہی رہی۔

جانباز:۔ بھئی اتنے لوگ چلے رہے ہیں ساتھ ساتھ کسی جیب میں ریشمی رومال دیکھو نکال لو اس میں قباحت کیا ہے آخر؟

دمساز:۔ ہاں اور کیا وہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ بیٹے نے کہا چوری کر باپ نے کہا ابھی لو۔

دمباز:۔ (دھیمی آواز میں) یہ جا رہا ہے آگے چٹکی سے کھینچ لو۔ ہاں ہاں شاباش۔ (وقفہ)

جانباز:۔ (ہنس کر) واہ چاچا میاں۔

دمساز:۔ ارماں آج کے دن تو خاموش رہو میاں صاحبزادے۔ رومال نہیں ہے تو کم از کم خاموشی اختیار کرو۔

جانباز:۔ ارے بابا یہ لو رومال۔ کہو تو دس بیس اور گھما دوں ابھی۔ یعنی یہ کہ آج تو براتیوں کی جیبوں میں دنیا پڑی ہوئی ہے ساتھ ہی یہ بٹوا بھی خود بخود نکل پڑا عزیب کا۔

دمساز:۔ کمال ہے صاحب۔

جانباز:۔ کمال کیا ہے چاچا میاں۔ تین جیبیں تو گھوڑے پر چڑھتے چڑھتے میں نے صاف کر دیں مگر اُن میں بس کا کرایہ پڑا ہوا تھا۔ سارے نکموں کو تو دعوت دیدی ابا میاں نے۔

دمساز:۔ پھر تو خسر کی میں سمجھتا ہوں حجامت ہی بنا دوگے اپنے۔

دمباز:۔ حجامت بنی بنائی ہے۔ نیا کیا دیں گے۔ اچھا اب ادب قاعدے سے گفتگو کرو گھر آگیا دلہن کا۔

(مجمع زیادہ بڑھ جاتا ہے)

دمساز:۔ میں گھر میں اپنے اتروا تا ہوں چل کر زنانہ میں تم رہو دولہا کے ساتھ۔

(فیڈ آوٹ)

دمساز:۔ (ہنس کر تعارف کراتے ہوئے) یہ ہیں گویا کہ جانباز۔ سلمہ سلام کرو جھک کر اپنے خسر صاحب کو!۔

خسر:۔ جیتے رہیئے۔ سلامت رہیئے۔ آیئے اندر مسند پر لے چل کر بٹھایئے دولہا کو۔ آیئے تشریف لایئے۔ (وقفہ)

{زنان خانہ میں ڈھولک کے گیت۔ بیوی اور سالی دمساز سے گفتگو کر رہی ہیں۔ جہاں عورتوں کا مجمع ہے۔}

بیوی:۔ پردہ کی آڑ میں رہو نہ۔ عورتیں دیکھ لیں گی تو اعتراض کرنے لگیں گی۔

سالی:۔ سمدھن سلام کر رہی ہیں بھائی صاحب آپ کو۔

دمساز:۔ ارماں وعلیکم السلام۔ میں تو چچا ہوں لڑکے کا گویا کہ۔

سمدھن:۔ باپ اور چچا میں فرق ہی کیا ہوتا ہے۔

دمساز:۔ جی ہاں۔ یہ تو ہے۔

سالی (ہنس کر) اور یہ بھی تو کہہ دیجئے کہ جتنے مذاق ہونگے وہ لڑکے کے چچا کے ساتھ ہونگے باپ کے ساتھ نہیں۔

سمدھن:۔ جی ہاں رسم تو ہمارے یہاں کی یہی ہے،

دمساز:۔ نہیں واللہ۔

بیوی:۔ اچھا تو اب باہر جاؤ نہ دولہا جب اندر آئے تو تم بھی آجانا۔

اپنا مذاق بنوانے۔ نوج ایسا بھی کوئی کم عقل آدمی ہو۔

دمساز:۔ ارماں ہاں دمباز بھائی سوچ رہے ہونگے کہیں لمبا تو نہیں پڑ گیا میں؟

دمباز:۔ لیجئے صاحب چچا صاحب تو غائب ہی ہیں ابھی تک۔ ادھر آنا بھی

دمساز (تعارف کراتے ہوئے) آپ ہیں بھائی صاحب جانباز کے خسر۔

دمساز:۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔ بھئی لڑکی پان پھول کی طرح رکھی جائیگی آپکی۔ کسی قسم کی کوئی فکر نہ کریں آپ۔

خسر:۔ بس جی یہی گذارش ہے آپ لوگوں سے۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ انہیں تو بس خدمتگار سمجھئے بھوکا صاحب وہ وہ حوصلہ تھا بھتیجے کی شادی کا کہ نہ پوچھئے۔ عاجز کر مارا مجھے آخر کو مجھے آپ کے سامنے زبان کھولنا ہی پڑی۔

خسر:۔ بڑی نوازش فرمائی آپ نے۔

دمباز:۔ ہاں تو اب دیر کیا ہے مہربان بات یہہ ہے کہ دعوت ولیمہ بھی تو ہے آج گھر پر اس لئے۔ (ہنستا ہے)

خسر:۔ دیر تو نہیں ہے اب کچھ۔ کچھ رسومات عورتوں کی باقی رہ گئی ہیں شاید۔

سالی:۔ (پکار کر) دولہا کو اندر بھیج دیجئے بھائی صاحب۔

دمباز: جاؤ بھئی دمساز تم ڈیوڑھی تک پہونچا آؤ۔ لیجاکر دولہا کو اپنے گھر میں آواز دیکر سپرد کر دینا۔

دمساز:۔ اٹھو میاں بسم اللہ کرو۔ (وقفہ)

(عورتوں کا غل شور بڑھ جاتا ہے۔ پکار کر)

ارماں میں نے کہا سنتی ہو۔

سالی:۔ ہاں ہاں کہئے۔ آپکی ارماں تو کہیں عورتوں میں گم ہیں۔

دمساز:۔ دولہا کو اندر بلایا گیا ہے اُسے لیکر آتا ہوں۔

سالی:۔ مجھے دیدیجئے انہیں۔ آؤ جانباز۔

دمساز:۔ آنچل ڈال لینا سر پر۔

دولہا کی سالی:۔ ابھی کام کیا ہے دولہا کا؟

سالی:۔ جانباز۔

دولہا کی سالی:۔ اوئی باپ کا نام دمباز چچا کا دمساز۔ ان کے آگے پیچھے بھی تو کچھ ہونا چاہیئے۔

سالی:۔ کیا ہونا چاہیئے؟

جانباز:۔ آپ کا نام کیا ہے؟

دولہا کی سالی:۔ گمنام۔ (ہنستی ہے)

جانباز:۔ میرا مطلب ہے بانو۔ فاطمہ۔ بیگم۔

دمساز: (پکار کر) ارماں میں جاؤں باہر کہ کھڑا رہوں۔

سالی:۔ کہدیا آپ سے کہ ارماں یہاں نہیں ہیں آپکی۔

دمساز :۔ اچھا بھائی تو میں چلا (فیڈ آؤٹ)

(مجمع میں مردوں کی آواز فیڈ آؤٹ ہوتی ہے)

دمباز :۔ کیوں بھائی پہونچادیا اندر دولہا کو۔؟

دمساز :۔ ارماں تو اور نہیں کیا۔ گھر میں نہ جانے کہاں غائب ہو گئی ہیں پکارتے پکارتے حلق خشک ہوگیا۔ ذرا سا کتھا چونا چھا دیتیں اپنے ہاتھ سے یہہ مطلب تھا میرا۔

خسر :۔ اجی پان لیجئے۔

دمباز :۔ بات یہہ ہے کہ عادت چنوئی کی پڑی ہوئی ہے نہ۔

خسر :۔ میرا مطلب تو یہہ ہے کہ تکلف نہ کریں آپ لوگ کسی قسم کا۔

دمباز :۔ اجی نہیں مہربان۔ آپ اپنا کام کیجئے ہمیں جس چیز کی ضرورت ہوگی منگا لیں گے۔ (وقفہ رازدارانہ)

(نظر بھی ڈالی کہیں ادھر ادھر)

دمساز :۔ آئیں ؟

دمباز :۔ یعنی یہہ کہ موقع سے جو چیز ملے اُسے پار کردو۔

دمساز :۔ ارماں کیا واہیات بات کر رہے ہو۔

دمباز :۔ یہہ جو بزرگ بیٹھے ہیں لگے ہوئے لڑکی والوں کے رشتہ دار معلوم ہوتے ہیں کوئی۔ ان کی جیب میں سونے کی گھڑی پڑی ہے کم از کم ۴ ـ ۵ تولے کی زنجیر ہوگی۔

دمساز :۔ اچھا تو پھر۔

دمباز:۔ گھما دو۔

دمساز:۔ جیب میں ہاتھ ڈال کر نکال لوں سب کے سامنے؟

دمباز:۔ یہہ لو بلیڈ۔ بھتیجے کو دیکھنا اپنے سلامی کیساتھ کتنوں کے زیورات مار کر لائے گا۔

دمساز:۔ ارماں تو تم باپ بیٹوں کا اور ہیشہ ہی کیا ہے۔ میں نے کبھی زندگی میں کیا ہے یہہ کام؟

دمباز:۔ بھئی تو کوئی کام دُنیا میں کرنا بھی آنا ہے تہیں! کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔؟

دمساز:۔ ارماں تو زبردستی۔

دمباز:۔ چلو ایک آسان سا کام تمہارے سپرد کئے دیتے ہیں۔ جوتے لیکر رفو چکر ہو جاؤ گے۔ میں جا کر سب کے نئے جوتے گٹھڑی میں باندھ دیتا ہوں اور پھر تم لیتے پڑو۔

دمساز:۔ دبگڑ کر) ارماں تو کوئی شرافت ہے کوئی انسانیت ہے یہہ۔

دمباز:۔ بھئی براتیوں کو دینے کیلئے کرایہ تو وصول ہی کرنا ہے کم از کم۔

دمساز:۔ ارماں تو لونڈے کی شادی کرنے آئے ہو یا جوتے چراتے؟

دمباز:۔ یہہ تو ایک فلسفہ ہے کہ ہم کیا کرنے آئے ہیں۔ تمہارا دماغ تو اسے سوچ بھی نہیں سکتا۔ فی الحال تو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ کرو تم۔ ورنہ۔۔۔۔

دمساز:۔ ورنہ میری گردن مار دوگے یہی نا۔

دمباز:۔ ابھی پکڑوائے دیتا ہوں پولیس سے۔

دمساز:۔ خواہ مخواہ۔ پولس کو خالہ جی کا گھر سمجھ لیا ہے جب اور جہاں چاہے بلا لو اُسے۔

دمباز:۔ (ڈراتے ہوئے) تو پھر کرتا ہوں مخبری۔ ابھی کرایے کا باپ بنا جاتا ہوں ان بد ائیوں کی طرح سمجھ رہے ہو گیا کہہ رہا ہوں میں۔

دمساز:۔ ارماں کرائے کا باپ بن جاؤ گے تو میرا کیا جائے گا۔

دمباز:۔ اے سبحان اللہ۔ کرائے کا باپ اور کرایہ کے براتی لے کر بھتیجے کو بیاہنے آ گئے با الفاظ دیگر کسی شریف آدمی کی عزّت پر ڈاکہ مارے اور یہہ آپ کے نزدیک کوئی بات ہی نہیں ہے گویا کہ۔

دمساز:۔ (گھبرا کر) ارماں لے مرے مارو نگا زمین پر اب اگر کچھ کہا تم نے۔

دمباز:۔ تو بس پھر جوتے باندھو اور لمبے ہو۔ یہاں سے پُرانے جوتوں کو چھوڑ دینا۔

دمساز:۔ اچھی زبردستی ہے صاحب بھئی کسی نے دیکھ دیکھ لیا تو۔ ارماں چچا بنا کر لائے ہو مجھے لونڈے کا۔

دمباز:۔ وہ تو ظاہر ہے کہ ہو۔ مگر جوتے چراتے تمہیں کون دیکھے گا۔ بیٹھے سب یہاں ہیں جوتے پڑے ہیں برآمدے میں بھئی جلدی کرو۔ یہہ کام چٹ پٹ کرنے کا ہے۔ برات کے روانہ ہونے سے پہلے۔

دمساز:۔ ارماں تو چادر وادر کہاں ہے میرے پاس جس میں باندھوں۔

دمباز:۔ چادر ابھی آئی جاتی ہے۔ (مخاطب کر کے) میں نے کہا ذرا سننے گا مہربان ایک چادر منگوا دیجئے اندر سے کچھ شیرنی منگوانا ہے

بازار سے۔

خسر:۔ چادر یہیں موجود ہے یہ لیجئے۔

دمباز:۔ بس جی شکریہ۔ ہاں بھائی جلدی کرو دمساز اور دیکھنا گھر پہونچکر ولیمہ کا انتظام کردتم ہاں۔ (وقفہ)

بیوی:۔ اے میں نے کہا سنتے ہو دولہا کو لیجاؤ آکر

دمباز:۔ اچھا جی۔ دلہن کیلئے فینس لگوائی جائے دروازے پر۔

بیوی:۔ ہاں ہاں جہیز باہر نکلواؤ۔ دلہن رخصت ہونے کو ہے۔

(باہر۔ مجمع کا شور وغل زیادہ بڑھ جاتا ہے)

جانباز:۔ یہ رکھئے ابامیاں دو ہزار روپے سلامی کے دھیمی آواز میں) تپنچے کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر گہنے نکال لیجئے۔

دمباز:۔ شاباش شاباش میں تو کہہ ہی رہا تھا تمہارے چچا سے کہ ماشاء اللہ بھرا پرا آئے گا تمہارا بھتیجا اندر سے (بلند آواز سے) ہاں مہربان جلدی کر دیجئے ذرا۔ اجی آپ بالکل خاطر جمع رکھیں جیسی آپ کی لڑکی ویسی ہماری واہ صاحب واہ کل صبح پھر آجائے گی آپ کی لڑکی آپ کے گھر۔

خسر:۔ (روتے ہوئے) بس اب آپ ہی ہیں اُس کے سب کچھ۔ بڑے لاڈوں کی پالی ہے میری لڑکی۔

دمباز:۔ یعنی بہو اور لڑکا میں کوئی فرق تھوڑا ہی ہوتا ہے صاحب گھر کی ملکہ بن کر رہے گی آپ کی لڑکی۔

مہمان :۔ بھائی صاحب گھڑی غائب کر دی میری کسی منچرے نے۔ چین ٹوٹ گئی تھی تو اُسے جیب میں ڈال رکھا تھا میں نے۔

دمباز :۔ باہر نکلی ہوئی ہوگی چین بس کسی نے پکڑ کر گھسیٹ لی خدا بچائے صاحب یہاں کے جیب کتروں سے اب تو حقیقہ ہو ختنہ ہو شادی ہو، غمی ہو یہ لکھ کر دیواروں پر لگا دینا چاہیئے کہ جیب کتروں سے ہوشیار رہو۔"

براتی۔ اجی آپ گھڑی کی بات کر رہے ہیں یہاں کوئی صاحب سارے جوتے اُٹھا لے گئے۔

خسر :۔ (تعجب سے) اچھا۔

براتی :۔ اجی اور کیا ہم تمام براتیوں کے جوتے کوئی اٹھا لے گیا۔

دمباز :۔ کمال ہو گیا صاحب۔

مہمان :۔ اجی یہ کراچی ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کوئی ملازم بٹھا دیتے وہاں جوتے چُرانے ہیں تو خانہ خدا تک کا خیال نہیں کرتے لوگ۔

براتی :۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ ہم لوگ سب ننگے پیر جائیں۔

دمباز :۔ نہیں صاحب آپ صاحبان میرے مہمان ہیں سبکو نئے جوڑے پہناؤں گا بازار سے۔

خسر :۔ غلطی تو میری ہے میں دیدیتا ہوں سکی قیمت کوئی ملازم بٹھا دینا جوتوں کے پاس۔

دمباز :۔ اجی آپ کم از کم چالیس جوڑے جوتوں کے دام کہاں سے دیں گے ویسے ہی آپ کا کیا کم خرچ ہُوا ہے، دس روپے جوڑا ابھی رکھ لیجئے تو۔

خسر :۔ چار سو روپیہ ہُوا۔ یہ لیجئے۔ مگر آپ حضرات معاف کر دیں مجھے۔

آپ لوگ سب وکٹوریا میں بیٹھ جائیں اور بازار سے جوتے پہن لیں۔ یہ روپے مزید رکھ لیجئے کرائے کے لئے۔

دمباز:۔ اجی یہ کیا شرمندہ کر رہے ہیں آپ۔

خسر:۔ بس بس ایک کچھ کہئے نہیں۔ دلہن بیٹھ گئی ہے ڈولا پر بسم اللہ کیجئے۔ کل لڑکی کے ساتھ دولہا میاں کو بھی بھیجئے گا۔

دمباز۔ انشاء اللہ۔

{ برات باجوں کے ساتھ روانہ ہوتی ہے۔ نغمے غمگین ہیں
دمساز کی آواز دور سے نیڈان ہوتی ہے }

دمساز:۔ ارماں پیدا کرنے والے کی قسم کھا کر کہتا ہوں سپاہی صاحب کہ یہ سب کیا دھرا اسی مردود کا ہے۔ لعنت خدا ایں مجھے جوتوں کی گٹھڑی بندھوا دی۔ بس اب تو ڈوب مرنا باقی رہ گیا ہے میرے لئے۔

زنانی اور مردانی آوازیں:۔ لڑکے کا چچا چور لڑکے کا چچا چور لے موا جوتے چرا کر بھاگا۔

بیوی (بگڑ کر) چلو ارمان تو پورا ہو گیا۔ بھتیجے کی شادی میں شریک ہو کر واہ واہ واہ کیا نیک نام ہوئے ہو یہاں آکر۔ میں کہتی ہوں یہ کہا کس نے تھا تم سے کہ جوتوں کی گٹھڑی باندھ کر چلدو۔

دمساز:۔ (روتے ہوئے) ارماں یہ جو گھڑا ہے دمباز خدا غارت کرے اسے کیسی عزت آبرو گنوائی ہے میری بڑھاپے میں۔

بیوی:۔ تم اسی قابل ہو۔ کیسے ذلیل ہوئے اس بھرے مجمع میں۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ ذلیل ہوئے کب نہیں بیچارے۔ مکان کا تالا توڑا تب پکڑے گئے، سائیکل لے کر بھاگا تب مصیبت آئی ... سے لیکر چوری چکاری تک کوئی نہیں چھوڑا بھی انہوں نے؟

دمساز:۔ خو خو خو خون پی لوں گا سینہ پر چڑھ کر۔

بیوی:۔ ارے اب خون ہو یا پسینہ پہلے تو حوالات میں بند ہو جا کر اور وہ بھی موئے جوتوں کی چوری کی۔

سالی:۔ حد کر دی بھائی صاحب نے۔ ناک کٹ گئی ہم سب کی۔

بیوی:۔ ناک تو ہزاروں مرتبہ کٹوا چکے ہیں۔ ان کے چہرہ پر تو موی مصنوعی ناک لگی ہے اس مرتبہ ہماری ناکیں بھی کٹ گئیں

سالی:۔ وہی تو۔

دولہا کی سالی:۔ لے نوج واپس لے لو دلہن کو یہ سب کے سب موئے چار سو بیس معلوم ہوتے ہیں

سمدھن: اللہ نے بڑی خیر کر دی اتار لو دلہن کو ڈولے پر سے

بیوی:۔ خدا غارت کر دیتا ان موئے بدعقل کو جو ہر مرتبہ اُس دغاباز کے چکمہ میں آجاتے ہیں۔ اتار لو بہن اپنی لڑکی کو ڈولے پر سے اللہ نے بال بال بچا لیا۔ دولہا اور اُس کا باپ تو اول نمبر کے ڈاکو ہیں دونوں۔

سپاہی:۔ ڈانٹ کر، تم تینوں چلو تھانے۔

دمساز:۔ (روتے ہوئے) سپاہی صاحب سپاہی صاحب

سپاہی صاحب۔

(غمگین نغمے اور زیادہ غمگین ہو کر فیڈ آؤٹ ہوتے ہیں۔

دمباز:- (عجلت میں) بھئی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگو جلدی سے۔
جانباز آرہا ہے ڈنڈا لئے ہوئے۔

دمساز:- (بگڑ کر) اسکی ایسی کی تیسی اور ہٹیں کیا کہوں - بہ بہ بس
دور ہو جاؤ میرے سامنے سے۔

دمباز:- یعنی یہہ کہ دو ٹکڑے ہو جائیں گے اس سر کے بھاگ لو
اگر خیریت چاہتے ہو۔ گھر برباد ہوگیا اس کا ہم دونوں کیوجہ سے۔

دمساز:- گھر تو تھا ہی برباد تم باپ بیٹوں کا اور ہیں تو کہتا ہوں اس
شریف لڑکی کی عزت بچالی خدا نے۔

دمباز:- وہ تو بچالی مگر اب تمہاری جان جاتی نظر آرہی ہے مجھے۔
میرے پیچھے ڈنڈا لیکر دوڑ تو میں نے سوچا کہ تمہیں بھی اطلاع
کرتا چلوں۔ یعنی یہہ کہ گھر میں رونا پیٹنا شروع ہو جائے گا تمہارے
اگر دومنٹ بھی رُکے یہاں۔

دمساز:- گھر سے تو وہ اسی روز نکال چکی مجھے اب تو نہ گھر ہے نہ
بار۔ بس اوپر آسمان ہے نیچے زمین۔ اور کہیں تو ٹھکانہ نظر نہیں

آتا مجھے۔ ایسے ہیں اگر خدا انہیں بھی برباد کر دیتا دم باز تب مزے تھے

دمباز:۔ میں نے تو ٹھکانہ تلاش کر لیا اپنا۔ بس اب تو یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بہت رہ چکے دُنیا میں لہٰذا عزت آبرو کے ساتھ مچھلیوں کی غذا بن جائیں۔

دمساز:۔ یعنی ڈوب مرنے کا ارادہ ہے۔

دمباز:۔ تو پھر اور کیا کریں۔ نہ تم اپنے نہ لڑکا اپنا تو پھر اب اور کون ہے اس دُنیا میں میرا۔

دمساز:۔ ایسے ہی حیادار ہوتے تو چلّو بھر پانی میں ڈوب کر مر چکے ہوتے مدت کے۔

دمباز:۔ آج اگر نہ پھاند جاؤں سمندر میں تو دمباز نہ کہنا مجھے بکھک چلو یہاں سے باتیں کرتے ہوئے سمندر کی طرف ورنہ وہ آ گیا تو ہمارے تمہارے سروں کی خیر نہیں ہے۔

دمساز:۔ (بگڑ کر) پھر وہی واہیات بات ارماں مجھے بھی تو تم اپنی طرح ڈرپوک سمجھتے ہو۔

دمباز:۔ وہ ٹھیک ہے۔ مگر مجھے چالیس قدم پیچھے تو آؤ چل کر۔

دمساز:۔ ارماں پھاندو یا نہ پھاندو میری بلا سے میری گئی ہوئی عزت تھوڑا ہی واپس آ جائے گی۔

دمباز:۔ لیجئے۔ یعنی یہ کہ ہم تو جان دینے کو بیٹھے ہیں اور آپ اپنی عزت کا رونا روئے جا رہے ہیں۔ بھائی صاحب بعد مرنے کے معلوم

ہوگا کہ کیا تھا میں اور کچھ نہیں تو کم از کم یہہ تو کہو ہی گے کہ بُرا بھلا جیسا بھی تھا۔ اپنا بھائی تھا، دوست تھا ہمدرد تھا۔ ناحق مر گیا۔

دمسازنہ:۔ مردود یہہ جو تمہارا نام بھی لے کبھی۔

دمباز:۔ اچھا بڑھے چلو بڑھے چلو۔ یعنی یہہ کہ خطرے سے باہر نکل چلیں تو پھر ہو بحث مباحثہ۔ ہاں تو اچھی طرح سوچ لو یہہ دمساز کہ میرے بعد ایک ایک پیسہ کے لئے منہ دیکھا کروگے دوسروں کا۔ میرا ایسا اجرت دینے والا ہی نہیں اس شہر میں۔ خود اپنی جان پر کھیل کر تمہاری ضرورتوں کو پورا کرنا میرا ہی کام تھا میں نہ رہا تو سمجھو چراغ ہی گل ہے تمہارا۔

دمساز۔ ارماں گل بھی تو ہو کسیطرح۔ میں تو پھونک مار کر بجھانے کو تیار ہوں اسے۔ بھلا غضب خدا کا ہر لمحہ ایک نئی مصیبت پولیس لگی ہے ہماری گھات میں اور تم لگے ہو اپنی گھات میں۔

دمباز:۔ بھئی دُنیا کے دھندے چلتے ہی ہیں اسیطرح وہ اپنی گھات میں ہیں ہم اپنی گھات میں۔ یہہ تو تقسیم کار ہے۔ دو روٹیاں وہ بھی کھاتے ہیں اور ہم بھی پیٹ بھر لیتے ہیں اپنا۔

دمساز:۔ ارماں لعنت ہے ایسی روٹی پر ہر ایک سے دھوکا دھڑی یہہ کاغذ کی ناؤ آخر کب تک چلے گی۔

دمباز:۔ چلتی تو یہہ عمر بھر مگر تم جیسے گھٹیا آدمی سے جو سابقہ پڑ گیا ہے نا؟ اسلئے مشکل نظر آرہی ہے۔

دمساز:۔ (ہاتھ جوڑ کر) بھائی تو اب پیچھا چھوڑ دمیرا خدا میلے۔

دمباز:۔ یعنی یہ کہ رات کی نیندیں تک حرام ہو جاتی ہیں۔ جب یہ سوچتا ہوں کہ میرے بعد تمہارا کیا بنے گا۔ سچ کہتا ہوں۔ نہ کچھ کھانے کو دل چاہتا ہے۔ نہ پینے کو نجانے کیا جادو کر دیا ہے تم نے۔

دمساز:۔ اچھا تو وہ سمندر میں ڈوبنے والی بات بس ہوا ہی ہوا تھی تم تو اگر زندہ بھی رہے نا؟ اور رہوگے انشاء اللہ۔ ارماں سمندر ہی خشک ہو جائے گا اس وقت جب تم اس میں پھاندو گے۔ مگر میں اب دور ہی دور رہوں گا تم سے۔

دمباز:۔ خرچ ورچ کی ضرورت پڑ گئی تب۔

دمساز:۔ اس وقت دیکھا جائے گا۔

دمباز:۔ تو ابھی سے لے لو نہ اس وقت دیکھا تو کس کام کا۔ یہ لو پکڑو دس دس کے دس نوٹ۔

دمساز:۔ کس کے مار دیئے نوٹ بھئی کمال ہے۔

دمباز:۔ نوٹوں کی کچھ کمی ہے میرے پاس تمہاری دعا سے دُنیا میں جو چیز بھی موجود ہے اس میں میرا حصّہ ہے۔ ایسے سینکڑوں نوٹوں کو تو اپنے ساتھ لیکر ڈوب رہا ہوں اسوقت۔

دمساز:۔ کیا واقعی حرام موت مرنے کا ارادہ ہے۔

دمباز:۔ بھئی دل میں جب بات لگ جاتی ہے۔ اسوقت نہ حرام سوجھے نہ حلال۔ لڑکا جب ڈنڈا لیکر سامنے کھڑا ہو جائے۔ تو وہ ڈوب مرنا ہی ہوا گویا کہ۔

دمساز:۔ ارماں سارے ہوتے دوچھانپڑ اس کے باپ ہو کہ مذاق؟ اچھا روپے کہاں ہیں اور۔۔۔۔۔؟

دمباز:۔ وہ تو دم کے ساتھ ہیں اور دم کے ساتھ جائیں گے۔ یعنی یہہ کہ افسوس کا مقام ہے جو شخص چٹکی بجاتے ہزاروں کے وارے نیارے کرے اسکا دماغ مچھلیاں کھائیں۔

دمساز:۔ (ہنس کر) ارماں خوب سمجھتا ہوں تمہیں ابھی تک تو زمین کی خبر نہ تھی اب معلوم ہوتا ہے سمندر کی بھی آفت آئی ہے۔

دمباز:۔ (خوش ہو کر) یعنی یہہ کہ اب سمجھے ہو نہ مجھے کچھ کچھ۔

دمساز:۔ ہوں اب یہہ بتاؤ تنگر دم کونسی چل رہے ہو۔

دمباز:۔ تنگر دم تو بھائی صاحب ساری کر کے دیکھ لیں۔ مگر نتیجہ وہی صفر برآمد ہوا۔ اس سے تو اچھی وہی سٹہ بازی تھی نہ کوئی ڈر نہ خطرہ اطمینان سے چلی جا رہی تھی گاڑی۔

دمساز:۔ تو کیا پھر کپڑے کی سٹہ بازی کا ارادہ ہے۔

دمباز:۔ کپڑے کا تو بھاؤ اب روز بروز گر رہا ہے۔ کپڑے کے سلسلے میں تو سیٹھ ساہوکاری سے گیا اور چور چوری سے۔

دمساز:۔ تو پھر اور کیا کرنے کا ارادہ ہے۔

دمباز:۔ کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ ہے۔ جو چیز ہاتھ لگے اُسے پکڑ کر بیٹھ جاؤ یہہ پہلا اصول ہے گویا کہ چور بازار کا۔

دمساز:۔ بازار میں تو اب اللہ کے فضل سے ہر چیز بل رہی ہے یہہ سارے

اصول قاعدے سب دھرے ہی رہ گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔

دمباز:۔ بھئی تم تو ہفتہ میں چار دن بند رہے ہو حوالات میں۔ تمہیں کیا معلوم بازار کا حال۔ ہمارا بزنس تو چلتا ہے حلوائیوں سے اور انہیں کے لیے ہمنے گودام بھرا ہوا ہے اپنا۔

دمساز:۔ ہمتیں واللہ۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ تعجب ہو رہا ہے ہمتیں۔ کہو تو سمندر میں نہ پھاندوں گودام دکھلاؤں چل کر ہمتیں۔

دمساز:۔ دیا نہ یہاں نے گھستا۔

دمباز:۔ وہی مثل ہے کسی نہ کہا ناؤ ناؤ بال کتنے وہ بولا ابھی سامنے آئے جاتے ہیں۔

دمساز:۔ مگر میں پوچھتا ہوں آخر یہہ انبار لگانے سے فائدہ۔

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ صدقے ہو جاؤں تمہارے کیا بات پوچھی ہے۔ بھئی بلیک کا اور گڑ ہی کیا ہے کہ بازار میں چیز جانے سے روکو اور مزے اڑاؤ۔

دمساز:۔ تو گیا دس بیس روپے اسیر بیچنے کا ارادہ ہے۔

دمباز:۔ ارادہ تو جو ہے سو ہے۔ کم از کم نقارہ تو نہ پیٹو اس بھاڑ کا میں تو اب در و دیوار کو خفیہ پولیس سمجھتا ہوں۔

دمساز:۔ تو شکر ناپید کر دوگے گویا دُنیا سے۔

دمباز:۔ دُنیا سے ناپید کر دیں گے مگر وہ رہیگی تو گھر ہی میں جتنی چاہے پھانکو۔ لیجاؤ۔ نیمبر یہی پکاؤ۔ دیکھو چل کر گودام کی چھت سے باتیں

کر رہے ہیں بوڑھے۔

دمساز:۔ پھر تو واقعی انبار لگا ہوگا۔

دمباز:۔ بھئی گدھے کے سر سے سینگ غائب ہو جانے کی مثل مشہور ہے۔
اب دوسری مثل چیز غائب ہو جانے کی رائج کر دیں گے۔

دمساز:۔ ارماں خدا کے خوف سے ڈرو دمباز۔ خلق خدا کو مفت میں
پریشان کرنے سے حاصل۔ انھیں باتوں پر تو میری تمہاری نبتی نہیں ہے۔

دمباز:۔ نہ بنے تو اس کا میرے پاس کیا علاج ہے۔ تمہارے پاس تو تمہارا
اپنا غم بھی ہے۔ اور شہر بھر کا غم بھی بٹور رہے پھرتے ہو یعنی یہہ کہ تمہاری
خاطر سے میں اپنا روزگار تو چھوڑنے سے رہا۔ اور سچ تو یہہ ہے دم
ساز کہ اگر تمہیں موقعہ ملے تو تم بھی ہاتھ مارنے سے نہیں چوکو گے۔
میں تو کہتا ہوں، عمر، بکر، زید کوئی صاحب ہوں وہ یہی کریں گے جو ہم
کر رہے ہیں۔

دمساز:۔ ہاں۔ جیسے جانباز ڈنڈا لئے پھر رہا ہے ہم دونوں کے پیچھے؟

دمباز:۔ بتائیے بھلا۔

دمساز:۔ ارماں مطلب یہہ ہے کہ سب ہی کو لے ڈوبے ہم لوگ۔

دمباز:۔ بھئی سب ہی ڈوب گئے ہمارے ساتھ۔ یہہ کیوں نہیں کہتے۔ مجھ
ایسا چالباز آدمی سمجھتا تو سب کچھ ہے۔ ہم ایسے چند آدمیوں نے سارے
ملک کو پریشان کر رکھا ہے۔

دمساز:۔ ارماں تو بُرا بھی کہتے ہو ایک کام کو پھر اُسے مٹے بھی جا رہے ہو

یہ کونسی منطق ہے؟

دمباز:۔ گودام کا تالا کھول کر پہلے مال دیکھاتا ہوں تمہیں۔ اس رقم کو دیکھنے کے بعد اگر کوئی صاحب توبہ کر سکیں تو میں بھی کر لوں گا۔ سوال یہ ہے کہ تنے بورے آئے کہاں سے میرے پاس! جب لوگوں نے دیئے تب ہی تو آئے۔ میں تو نام کا دمباز ہوں اور سب کے سامنے آجاتا ہوں، مگر جو عملی طور پر دمباز ہیں۔ اور سامنے نہیں آتے پہلے وہ توبہ کریں۔

دمساز:۔ ارماں کہتے سچ ہو۔

دمباز:۔ (تالا کھول کر) سچ جھوٹ تو یہ ہے۔ تمہارے سامنے ہے مال کی قیمت کا اندازہ لگا لو۔ میں تو صرف ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ لیکن باقی تین حصے تو سب کی جیب میں جائیں گے۔

دمساز:۔ (دیکھ کر) اے ارماں بورے پہ بورا چڑھا ہوا ہے۔ کمال ہو گیا گویا کہ ....

دمباز:۔ یعنی یہ کہ تبصرے کے لئے تو میں نے دکھایا نہیں ہے یہ گودام بس اب ـــــــــ ـــــــــ ہو۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہے اس جگہ کی۔

دمساز:۔ (بلند آواز سے) خدا کو تو علم ہے؟

دمباز (اور زیادہ بلند آواز سے) علم بندوں کو بھی ہے دمساز۔

دمساز:۔ مگر جس دن پکڑے گئے اُس دن تنگنی کا ناچ ناچ جاؤ گے۔ ہاں یہ بتلائے دیتا ہوں۔ غضب خدا کا۔ قوم کا بیڑہ غرق کر دیا تم

نفع خوروں نے اور اوپر سے اکڑتے ہو۔ ابھی جا کر پولیس کو اطلاع کرتا ہوں۔

دمباز:۔ ارے ارے یعنی مجھ سے ہنترا بدل رہے ہو۔ ہماری ہی بلی اور ہمیں سے میاؤں۔

دمساز:۔ ہنترا گیا اپنے گھر۔ تمہارے اس ارے ارے میں تو قوم تباہ ہو گئی۔ پولس کو دروازے پر کھڑا دیکھ لیا تو ارے ارے کرنے لگے۔ ورنہ ابھی تو زمین آسمان کے قلابے ملا رہے تھے اور یہہ خبر ہی نہ تھی کہ پولس کا ایک [illegible] تم سے ہم کلام ہے۔ سُن رہے ہیں آپ تھانیدار صاحب۔ اسکی باتیں۔

دمباز:۔ اور اس کی بھی باتیں سنی ہوں گی آپ نے۔

دمساز:۔ (ڈر کر) ارے ارے ارے ارماں لے کیوں بھئی دمباز پھر وہی حرکت۔؟

دمباز:۔ یعنی یہہ کہ۔ ابھی پچھلے ہی ہفتہ۔ جوتوں کی چوری میں پکڑے گئے ہو۔ اسوقت بھی ارے ہی ارے کر رہے تھے۔

دمساز:۔ ارے ارے ارے۔

تھانیدار:۔ (ڈانٹ کر) چپ ارے ارے کا بچہ۔ آج ہی چھڑا کر لائی ہے تیری بیوی۔ ہاتھ پیر جوڑ کر۔ اور آتے ہی اپنی حرکتیں شروع کر دیں۔

دمساز:۔ (گھبرا کر) ارے ارے۔ اور اس کی حرکتیں نہیں

دیکھ رہے ہیں آپ۔

تھانیدار:۔ سب کچھ دیکھ چکا ہوں۔ پکڑ لو۔ اس بدمعاش کو۔

دمساز:۔ ارے ارے مجھے کیوں تھانے دار صاحب میں نے کیا قصور کیا ہے۔

تھانیدار:۔ لے چلو تھانہ ان دونوں کو۔

دمساز:۔ ارے ارے ارے۔

دم باز دم ساز حصہ اوّل ختم ہوا

ادارہ عروج اردو کراچی دوسرا حصہ جلد شائع کر رہا ہے

انتظار فرمائیے ——!

ادارہ

زندگی کی طویل راہوں پر ادب ایک مشعل ہے

ادارہ عروجِ اردو کا شائع کردہ ایک شاہکار ناول

ساحل کی تمنّا

اور جب حوادث کا سیلِ بے پناہ اور زمانے کی چیرہ دستیاں کسی انسان کی زندگی کو مصائب و آلام کے طوفان میں دھکیل دیتی ہیں تو وہ لمحات کس قدر روح فرسا ہوتے ہیں۔ ! ہر سمت بیکراں اندھیرا وقت کی جگمگاہٹ پر مسلط ہوتا ہے۔ رنگین خوابوں کے کنول ٹوٹ کر بھیانک گہرائیوں میں گم ہو جاتے ہیں طربناک سکون سسک کر دم توڑ دیتا ہے اور اشک ریز آنکھوں میں تمناؤں کا ساحل دور سے لالہ زار کی طرح نظر آتا ہے ناکام امیدوں کے سائے بھٹکتے ہیں۔ وہ مسرتیں اور رنگینیاں اس طرح یاد آتی ہیں کہ جیسے سحر ابھرنے کے بعد کوئی حسین خواب آنکھوں کے گوشوں میں گم ہو جاتا ہے۔ اور جب پیہم جد و جہد سے مصائب کی گہری تیرگی مسرتوں کی شعاعوں میں گم ہو جاتی ہے اور انسان اس طوفان کا مقابلہ کرتا ہوا شادمانیوں کے ساحل تک پہنچ جاتا ہے۔ تو اس مصائب کے طوفان میں گزارے ہوئے لمحے مقدس ترین امانت بن جاتے ہیں۔

لیکن یہ زندگی ان مصائب کی فراوانی کے باوجود اسقدر حسین ہے کہ اگر موت بھی روپ بدل کر زندگی کی ان شاہراہوں سے گزرے تو وہ بھی اس رنگین زندگی کی ٹریجڈی پر اشکبار ہو جائے۔ کیونکہ یہ زندگی نغمہ ہے بہاؤ ہے اور ایک حسین خواب ——! انسانیت شناس ادیب انتصار حسین کا زندگی کے مختلف رُخ پر ایک مشاہدہ، ایک ناول جسمیں خیالوں کی گہرائی کا طلسم ایسا ہے کہ جو ذہن میں سما کر ذہن کے گوشوں کو روشن کر دیتا ہے اور دل کے گرد محیط ہو کر شدتِ جذبات سے نرم کر دیتا ہے۔ الفاظ کی شکل میں زندگی کے بنیادی حقائق کا اظہار اس طرح کیا گیا ہے کہ بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے انتصار حسین زندگی کے ان تاریک اور پُرپیچ راستوں پر بھٹک چکے ہیں۔ انتصار حسین کے خیال زندگی کے تمام اسرار کی پردہ کشائی کرتے ہیں جن کا تعلق محبت، زندگی حوادث اور ابدی غم سے ہوتا ہے۔ اُن کے خیال بوکاشیوں کے فلسفے کی حقیقی معنوں میں عکاسی کرتے ہیں اور اُن کی عظمت والیٹر اور لانیات سے ملتی جلتی ہے۔

ناول "ساحل کی تمنّا" انتصار حسین کا ایک ادبی شاہکار ہے (قیمت پانچ روپے آٹھ آنہ)

ناشر ادارہ عروجِ اردو
انور بلڈنگ نمبر ۲۸ عبداللہ اسٹریٹ رنچھوڑ لین، کراچی

زندگی کے دھندلکوں میں ادب روشنی کا مینار ہے

ادارہ عروج اردو کا ایک انتہائی معیاری ناول

چاندنی کے سائے

کائنات کا یہ نظام روزِ ازل سے قائم ہے

کہ

سپیدۂ سحر

جب سحرکار چاندنی نے انگڑائیاں لیں اور دیپک نے اپنے وجود کو جلایا تو رات کی تیرگی کائنات پر پھیل گئی۔

چاندنی ستاروں کے قافلوں کے درمیان مسکراتی رہتی ہے اور دیپک زمین کی پستیوں میں جلتا رہتا ہے۔ اور جب صبح کا آنچل لہراتا ہے تو چاندنی اور دیپک موت کے سائے میں گم ہو جاتے ہیں اور رات کے آنسو شاداب پھولوں پر شبنم کے شفاف موتیوں میں تبدیل ہو کر چمکنے لگتے ہیں۔ یہ نشیلی صبح، دیپک اور چاندنی کی موت ہے۔ لیکن آج کا نوجوان ادیب اور مستقبل کا عظیم فلاسفر ایم ذکا انصاری کہتا ہے کہ صبح کا پُر نور اجالا دیپک کی روشنی سے جنم لیتا ہے ایم ذکا انصاری کا اپنشد کی کسوٹی پر انتہائی رنگین اور رومانی ناول۔

ناشر:- ادارہ عروج اردو

انور بلڈنگ نمبر ۱ عبداللہ [illegible] کراچی